U 3378 11 29-12-07.

Title - BAAGH URDU - GULISTAAN - E - HINDI

Creator - Meer Sher Ali Afsos.

Publisher - Haideri (Delhi).

Date - 1282 H

Pages - 208.

Subjects - Farsi Adab - Shayari - Gulistaan Mutarjim; Gulistan Saadi - Tarjuma.

شریف الحسن بلگرامی پبلشر نے مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ میں چھپواکر
دفتر پرو وائس چانسلر، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے شائع کیا
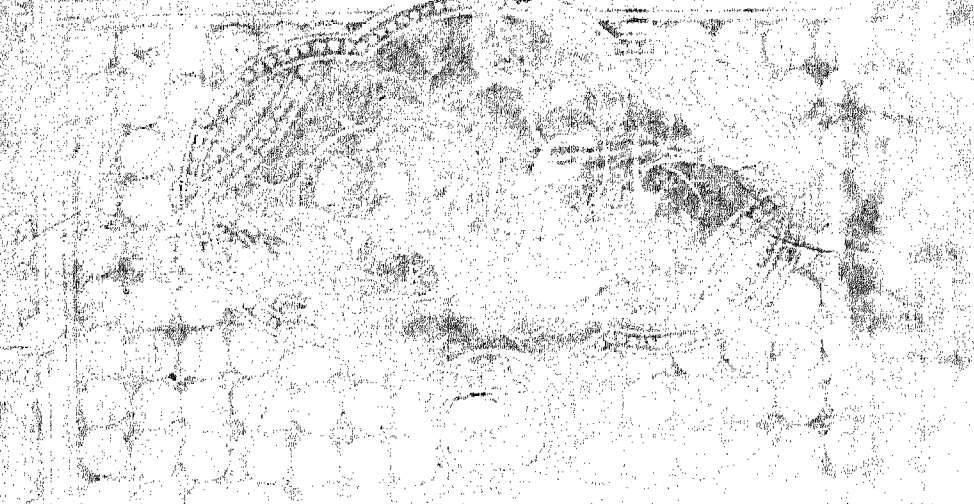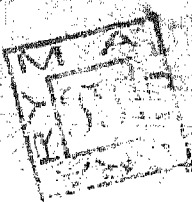
بسم اللہ الرحمن الرحیم
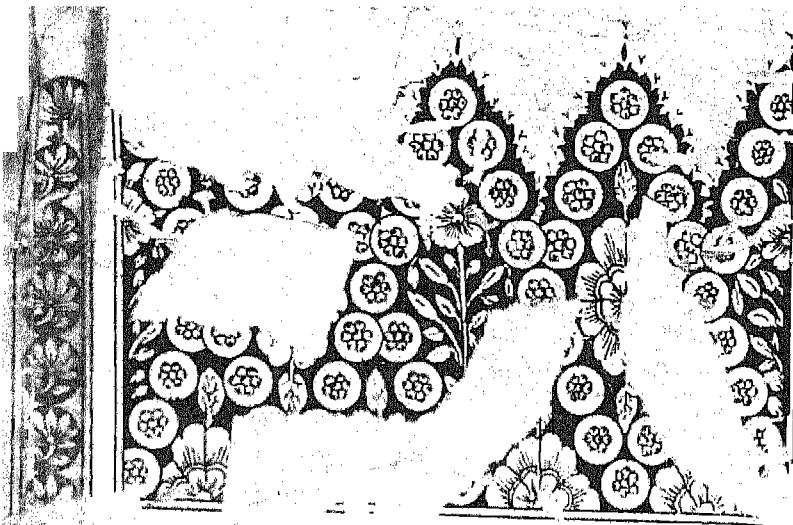
[illegible]لہ واحسان ہی [illegible] غالب ہی سب پر اور بزرگ ہی سب طاعت [illegible]
سبب ہی قرب کا اور شکر اسکا زیادہ کرنے والا ہی نعمت کا جو دم کہ [illegible]
جاتا ہی مددگار [illegible]ات کا ہی رجوا وپر آتا ہی فرح بخش ذات کا پس ہر ایک
سانس میں دو نعمتیں موجود ہیں ہر ہر ایک نعمت پر ایک شکر واجب ؛

بیت

عبد کے دست و زبان میں جیسر کیا ‖ شکر سے اسکے جو ہو عہدہ [illegible]

چنانچہ خدا تعالی کہتا ہی عمل شایستہ کرو ای آل داؤد ایسی نعمتوں [illegible]
اور میرے بندے شکر گزار تھوڑے ہیں ؛

قطعہ

خوب ہی بندہ وہی جو عجز سے ‖ در پہ صاحب کے کرے [illegible]
ورنہ لایق صاحبی [illegible] کر اسکی پیار ‖ کس سے ہو سکتا ہی [illegible]

اسکی رحمت بے حساب کا مینہہ سبھوں پر برستا ہی اور اسکی [illegible]
دستر خوان سب جگہہ بچھا ہی بندوں کی ناموس کا پردہ بہ سبب گناہ [illegible]

ہاتھ نہ اٹھائے اور یہ سی طرح عجز سے گڑگڑائے تب خدا کریم کہے اے فر[شتو]
حیا کی ہمنے اپنے بندے سے کہ نہیں ہے اسکا رب کوئی اور سوائے میرے پس
میں نے اسکو دعا اسکی قبول کی اور حاجت اسکی بر لایا اپنے بندے کی کثرت
سے اور زاری سے [شر]ماتا ہوں ؛

بیت

کرم دیکھ کیا یہ ہی لطف کردگار	عبث بندہ عاصی وہ ہے گا شرمسار

معتکف اسکے کعبہ جلال کے اپنی عبادت کے قصور پر مقر ہیں کہ عبادت نہیں
ہمنے تیری بحق عبادت کے اور وصف کرنے والے اسکے جمال کے حیران ہو[رہے]
ہیں کہ نہیں پہچانا ہمنے حق تیری معرفت کا ؛

قطعہ

جو کوئی مجھ سے پوچھے اسکا وصف	بے نشان کا پتا بتاؤں کیا
ہیں لگے عشاق کشتۂ معشوق	کب نکلتی ہے کشتگان کی [صدا]

ایک صاحب دل مراقبے میں گیا تھا اور کشف کے دریا میں ڈوبا تھا جس وقت کہ
حالت سے نکلا ایک اسکے ہم صحبت نے گستاخی سے کہا جس باغ میں کہ تو تھا وہاں
ہمارے واسطے کیا تحفہ لایا کہا اسنے ارادہ تھا کہ جب پھولوں کے درخت تک پہنچونگا
یاروں کے واسطے دامن بھر لونگا جب کہ پہنچا گل کی باس نے ایسا مست کیا کہ دا[من]
ہاتھ سے چھٹ گیا ؛

اشعار

میں چاہا کہ باغ سے چنوں پھول	گل دیکھ کے بو سے ہو گیا مست
تو سیکھ چلن عشق کا پروانے سے بلبل	وہ جلکے ہوا راکھ پھر آواز نہ آئی
یہ مدعی آگاہ نہیں عشق سے مطلق	واقف جو ہوئے انکی خبر پھر نہ پائی
[illegible] سے باہر گئے [illegible]	بلکہ کچھ کم ہمنے سنا اور نہ پڑھا

محفوظ و مامون رکھے اُسکے ملک اور فرزندون کو بحرمت آیات کلام اللہ

قطعہ

اُسکی نت نیکی رہے دنیا ہوئی جبتک بپا — کی مدد ایزد نے اُسکی رب کے نصرت کا لوا

وہ شجر یون ہین رہے سرسبز جسکی ہیگا وہ جڑ — حسن ہر روئیدگی اکرام ہیگا تخم کا

اللہ تعالیٰ زمین پاک شیراز کو حاکمان باعدل کی [illegible] کے باعث او عالمان با [illegible] توجہ کے سبب قیامت تلک سلامتی کی امان مین رکھے

مثنوی

تو جانتا نہین ہے غربت کی بستیون مین — کی مین نے ایک مدت کس واسطے [illegible]

باہر نکل گیا تھا جب چھوڑ تنگ ترکان — تب تھا جہان درہم مانند موئے [illegible]

فرزند آدمی کے تھے گرچہ سارے لیکن — مانند بھیڑیون کی تھی سب کو تیز [illegible]

آیا جو پھیر پایا آسودہ ملک ملک — چیتو نہین بھی بپائی تنگ خصلت [illegible]

تھے اندرون کشور مردان نیک سیرت — باہر ہر ایک سپاہی مانند شیر [illegible]

اگلون کے دور مین تو ویسا ہی تھا جو دیکھا — یعنے جہان تہان تھی فریاد [illegible]

پر فضل ایزدی سے اور لطف سرمدی سے — یہہ کچھ ہوا بعہد بوبکر سعد [illegible]

اقلیم پارس کو نہین کچھ خوف دہر مین — جب تک کہ اُسکے سر پہ ہے تو سا [illegible]

ہرگز کبھو نپاوے اسکے ایک شخص ایذا — کوئی جائے امن جگ مین پیدا [illegible]

دلجوئی بیکسون کی ہے تجھہ پر لازم اور — ہمین ہے شکر حق پہ ہے دنیا [illegible]

ارب فساد فتنے سے محفوظ رکھ وہ ملک — جب تک کہ ہووے بادکو او [illegible]

سبب تالیف کتاب کا

ایک رات مین گذرے ہوئے دنون پر تامل کرتا تھا اور عمر جو رایگان ہوئی [illegible]

بالضرورت مرد کا بولنا ہی شعور ہے	زبان سے دنیا کی دل رکھتا ہی دور
منقّی ہین خالی ہین دونون سر بسر	تو گیا بازار کر بن اُمید پر
خوف سے ہیگا دھڑکتا دل مرا	تو نہ لاویگا رو مال اپنا پھرا
اپنی کھیتی جو کہ کچی کھائیگا	سیلاب چنے اودھر جا گہہ جائیگا
سعدی جی سے سُن اور کر عمل	راہ یہہ ہی مرد تو ہو سے تو چل

اِن باتون مین تامل کرکے پھر یہہ صلاح دیکھی کہ گوشۂ تنہائی مین بیٹھون لوگونکی صحبت چھوڑ دون اور دفتر پریشان گفتاری کے دھو ڈالون بلکہ پھر کلام منتشر نہ کہون

بیت

جو گوشہ پکڑے کاٹ اپنی زبانکو اور بنے گونگا	نہووے حکم مین جسکی زبان اُسے بہتر یہی اچھا

کہ ایک دوستونمین سے وہ دوست جو محنت کے کجاوے مین انیس تھا اور محبت کے حجرے مین جلیس موافق رسم قدیم کے آیا بہتیرا اُسنے ہنسی ٹھٹھا کیا اور بسیار چاہا جواب اسکو مین نے نہ دیا اور سر کو زانوئے بندگی سے نہ اُٹھایا تب نگاہ رنجیدگی سے مجھکو دیکھ کر کہا اُسنے ؛

قطعہ

ہنسی خوشی سے ذرا آج بول اے بھائی	کہ اسقدر تجھے ہیگا کلام کا امکان
اجل کا پیک جو کل تیرے پاس پہنچیگا	تو بالضرور کریگا تو بند اپنی زبان

ایک میرے علاقہ مندونے اُسکو موافق حال کے آگاہ کیا کہ فلانے شخص نے قصد اور ہمت استوار کی ہے کہ جتنے عمر کے دن باقی ہین اُنمین گوشہ نشین ہو کر خاموشی اختیار کرے اگر تو بھی قدرت رکھتا ہے تو چلا جا اور کنارہ کر کہا اُسنے عزت خدائے عظیم کی اور صحبت قدیم کی کہ دم نہ مارونگا اور قدم نہ اُٹھاؤنگا

کہا مشکل ہی کہ یون بلا موت آئے بہہ سند و نکو اور انکی جاگہہ ملجائے بے ہنرون کو

بیت

گو ہما کا نام جگ سے اٹھہ ہی جائے	بوم کے سائے تلے کوئی نہ آئے

القصہ یہہ احوال پر ملال حضرت کے سمع مبارک مین پہنچا وہین ان نا عاقبت فہمونکو حضور مین بلا کر کما حقہ تنبیہ کی اور گوشمالی واجبی دی پھر ہر ایک کے واسطے حقیقے معین کر کے ملک کو تقسیم کر دیا تا اسمین سے فتنہ و فساد تمام و کمال اٹھہ جائے اور نزاع کسی طرح کی باقی نرہے کہتے ہین دس فقیر ایک کملی مین چین سے سو وین اور دو بادشاہ ایک اقلیم مین ہرگز نرہ سکین ؎

قطعہ

ایک روٹی پاس رکھتا ہو اگر مرد اخدا	آدھی اسمین سے مقرر دے فقیرون کو کہین
ساتون اقلیمونکا مالک گو کہ ہووے بادشاہ	ملک کی خواہش نہو پھر اسکو یہہ ممکن نہین

چوتھی حکایت

عرب کے چورون مین سے ایک طایفہ پہاڑ کی بلندی پر بیٹھا رہتا تھا اور رستا کاروان کی آمد و رفت کا بلکہ سب مسافرونکے بھی آنے جانے کا مسدود کیا تھا شہر شہر کی رعیت اور گاؤن گاؤن کے باشندے تاخت تاراج سے انکی تنگ آئے تھے اور لشکر بادشاہ کا بھی مکر و فریب سے انکے نہایت عاجز تھا اس سبب سے پہاڑ کی چوٹی پر ایک جائے پناہ انکے ہاتھہ آئی تھی اور اسی مین جا بود و باش بنائی تھی صاحب تدبیر اس مملکت کے اور رئیس وہانکی سلطنت کے اکثر باہم مشورت کیتے کہ اگر یہہ گروہ اسی وتیرے پر ایک مدت رہا تو پھر تاب مقابلے کی اسے محال ہوگی ؎

مثنوی

ہو نہ پاوے نہ گر درخت قوی ؎	اسکو ایک شخص نے اکھاڑا بھی ؎

قطعہ

اہلیہ نے لوطکی بدطینتون کا ساتھہ دے	کھودیا اپنی بزرگی کا ہزار افسوس گھر
اور اطاعت کرکے نیکونکی سگ اصحاب کہف	ہوگیا تھوڑے دنونکے بیچ مانند بشر

یہہ کہا اور ایک گروہ پادشاہ کے ندیمون سے اُسکی شفاعت کے واسطے اپنے ساتھہ متفق کرلیا الغرض بادشاہ اُسکے قتل سے دست بردار ہوا اور یہہ کہا جان بخشی مین نے اگرچہ مصلحت نہ دیکھی

رُباعی

تو جانے ہے جو زال نے رستم سے کہا	دُشمن کو حقیر جسنے سمجھا جو کا
پانی جو زیادہ چھوٹے چشمین ہی رہا	اُونتون کو دیا بوجھہ سمیت اُسنے بہا

قصہ کوتاہ اُس لڑکے سفلہ منش کو وزیر ناقص تدبیر پرورش کرنے لگا اور ایک اُستاد معقول اُسکی تربیت کے واسطے مقرر کیا چندروز مین مخاطب ہونیکا طریق پسندیدہ اور رد کرنا جواب کا آئین شایستہ بلکہ تمام آداب بادشاہونکی خدمت کے اُس ناہموار کو بخوب ظاہر سکھا دئے یہانتک کہ وہ سبکا مقبول خاطر اور اکثرونکا منظور نظر ہوا بارے ایکدن وزیر نے جو وقت پایا کچھہ کچھہ حسن و اخلاق کہ لڑکے اُس بدباطن نے حاصل کئے تھے حضور معلا مین اظہار کرنے لگا کہ داناؤن کی تربیت نے اور نیکونکی صحبت نے فضل ربّ عزّت سے اور اقبال خداوند نعمت سے اُسکی طبیعت مین جیسا کہ چاہئے ویسا ہی اثر کیا اور جہل قدیم اُسکی طینت پر کدورت سے ایک لخت گیا حضرت ان باتونکو سنکر مسکرائے اور یہہ فرمایا

بیت

بھیڑئے کا بچہ نہوگا بھیڑیا	آدمی کے ساتھہ ہووے گو بڑا

برس دو ایک گذرے تھے کہ کتنے اوباش اور بدمعاش محلے کے اُسسے ملے اور

رفیق ہوے بلکہ یہہ عہد کیا کہ رفاقت اُسکی کسی وقت ترک نکرین اور ہر حال مین شریک اُسکے رہین غرض فرصت کا وقت پاکر وزیر کو دونون بیٹون سمیت مارا اور دولت بے نہایت ہمراہ لیکر چورونکے غار مین گیا اور بدستور مقام پر باپ کے قایم ہوا جونہین خبر اس سانحہ کی حضرت کے سمع شریف مین پہنچی بے اختیار دست مُبارک حسرت سے کاٹا اور یہہ کہا ٭

قطعہ

آہن بد سے بنے کسطرح سے شمشیر خوب	تربیت سے اہل ہوتے ہین کہین بھی ناکسان
مینہہ کی طینت تو وہی ہے پاک و پاکیزہ و لے	گھاس جنگل مین اُگے اور گل چمن کے درمیان

قطعہ

کب ہو سُنبل زمین شور کے بیچ	اُسمین تخم اُمید کیون بوے
نیکی کرنی بدون سے ہے ایسی	جیسے نیکون سے کی بدی تو نے

پانچوین حکایت

ایک کوتوال کے بیٹے کو بادشاہ اغلمش کے در دولت پر دیکھا مین نے کہ فہم و عقل زیادہ وصف سے رکھتا تھا اور لڑکائی مین آثار بزرگی کے پیشانی سے اُسکی ظاہر تھے

بیت

پیشانی نازنین پہ اُسکی	چمکے تھا ستارۂ بُلندی

حاصل کلام یہہ ہے کہ بادشاہ کا منظور نظر ہوا کہ حسن صورت اور خوبی سیرت رکھتا تھا چنانچہ خردمندون نے کہا ہے کہ تونگری ہُنر سے ہے نہ بسبب مال کے اور بزرگی عقل سے ہے نہ بسبب سن و سال کے ہم چشمونکو اُسکی دیکھ حالات دیکھکر نہایت حسد ہوا اور اُسپر ایک خیانت کی تہمت کرکے سعی بیجا اور کوشش بیفایدہ اُسکے قتل کی

مصرع دشمن سے کچھ نہو سکے جو مہربان ہو دوست

بادشاہ نے پوچھا کہ موجب خصومت کا اور سبب عداوت کا انکی تیرے حق مین کیا ہی آداب بجالاکر اُسنے عرض کیا کہ اِس در دولت پر غلام نے سب کو راضی کیا مگر حاسد راضی نہین ہوتے اِلّا زوال نعمت سے **مصرع**

مین ہون اور دولت و اقبال شہنشاہی ہو

قطعہ

کسی کے دل کو نہ دون رنج چاہتا ہون ہی	پہ کیا کرون کہ حسود آپسے ہی دُکھ مین سدا
حسود مر کہ خلاصی ہو رنج سے گا ہے	مشقت اسکی سے جز مرگ تو نہین چھٹتا

نظم

آرزو ستے ہین چاہتے ہین بدبخت	مقبلون کا زوال نعمت و جاہ
شپرہ چشم دن کو دیکھے نجو	اسمین کیا آفتاب کا ہی گناہ
سچ تو یون ہی کہ آنکھین ایسی ہزار	رہین اندھی پہ ہو نہ مہر سیاہ

چھٹی حکایت

عجم کے ایک بادشاہ کی نقل کرتے ہین کہ ہاتھ ظلم کا اُسنے رعیت کے مال پر دراز کیا تھا اور جور و ستم حد سے زیادہ روا رکھا تھا یہان تلک کہ ایک عالم اُسکے ظلم کی تعب سے ہلاک ہوا تھا اور ایک انبوہ خلایق کا اُسکے جور کی سختی سے وطن چھوڑ کر نکل گیا تھا جب رعیت کم ہوئی اور مملکت کی تحصیل مین نقصان آیا اور خزانہ بھی خالی ہوگیا تب دشمن چہار طرف سے اُسپر فوج کشی کر کے چڑھ آئے **قطعہ**

وا درس چاہے مصیبت کے دنومین جو شخص	اُسکو لازم ہی کہ ثروت مین کرے مہر و عطا

قہر مت کر کہ نہین رہنے کا ایک عہد مطیع | شفقتین کر کہ تو بیگانہ بھی ہوگا اپنا

ایک دن اُسکی مجلس مین اشخاص چند شاہنامہ پڑھتے تھے اور وُہ مقام کہ جسمین احوال زوال دولت ضحاک کا تھا اور آنا عہد فریدون کا کہ ایک وزیر دولتخواہ نے بادشاہ سے سوال کیا کہ کیونکر جانا چاہئے کہ فریدون مال و حشم نرکھتا تھا پھر کسطرح ملک اُسکے قبضے مین آیا اور بادشاہ ہوا بادشاہ نے کہا جیسا کہ سُنا ہی تو نے کہ ایک انبوہ خلق کا حلقۂ اطاعت مین اُسکے درآیا اور مددگار اُسکا ہوا اس سببسے سلطنت اُسکے ہاتھ آئی وزیر نے عرض کی کہ ای خداوند ہرگاہ کہ جمع ہونا خلایق کا موجب سلطنت کا ہی پس کسواسطے آپ خلایق کتئین پریشان کرتے ہین مگر خیال سلطنت کا حضرت کو نہین ہی

مثنوی

تو رکھو فوج کو بات ہی یہہ بڑی | کہ سلطان لشکر سے ہی سروری
دل و جان سے لشکر کتئین اپنے پال | کہ ہی فوج سے شہ کو جاہ و جلال

بادشاہ نے فرمایا کہ باعث جمع ہونیکا رعیّت کے کیا ہی وزیر نے عرض کی کہ بادشاہ کو کرم چاہئیے تو خلق اُسسے گرویدہ ہو اور رحم درکار ہی تا پناہ دولت مین اُسکی چین سے اوقات بسر کرے اور جہان پناہ کے مزاج مین یہہ دو نون نہین

مثنوی

سلطنت رہتی ہی کب ظالم کے ہات | بھیڑیا کیا جانے چرواہے کی گھات
ظلم جس شاہ نے کیا ایجاد | ملک کی اپنے توڑی خود بنیاد

وزیر ناصح کی نصیحت جو موافق بادشاہ کی طبیعت کے نہ تھی اسواسطے پسند نہ آئی سُنکر اسبات کو شکل غصے کی بنائی اور وزیر کو قیدخانے مین بھیج دیا بہت دن نگذرے تھے کہ چچا کے بیٹون نے اُسکے واسطے پرخاش کے مستعد ہوکر فوج کو آراستہ کیا

باپ کا ملک اُسنے چاہا وے لوگ کہ ظلم سے اُسکے تنگ آکر پراگندہ تھے متفق ہوکر اُسکے مددگار ہوئے آخرالامر ملک بادشاہ کے تصرف سے نکل گیا اور اُنکے تحت میں آگیا

قطعہ

زیردستونکو حکومت مین ستاوے جو شاہ	۱	روز بد دوست جو تھا اُسکا وہ ہو دشمن تر
صلح کر اپنی رعیت سے نڈر دشمن سے		شاہ عادل کی رعیت ہی فقط ہے لشکر

ساتوین حکایت

ایک بادشاہ سوار تھا کشتی مین اور ایک غلام عجمی بھی حضور مین حاضر تھا لیکن غلام نے کبھی حالت دریا کی نہ دیکھی تھی اور صعوبتین کشتی کی نہ اُٹھائی تھین بے اختیار رونے لگا اور مارے ڈر کے کانپنے ہرچند تسلی کرتے تھے مطلق چپ نہ رہتا تھا بادشاہ کا مزاج عیش سے نہایت منغص ہوا اور اسباب کا چارہ کچھ نہو سکا اتفاقاً ایک حکیم بھی اُسی کشتی مین تھا اُسنے بادشاہ کی جناب مین عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو مین اس غلام کو ایک وضع سے ابھی چپ کرواؤن بادشاہ نے فرمایا کہ یہہ امر نہایت ہماری خوشنودی اور رضامندی کا ہے اور موجب زیادتی الطاف کا واسطے تمھارے بھی ہوگا یہہ سنتے ہی حکیم نے کہا کہ ہان اس غلام کو جلد دریا مین ڈال دین بموجب اُسکے حکم کے لوگون نے اُسکو دریا مین گراکر دو تین غوطے دئے بعد اُسکے موے سر پکڑ کر کشتی کے پاس لے آئے غلام نے ہاتھہ سے سکان کشتی کو پکڑا اور ایک کونے مین آکر چپکا بیٹھہ گیا بادشاہ کو یہہ حوال دیکھہ کر نہایت تعجب آیا کہ اس مین کیا حکمت تھی حکیم نے عرض کی کہ غلام نے پہلے مصیبت ڈوبنے کی نہ کھینچی تھی اور قدر سلامتی کشتی کی نہ جانتا تھا سچ ہے کہ قدر عافیت کی وہ شخص معلوم کرتا ہے کہ جو مصیبت مین پڑتا ہے

قطعہ

بھانے کی تیرے تئین نہین اے سیانے جو
خواہش ہے جسکی مجھکو وہ آگے ہے تیرے کو

جو جنتی ہین سمجھین ہین اعراف کو جحیم
اور دوزخی یہہ سمجھین کہ اعراف ہے بہشت

بیت

ظاہر ہے فرق بار مین ہو انسان لکار
اُسنے کے در سے لگ رہی ہو چشم انتظار

آٹھوین حکایت

شاہزادہ ہرمز سے بعضے شخصون نے سوال کیا کہ اپنے باپ کے وزیرون سے کیا خطا دیکھی تھی کہ قید کیا جواب دیا کہ ایسی کوئی خطا انکی مجھپر ثابت نہین ہوئی کہ سبب قید کا ہوتی لیکن جب یقین ہوا مجھے کہ میری ہیبت اُنکے دلونمین نہایت ہے اور میرے قول و قسم پر اعتماد نہین رکھتے ڈراسین کہ اپنی اذیت کے خوف سے قصد میرے مارنے کا کرین تب حکیمونکے قول پر عمل کیا مین نے کہ کہہ گئے ہین ؎

نظم

ڈر حکیم اُس سے جو خایف تجھہ سے ہو
گو کہ وہ ایسے سو سے کرسکتا ہو جنگ

پانئون نہین کا ہے چرواہے کا سانپ
شاید اسکا سر وہ کچلے لیکے سنگ

مضطرب جو ہووے بلّی لے نکال
اپنے چنگل سے وہین چشم پلنگ

نوین حکایت

ملک عرب کا ایک بادشاہ حالت پیری مین بیمار تھا اور رشتہ زیست کی اُسکا قطع کر کے موت کا امیدوار اتفاقاً اُسی حالت مین ایک سوار یکایک دروازے مین نظر آیا اور یہہ خبر فرحت اثر لایا کہ فلانے قلعے کو فضل ایزد متعال سے اور حضرت کے اقبال سے فتح کر کر دشمنونکو قید کر لیا اور سپاہ و رعیت جتنی وہان کی تھی سب مطیع

بر وار حضرت کی ہوئی بادشاہ نے اس نوید کو سنکر ایک نفس سرد کھینچا اور فرمایا کہ
باپ کا ملک ... کی خوشنودی مجھے نہین بلکہ میرے دشمنون کو بھی یعنی ملک کے وارثونکو

نظم

اسی امید مین آخر ہوئی دریغ یہہ عمر	کہ دل مین ہے کہ جو کچھ وہ در ہووے پدید
امید بستہ تو بر آئی لیک فایدہ کیا	کہ عمر گذری نہ آویگی پھر نہین یہہ امید

ایضاً

بجے ہے کوچ کا نقارہ مرگ آپہنچی	وداع سر کتئین تم کرو اے دیدہ تر
اے دست ساعد بازو و گردن و بر و دوش	سفر کا وقت ہے رخصت ہو جلد یکدیگر
لبون پہ جان ہے عدو کر چکا ہے کام تمام	خدا کے واسطے اے یار دوستو آؤ ادھر
بسر ہوئی میری اوقات آہ غفلت مین	کیا نہ مین نے حذر گو پہ کیجو تم تو حذر

دسوین حکایت

دمشق کی جامع مسجد مین سرہانے یحیی پیغمبر علیہ السلام کے معتکف تھا مین کہ عرب کے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ کہ بے انصافی مین مشہور تھا اور سراپا اسکا ظلم اور ستم معمور اتفاقاً زیارت کو آیا اور نماز اسنے پڑھی پھر دعا کی بعد اسکے حاجت چاہی

بیت

اس خاک در پہ گھستے ہین پیشانیان سبھی	محتاج ہین زیادہ جو بیٹھے ہین غنی

پھر مجھے یہہ کہا کہ عطا درویشونکی اور دعا سینہ ریشونکی اعلی اور پذیرا ہے توقع کہ مجھ پر توجہ کرو کہ ایک دشمن قوی سے ڈرتا ہون در اسکی سوچ مین اکثر رہا کرتا ہون کہا مین نے کہ ضعیفان رعیت پر اور غریبان مملکت پر رحم کر کہ ہرگز دشمن قوی سے رنج نہ دیکھیگا

نظم

بازو قوی و سخت سے پُر زور ہاتھ ہے
گرتے ہوؤنکو جسنے نہ تھا نبا یقین ہے
تخم بدی کو بو کے بھلائی کی رکھے آس
غفلت کو چھوڑ داد خلایق کی جلد دے

پنجے کو نا توان کے ہے توڑنا خطا
جسدن گرینگے وہ ہاتھ نپکڑے کوئی ذرا
کچھ بھی ٹھکانا اُسکے ہے بیہودہ فہم کا
گر تو نہ دیگا کوئی تو ایک روز دیویگا

مثنوی

ہر ایک کا ہے جون عضو ہر ایک بشر
اذیت جو ہووے ایک کو روزگار
سکے جو دُکھ سے نہین تجھکو کام

کہ بنیاد اُنکی ہے از یک گہر
کسی شخص کو پھر نہووے قرار
تو کیون آدمی اپنا رکھا ہے نام

گیارہوین حکایت

ایکبار درویش کہ قبول ہوتی تھین جسکی دُعائین سدا بغداد مین وارد ہوا حجّاج بن یوسف نے یہہ مژدہ جو نہین سُنا درویش کو باشتیاق تمام بلوا بھیجا اور یہہ التماس کیا کہ اُمیدوار دُعا کا ہون درویش نے کہا ای خدائے دادار اسکی روح جلد قبض کر حجّاج نے کہا کہ از برائے خدا یہہ کونسی ہے دُعا فقیر نے ریا بولا یہی دُعا خیر ہے تیرے حق مین بلکہ جمیع مسلمانون کے

رُباعی

ای زبردست چھوڑ یہہ اطوار
آخر الامر سرد ہوویگا

زیردستون کتئین ندے آزار
گرم کب تک رہیگا یہہ بازار

قطعہ

تیری کس کام کی جہانداری
تجھکو موت آئے جلد تجھسے تو

خلق کو تجھسے ہیگی بیزاری
نہین چھُٹتی ہے مردم آزاری

بارہوین حکایت

ایک بادشاہ بے انصاف نے ایک اہل دل سے پوچھا کہ عبادتون مین میرے واسطے کونسی مناسب اور بہتر ہی کہا اُسنے کہ سونا دوپہر تک تجھکو ہر طرح اولی ہی اور سب طاعتون سے اعلی اسواسطے کہ خلق خدا ایک ذرا آسایش پاوے

قطعہ

دوپہر تک سوتے ایک ظالم کو دیکھا مین نے جو
یون کہا فتنا ہی بہتر ہے جتنا ہو خواب

جاگنے سے جسکا سونا ہووے اولی ہی تو
ایسے تو بد ذات کا اچھا ہی مرنا ناشتاب

تیرہوین حکایت

سُنا گیا ہی کہ بادشاہون مین سے کسی بادشاہ نے ایک رات کو عیش و عشرت مین روز کیا تھا اور انتہا سے مستی مین یہہ شعر پڑھتا تھا

بیت

مجھکو اسدم سا جہان مین کوئی خوشتر دم نہین
نیک و بد کی کچھہ نہین ہی فکر مطلق غم نہین

ایک فقیر ننگا جاڑے مین سوتا تھا وہ بھی یہہ بیت پڑھنے لگا

بیت

ای کہ اقبال و حشم مین مثل تیرا جم نہین
غم نہین گو تجھکو لیکن کیا میرا بھی غم نہین

بادشاہ کو یہہ سخن اُسکا بہت بھایا اور نہایت پسند آیا فی الفور ہزار دینار کھڑکی مین سے بخشنے لگا اور یہہ فرمایا کہ دامن پھیلا فقیر نے عرض کی کہ دامن کہان سے لاؤن کہ قبا نے عریانی پہنے ہون شہریار کو اُسکی خستہ حالی اور بے بر و بالی پر زیادہ تر رحم آیا ایک خلعت بھی اُس نقد پر افزود کیا اور اُسکے پاس بھیج دیا فقیر اُس مبلغ کثیر کو ایک مدت قلیل مین خرچ کر کے پھر آیا

قطعہ

کفِ آزاد پر رہے کب مال
صرف کر دیوے سبکو یہہ فی الحال

صبر ایک آن و آب ایک لمحہ
دلِ عاشق نہ رکھے نے غربال

جس حالت مین کہ بادشاہ کو اسکی پرواہ نتھی لوگون نے احوال کو اس مسرف بیحیا کے پھر عرض کیا حضرت نے نہایت طیش کھایا اور منہہ غصے کا بنایا ہین وے سے ہیج صاحب دانش اور اہل فراست نے کہا ہی کہ طبیعت سے بادشاہونکی خذر کیا چاہیئے کہ اکثر خاطر انکی امور مملکت مین متعلق رہتی ہی اسیواسطے ہر گھڑی توجہہ احوال عوام پر نہین کرتے ۔۔

مثنوی

شہ سے جو چاہے عز و نعمت وجاہ	وقت فرصت پہ اسکے رکھے نگاہ
جب تو دیکھے نہین سخن کی مجال	قدر ہمت کھو زیادہ کرکے مقال

آخر الامر بادشاہ نے غصے سے فرمایا کہ نکال دو اس فقیر بے حیا مسرف کمینہ کو اپنے بہت سی نعمت کو تھوڑی سی مدت مین برباد کر دیا اور خزانہ بیت المال کا لقمہ مسکینونکا ہی نہ طعام اخوان شیاطین کا ۔۔

بیت

جو کہ احمق دنکو روشن شمع کافوری کرے	دیکھنا اکدن تو شب کو اسکا بے روغن چراغ

ایک وزیر پر دہ الاند بیر با ادب ہوکر عرض کرنے لگا ای خداوند مصلحت یہہ ہی کہ ایسے اشخاص کو خرچ روز مرہ بتدریج دیا چاہیئے تو نفقے مین اسراف نکرین اور جو کچہ کہ لعنت و ملامت حضور اعلی سے ہوئی وہ سراسر واسطے تربیت کے ہی لیکن کتنے ناقص اسکو حمل اوپر بخل کے کرینگے اور صاحبان ہمت کو مناسب نہین کہ ایک شخص کو لطف سے امیدوار کرین اور پھر ناامیدی سے مایوس

بیت

مت کھول آگے اہل طمع کے در عطا	اور کھول دے تو بند نکرنا کبھو ذرا ۔

قطعہ

ممکن نہین ہی یہہ کہ مسافر حجاز کے	وہان نہ جمع ہووین آنکے جس جا ہو آب شور

بیٹھا ہو جس مقام مین چشمہ یقین ہے	اکثر وہین کھڑے رہین انسان مرغ و مور

چودہوین حکایت

اگلے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ رعیت مملکت مین سستی کرتا اور لشکر کو بیچ سختی کے رکھتا جون ایک دشمن اُسکے مقابل ہوا لشکر تمام بھاگ گیا ؛ **مثنوی**

سپاہی سے زر کا کرے جو دریغ	تو کب اُسکے دشمن پہ کھینچے گا تیغ
دلیری لڑائی مین وہ کیا کرے	جو نت دست خالی کو دیکھا کرے

اُنمین سے کہ جنھون نے یہہ غدر اور مکر کیا تھا ایک شخص مجھ سے بھی دوستی رکھتا تھا ملامت کی مین نے اُسکو اور یہہ کہا کمینہ اور سفلہ ناشکر اور حق ناشناس وہ شخص ہے کہ تھوڑے سے تغیر حال مین اپنے مخدوم قدیم سے پھر جاوے اور برسون کی نعمتون کے حقوق کھو دیوے کہا اُس شخص نے کہ اگر معذور رکھے تو تو کچھ مین بھی کہون لائق ہے کہ میرے گھوڑے کو جو میسر نہو دین اور نمد میرے زین کا بھی گرو ہو پس جو بادشاہ کہ زر کا بخل سپاہی سے کرے ایسے کا ساتھ کون دے اور کیون جوکھون اُٹھائے اور کس واسطے مرے ؛ **مثنوی**

بزر سپاہی کو جو تو دیگا تو وہ دیویگا سر	گر نہ زر دیگا تو وہ جاویگا چاہے جدھر
سیر ہو تو ہو غضب سے شیر پر حملہ کنان	اور جو بھوکا ہو تو بھاگے لومڑی سے پہلوان

پندرہوین حکایت

وزیرون مین سے ایک وزیر منصب وزارت سے تغیر ہو کر درویشون کے زمرے مین داخل ہوا اُنکی صحبت کی برکت نے اُسکے دلمین اثر کیا اور استغنا اُسکو بخوبی حاصل ہوا بادشاہ نے اُسکے احوال پر پھر نوازش فرمائی اور چاہا کہ خدمت وزارت کی بدستور سابق

عطا کرے وزیر نے قبول نہ کی بلکہ یون عرض کی کہ یہہ عزلت بہتر ہی مجھکو خدمت سے

رباعی

منہہ ہر کس ناکس کا اُنھون نے باندھا	گوشے مین جو اشخاص کہ بیٹھے تنہا
اب خوف سخن گیر و نکا اُنکو نرہا	کاغذ کتئین پھاڑ قلم کو توڑا

بادشاہ نے پھر فرمایا کہ اسوقت میرے تئین ایک عقل مند دانا تر چاہیے کہ تدبیر مملکت کی لیاقت رکھتا ہو وزیر نے التماس کیا کہ نشان دانش مند کا ایل کا یہہ ہی کہ ایسے کامون کے نزدیک نہ آوے ؏

بیت

پھر کیون نہو ہما کو شرف طایرونمین یہان	وُہ ایک جانور کو نہ دے کھائے استخوان

سولہوین حکایت

سیاہ گوش سے پوچھا کہ تو نے صحبت شیر کی کیون اختیار کی کہا اُسنے کہ بچا ہوا اُسکے شکار مین سے کھالیتا ہون اور دشمنو نکے شر سے اُسکی پناہ مین زندگانی کرتا ہون کسی نے کہا کہ اب تو سایۂ حمایت مین اُسکے آیا تو اور شکر نعمت پر اُسکی اقرار کیا تو نے کسواسطے نزدیک اُسکے نہین جاتا کہ تجھکو اپنے خصوصو نمین داخل کرے اور اپنے مخلصون مین گنے کہا اُسنے کہ اس مرتبہ اُسکے غضب سے نڈر نہین ہون جو اتنی جرأت کرون ؏

بیت

جو نہین گرے وُہ اُسمین تو جل جا بس وہین	برسون مین پوجے گبر اگر آگ کے تئین

ہوتا ہی ہمنشین بادشاہ کے مال و متاع سے منتفع ہوتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ گردن مارے جاتے ہین چنانچہ حکیمون نے کہا ہی کہ بادشاہو نکی طبیعت کے تلون سے ڈرا چاہیے کہ کبھی سلام کرنے سے آزردہ ہوتے ہین اور کبھی عوض گالی کے خلعت دیتے ہین و

ہین اور کہتے ہین کہ کثرت ظرافت کی اور زیادتی خوش طبعی کی ہنر ندیمونکا ہے اور عیب حکیمونکا

بیت

مت چھوڑ قرینہ جو رہے قدر مدام | بازی و ظرافت ہے ندیمون کا کام

سترہوین حکایت

رفیقون مین سے ایک شخص گلہ روزگار ناہنجار کا آگے میرے کرنے لگا کہ آمدنی تھوڑی رکھتا ہون اور عیال بہت طاقت فاقہ کشی کی بھی مجھہ مین نہین اکثر اوقات یہہ جی مین آتا کہ چلا جاؤن کہین خواہ وہان سکھہ سے گذرے یا دکھہ سے غرض کسیطرح سے ایام زندگانی فانی کے کٹ جائین اور اس ملک کے باشندے میرے نیک و بد سے خبر نپائین ؛

رباعی

بیکس کوئی سو گیا جو بھوکھا | جانا نہ کسی نے کون ہیگا
جان لب پہ کسیکی آگئی آہ | لیکن کوئی ایک ذرا نہ رویا

پر شماتت اعدا سے اندیشہ کرتا ہون کہ میرے پیچھے طعنے دینگے ہنسینگے اور میری کوشش کو میرے عیال کے حق مین اوپر بے مروتی کے حمل کرین اور کہین ؛

قطعہ

اس بیحیا کو دیکھہ کہ ہرگز جہان مین | نیکی کا منہہ کبھی وہ نہ دیکھیگا ایک نظر
اوقات اپنی کاٹے وہ آسودگی کے ساتھہ | فرزند و زن کی سختی مین لیوے نہ تک خبر

علم حساب مین تھوڑی سی مہارت اور فن سیاق مین اندکے قدرت رکھتا ہون اگر تمھاری سعی سے میرا مدد خرچ معین ہو جاوے تو موجب جمعیت خاطر کا ہوگا اور بقیہ عمر مین اسکے شکر کے عہدے سے نکل سکونگا کہا مین نے کہ ای برادر عمل بادشاہونکا دو طرف رکھتا ہے امید نان کی اور دہشت جان کی خلاف راے عقل مندونکا ہے کہ اس امید

مین اور اِس بیم مین اپنے تئین ڈال لئے

قطعہ

کوئی آتا نہین حاکم کی طرف سے ہرگز ‏ — حاصل باغ و زمین مانگنے درویش کے گھر

یا غم و غصّہ و تشویش سے راضی ہو تو ‏ — یا جگر بند کو رکھ زاغ کے آگے ہو نڈر

پھر کہا اُسنے کہ یہہ سخن موافق میرے حال کے نکہا تونے اور جواب میرے سوال کا ندیا نہین سنا ہی تونے کہ کہہ گئے ہین جو کوئی خیانت کرے ہاتھ اُسکا حساب دیتے ہوے کانپنے لگے

بیت

کجی کو چھوڑ دے ہی راستی خوشنودی مولا ‏ — کہ سیدھی راہ مین ہوتے کسی کو گم نہین دیکھا

اور حکیمون نے کہا ہی چار شخص چار آدمیونسے جان سے رنجیدہ ہین محصول دینے والا سُلطان سے اور چور پاسبان سے فاسق چغل خور سے اور فاحشہ محتسب سے اور جسکا کہ حساب پاک ہی اُسکو محاسبے سے کیا باک ؛

قطعہ

جو وقت خدمت اور رفعت حد سے گذرے تو ‏ — تو پھر حساب کے دن ہو عدو سے تجھکو نباک

اگر نہین تجھے آلودگی تو چین سے رہ ‏ — کہ دھوبی سنگ پہ چھانٹین ہین جامۂ ناپاک

کہا مین نے کہ نقل اُس لومڑی کی مناسب تیرے حال کے ہی جو بھاگتی تھی اور گرتی تھی اور اُٹھتی تھی کسی نے پوچھا اُسسے ایسی کونسی آفت ہی جو موجب اتنی دہشت کی ہوئی کہا اُسنے سُنا ہی مین نے کہ اونٹونکو بیگار پکڑتے ہین حاضرون نے کہا ای گدھی اونٹ کتئین تجھسے کیا مناسبت اور تیرے تئین اُسسے کیا مشابہت بولی وہ چپ رہ کہ اگر دشمن واسطے غرض کے کہدین کہ یہہ بھی بچہ شتر ہی اور پکڑی جاؤن تو کسکو اندیشہ میرے چھڑانے کا ہوگا اور تجسس احوال کا میرے کون کریگا جب تلک تریاق عراق سے آوے سانپ کا کاٹا ہوا مر جاوے فی الحقیقت تجھے ایسی ہی فضیلت

وامانت ہے اور تقویٰ و دیانت لیکن دشمن بیچ گھات کے ہین اور مدعی سخت بدذات جو تجھ
کہ حسن سیرت تیری ہے اگر خلاف اُسکے تقریر کرین تو البتہ بادشاہ کے محل عتاب اور
معرض عقاب مین آوے تو پھر اُس حالت مین کسکو مجال مقال کی ہو پس مصلحت یہہ
دیکھتا ہون کہ مُلک قناعت کو اختیار کرے تو اور ترک ریاست کہ کہتے ہین **بیت**

دریا مین فائدے بہت ہین بلکہ بیشمار — چاہے سلامتی تو کنارہ کر اختیار

اِس سخن کو سنکر نہایت غصے ہوا مُنہہ اِس نقل سے پھیر لیا اور باتین رنجش آمیز
کرنے لگا کہ یہہ کیا عقل ہے اور کیا یہہ شعور قول حکیمونکا راست ہوا جو کہہ گئے ہین کہ
دوست زندان مین کام آتے ہین اور دشمن بھی دسترخوان پر دوست نظر آتے ہین ؛

قطعہ

دیکھنا زنہار اُسکو آشنا مت جاننا — وقت نعمت جو کرے اظہار اپنی دوستی ؛
دوست اپنا جانیو بےشبہہ تو اُس شخص کو — ہووے روز بد مین جسسے دستگیری غمخوری

جب دیکھا مین نے کہ آزردہ ہوتا ہے اور نصیحت بغرض سنتا ہے مجبور ہو کر دیوان کے
پاس گیا مین اور بسبب سابقہ اتحاد کہ مجھ مین اور اُسمین تھا صورت حال اُس کوتاہ اندیش
کی کہی اور اہلیت و استحقاق اُسکا کما ینبغی ظاہر کیا غرض ایک چھوٹا سا کام اُسکے واسطے
معین ہو گیا کتنے دن اوپر اُسکے گذرے تھے کہ رسائی اُسکی طبیعت کی دیکھی اُسکی
تدبیر کی خوبی پسند کی غرض اُس کام سے اُسکا مرتبہ گذر گیا تب ایک امر عمدہ اُسکے
واسطے مقرر ہوا اِسیطرح سے ستارہ اُسکی دولت کا اور اختر اُسکی حشمت کا ترقی
مین تھا نہایت اوج دولت کو پہنچا اور مقرب حضرت سلطان کا اور معتمد ہوا ترقی اور
خوشحالی اُسکی دیکھہ کر خرم و شادمان ہوا مین اور یہہ کہا مین نے ؛ **بیت**

ترش رو گردش ایام سے اتنا مت ہو — صبر کڑوا تو ہے پہ پھل وہ رکھے ہے شیرین

بیت

شکستہ دل نہو ہرگز تو کار بستہ سے — کہ تیرگی ہے نپٹ وہان جہان ہے آب حیات

بیت

غمگین اس قدر نہو اے مورد بلا — بہتیرے لطف رکھے ہے پوشیدہ کبریا

اتفاقاً قریب اُسوقت کے کتنے آشناؤن کے ساتھ سفر حجاز کا کیا مین نے جب کہ مکے کی زیارت کر کے پھرا مین دو منزل میرا استقبال کے واسطے آیا وہ ظاہر احوال اُسکا دیکھا نہایت پریشان تھا اور بمرتبہ حیران عقلیہ جانا مین نے کہ معزول ہے جو اتنا مشغول ہے بغرض دوست دیوانی کتئین آشناؤنکی ملاقات کی فرصت اُسوقت ہوتی ہے جب خدمت سے تغیر ہوتا ہے ؛

قطعہ

خدمت وجاہ وحشم ثروت کے بیچ — آشناؤن سے نہ کچھ مطلب نہ کام
ہووے جب بیکار گی تب درد دل — دوستون ہی سے کہے اگر مدام

القصہ پوچھا مین نے کہ یہہ کیا حال ہے کہا اُسنے جیسا کہ تونے کہا تھا کتنے اشخاص کو میرا حسد ہوا بلکہ ایک خیانت سے مجھے متہم کیا اور اسبات کے تحقیق کرنے پر بادشاہ کا مزاج نہ آیا تاسف یہہ ہے کہ ایکبھی آشنا کلمۂ حق نہ بولا اور مدتونکی صحبت کو سب نے بھلا دیا ؛

قطعہ

جو ہو صاحب جاہ تو کرے وصف — دھرے ہاتھ سر پر ہر ایک دمبدم
گرادیوے جو اُسکے تئین روزگار — تو رکھین سبھی اُسکے سر پر قدم

حاصل کلام یہہ ہے کہ انواع عقوبت مین گرفتار تھا اور سر کو میرے زانو غم سے

سترد کار تھا کہ اِس ہفتے مین حاجیونکے آنے کا مُژدہ پُہنچا بارے اُس قید شدید سے مُجھکو رہا کیا اور ملک قدیم ہی میری یعنے قناعت مجھ پر مُعیّن کی کہا مین نے کہ اُسوقت میری نصیحت نمانی تو نے چنانچہ مین کہتا تھا کہ عمل بادشاہونکا مانند سفر دریا کی ہے فائدہ مند اور خوفناک تا گنج پائیگا تو یا رنج مین مرجائیگا ؛

بیت

یا تو ہین یا تو اپنے لوہ موتی بہت سے لے ۔ یا موج اُسکا مُردہ کنارے پہ پھینک دے

اِسنے زیادہ مصلحت نہ دیکھی مین نے کہ زخم نہانی کو اُسکے ناخن عرزنش سے چھیلون اور نمک ملامت چھڑکون ان دو بیتون پر اکتفا کیا ؛

قطعہ

کُو مصیبت قید و بند اب دیکھا ہے ۔ نصیحت ناصحون کی کیون نمانی
اُٹھا سکتا نہین گر نیش کا دُکھ ۔ تو گھر مین کیون رکھے بچھو کے انگلی

اٹھارہوین حکایت

چند اشخاص میری صحبت مین تھے کہ صلاح سے آراستہ اُنکا ظاہر حال تھا اور باطن بھی تقوی و طہارت سے مالا مال سرداروں مین ایک عُمدہ اُسنے کمال رسوخ رکھتا تھا چنانچہ اُسنے اُنکی معیشت کے واسطے کچھ روز مقرر کیا کہ اُنمین سے ایک شخص نے وہ حرکت کی کہ مُناسب حال فقرا کے اور مُوافق طور صُلحا کے نتھی یقین مین اُس شخص کے خلل آیا اور رُتبہ اُنکی عظمت کا کم ہوگیا چاہا مین نے کہ کسیطور سے یارونکے روزینے کو پھر جاری کرواؤن اِسی واسطے اُس عُمدہ کے در دولت پر گیا مین لیکن دربان نے مجھکو نچھوڑا اور باریابی ہونے دیا بلکہ کچھ لایعنی اور ناشایستہ کہا مین نے اُسکی برداشت کی بلکہ بہت سی معذرت اسواسطے دانا کہہ گئے ہین ؛

قطعہ

بے وسیلے نجھا نکنا ہر گز ۔ در میر و وزیر سلطان کو

سگ و دربان غریب و دیکھیں اگر | کھینچے ایک جیب ایک واماں کو

اِتنے مین مُقربان درگاہ اُس بُزرگ سے میرے احوال سے آگاہ ہوئے اعزاز و اکرام سے مجھے لے آئے اور ایک مقام بلند میرے واسطے مُقرر کیا لیکن عجز و انکسار سے مین نہایت نیچے بیٹھا اور یہہ شعر پڑہا

بیت

بندہ ادنیٰ ہون ای صاحب میرے | امر ہو تو بیٹھون بندون مین تیرے

کہا اُسنے | ایسی باتون کی یہہ جا گہہ نہین اللہ اللہ

بیت

گر میری آنکھون پہ تو بیٹھے نہین | ناز اُٹھاؤن تیرا اسے ناز نین ؛

القصہ بیٹھکر ہر مجلس و مقام سے مذکور کرنے لگا مین یہان تلک کہ یاروںکی فُلت کی باتین بھی درمیان آئین تب کہا مین نے ؛

قطعہ

گناہ کون سا دیکھا ہی اُسنے منعم نے | کہ اپنے بندے کو نظرون مین خوار رکھتا ہے
بزرگواری والطاف ہی خدا کو فقط | جو رزق عاصیون کا برقرار رکھتا ہے ؛

حاکم نے جو یہہ باتین سُنی نہایت پسند کی اور وجہہ معاش یارونکی بدستور سابق مُعین کردی اور چڑھے ہوئے روزینے اُنکے دلوادیے اِس نعمت کا شکر کیا مین نے اور زمین خدمت کی چومی غرض گستاخی و دلیری کی معذرت حد سے زیادہ کی اور وقت روانگی و رخصت کے یہہ کہا ؛

قطعہ

جو کعبہ قبلۂ حاجت ہوا تو دور سے لوگ | طواف کرنے کو جاتے ہین مجتمع ہوکر
تجھے تحمّل اہل غرض مُناسب ہی | کہ مارتا نہین کوئی سنگ نخل بے بر پر

انیسوین حکایت

ایک شہزادے نے بہت سا مال باپ کے ورثے کا پایا اور ہاتھ بخشش کا کھول دیا ؛

دادودہش بہت سی کی اور سخاوت کی داد دی غرض سپاہ کو نعمت بلا کدا اور رعیت
کو مال و دولت بیحد بخشی ۔

قطعہ

دماغ و دل کو کیا گو ہے اگر پاس	رکھ آتش پر جو دیوے بوئے عنبر
سخاوت کر جو چاہے ہے بڑائی	نہ بن بوئے اُگے دانا زمین پر

ایک ہمنشین تنگ دل یون نصیحت کرنے لگا کہ اگلے بادشاہون نے اس نعمت کو
بہت کوشش سے جمع کیا ہے اور واسطے ایکدن کے رکھا ہے بخشش تک سوچ کر
کیجئے اور سخاوت سے تنگ ہاتھ کھینچ لیجے کہ ابھی بہت سی مُہمّاتیان آگے ہین اور دشمن پیچھے
ایسا نہو کہ وقت حاجت ہاتھ تنگ ہو جاے اور چرخ ابوقلمون جلوہ کچھ اور رنگ دکھائے

قطعہ

گنج اگر بخشش سے تیری لین عوام	صاحب ہر خانہ پاوے یک برنج
گر تو ایک ایک جو بھی دیا سب کے لے	جمع ہو تیرے کنے ہر روز گنج

بادشاہزادہ اُس پست ہمت کے کلام سے برہم ہوا کہ موافق اُسکے طبع عالی کے نتھا
اور اُسپر غصہ کیا کہ خدائی تعالی نے اپنے فضل سے مجھکو مالک اس مملکت کا اور
سلطان اس سلطنت کا کیا ہے چاہئے کہ ہر طرح کی لذتین اوٹھاؤن مین اور ہر ایک
محتاج کو تونگر بناؤن نہ پاسبان ہون کہ اُسکی محافظت کیا کرون

بیت

چالیس گنج رکھتا تھا قارون ہوا گیا	چھوڑا جو نام نیک نہ نوشیروان موا

بیسوین حکایت

کہتے ہین کہ نوشیروان عادل کسی شکار گاہ مین ایک شکار کو کباب کرتا تھا اتفاقاً
نون نتھا کہ ایک غلام کو بستی کے پاس بھیجا تا کہ نون لاوے اور اُسے یون فرمایا کہ

لون زور شور سے نلیجو بلکہ قیمت دیجوا ایسا نہو کہ گاؤن مین خرابی اور خواری ہو اور یہہ رسم ہمیشہ جاری ہو حاضرون نے التماس کیا کہ اسقدر لون کیا قدر رکھتا ہی کہ موجب شورش و برہمی اور باعث خرابی و خستگی کا ہوگا بادشاہ نے ارشاد کیا کہ بناء ظلم کی پہلے جہان مین تھوڑی تھی جو کوئی آیا اُسنے کچھ اُسپر افزایش کی تا اینکہ نہایت کو پہنچی ؛

قطعہ

جو شاہ باغ رعیت سے کہائے ایکبھی سیب	غلام اُسکے اکھاڑین درخت میوہ دار
جو نیم بیضے کی مقدار ظلم شہ سے ہو	پرووے سیخ مین اُسکی سپاہ مرغ ہزار

اکیسوین حکایت

سُنا ہی مین نے کہ ایک وزیر غافل بلکہ جاہل رعیت کے گھر خراب کرتا اسواسطے کہ خزانہ بادشاہ کا زیادہ کرے بے خبر تھا قول حکما سے کہ کہہ گئے ہین جو شخص کہ اپنے خالق کو رنج دیوے اس لئے کہ ایک مخلوق کے دلکو راضی کرے قادر کریم اُسی مخلوق کو اُسکی سرزنش کیواسطے متعین کرے تاکہ اپنے کئے کی سزا اُسکے ہاتھ سے پاوے

بیت

آفت جان آگ ہی بہر سپند ؛	قہر ہی دود دل ہی درد مند ؛

چنانچہ سب حیوانونکا سردار شیر ہی اور جانورونمین کمتر گدھا لیکن عقلمندون کے نزدیک گدھا بوجھ کا اُٹھانے والا بہتر ہی شیر درندہ سے

مثنوی

ہی خر مسکین اگرچہ بے تمیز	بوجھ لے چلتا ہی اس سے ہی عزیز
گاؤ خر جو بوجھ اُٹھاوین ہمنشین	آدمی موذی سے ہین بہتر کہین

پھر آیا مین داستان پر وزیر غافل کی تھوڑے سے اخلاق زبون اُسکے بادشاہ کو

معصوم ہوئے فی الفور اُسکو شکنجے مین کھینچا اور طرح بطرح کے عذابون سے مارا **قطعہ**

نہ حاصل ہو تجھکو رضائے ملک	رکھے تا نہ تو خاطر بندگان
اگر چاہتا ہے عطائے خدا	تو کر خلق سے اُسکی تو نیکیان

اور یون کہتے ہین کہ ایک مستم رسیدون مین سے اُسطرف وارد ہوا اور اُسکے حال تباہ کو دیکھا اُسنے اور یون کہا **قطعہ**

زور و قوت جسکو ہو لازم نہین اُسکو تین	سلطنت مین کھاتے غلبے سے وہ مال مردمان
ناف کے اندر جو لیوے جاک ہو جاوے شکم	لیک ہے ممکن کہ نکلے حلق سے وہ استخوان

بیت

نہ رہیگا ستمگر و غدار	اُسپہ لعنت رہیگی لیل و نہار

بائیسوین حکایت

ایک مردم آزار کی نقل کرتے ہین کہ کسی پرہیزگار کے سر پر اُسنے پتھر مارا درویش کو قدرت بدلا لینے کی نہ تھی پر اُس پتھر کو اپنے پاس رکھتا تھا کہ ایک وقت بادشاہ اوپر اُسکے غصے ہوا اور ایک کوئے مین اُسکو قید کیا درویش وہان آیا اور اُسی پتھر کو اُسکے سر پر مارا کہا اُسنے تو کون ہے اور میرے تئین کسواسطے پتھر مارا کہا اُسنے کہ مین وہی شخص ہون اور یہہ وہی پتھر ہے کہ فلانی تاریخ میرے سر پر مارا تھا تو نے بولا وہ کہ اِتنی مدت کہا تھا تو کہا اُسنے کہ تیری جاہ سے اندیشہ کرتا تھا اب کہ تجھے جاہ مین دیکھا غنیمت جانا کہ عقلمندون نے کہا ہے **مثنوی**

دیکھے نالایق کو جب تو بختیار	عاقلون کی طرح کر صبر اختیار
تیز ترناخون جو رکھتا نہین	تو بدون کے ساتھ بس لڑتا نہین

جو کوئی شہ زور سے پنجہ ملائے		ناتوان پنجے سے اپنے ہاتھ اُٹھائے
جب کہ اُسکے ہاتھ باندھے آسمان	.	تب نکال اُسکا تو مغزِ استخوان

تئیسوین حکایت

ایک بادشاہ کو مرض ایسا بڈھب تھا کہ جسکا ذکر نکرنا بہتر ہے کتنے حکیم یونان کے متفق ہوئے کہ اِس درد کی کچھہ دوا نہین مگر پتّا آدمی کا کہ کتنی صفتین اُسمین ہوویں بادشاہ نے فرمایا جلد پیدا کرین ایک زمیندار کے لڑکیکو اُنہین صفات سے کہ حکیمون نے کہین تھین پایا اور ماباپ کو اُسکے بہت سا مال دیکر راضی کیا اور قاضی نے بھی اُسکے قتل کا فتویٰ دیا کہ خون ایک شخص کا رعیت مین سے بادشاہ کی سلامتی کے واسطے جایز ہے جلّاد نے اُسکے مارنے کا قصد کیا لڑکے نے آسمان کی طرف دیکھا اور مسکرا کر کچھہ ہونٹون مین کہنے لگا بادشاہ نے پوچھا کہ اِس حالت مین ہنسنے کا کیا موقع ہے لڑکے نے کہا کہ لاڈ فرزند کا ماباپ پر ہوتا ہے دعویٰ آگے قاضی کے لیجاتے ہین اور داد بادشاہ سے چاہتے ہین جب کہ ماباپ واسطے حاصل ہونے دنیا کے میرے خون پر بخوشی راضی ہوئے اور قاضی نے میرے قتل کا فتویٰ دیا اور بادشاہ نے بھی اچھّا سونا اپنا میرے ہلاک ہونے مین دیکھا اب سوائے حافظ حقیقی کے پناہ نہین کھتا ہین

بیت

آگے کرون کس کے جا کے تیری فریاد	.	مانگون ہون ترے ظلم کی تجھسے ہی داد

یہہ باتین سُنکر بادشاہ کا دل بھر آیا اور رویا بعد اُسکے فرمایا کہ مرنا میرا بہتر ہے ایسے بیگناہ کے خون کرنے سے یہہ کہہ کر پیشانی اُس لڑکے کی چومی اور گود مین لے لیا غرض خون اُسکا معاف کیا اور مال و زر بہت سا دیا کہتے ہین کہ بادشاہ نے اُسی ہفتے مین شفا پائی

قطعہ

غرق ہوئگا فکر مین اُس بیت کی مین ابتلک ❊ ایک مہاوت جو کھڑا پڑھتا تھا بجز نیل پر
جو کہ ہے احوال چیونٹی کا تیرے زیر قدم ❊ فیل کے پاؤن تلے حال اُسے ہے تیرا بتر

چوبیسوین حکایت

عمرو لیث کے ملازمونمین سے ایک غلام بھاگ گیا تھا لوگ اُسکے پیچھے واسطے تلاش کے گئے اور لے آئے وزیر کو ساتھہ اُسکے لاگ تھی اِسواسطے قتل کی اُسکے اشارت کی تو اوس غلام ایسی حرکت نکرین بندہ مسکین نے عجز سے عمرو لیث کے آگے سر اپنا زمین پر رکھہ دیا اور کہا

بیت

کچھ بھی مجھپر ہو جو اچھا تو سکہے تو ہے روا ❊ بندہ کیا دعوی کرے ہے حکم صاحب کا بجا

لیکن بسبب اِسکے کہ نمک پروردہ اِس خاندان کا ہون نہین چاہتا ہون کہ فردائے قیامت آپ میرے خون کے مطلبے مین گرفتار ہووین اور جو مرضی مبارک یونہین ہے تو مجھے ساتھہ ایک حیلہ شرعی کے قتل کیجئے بادشاہ نے فرمایا کہ حیلہ شرعی کیونکر کرون غلام نے عرض کیا کہ حکم ہو تا مین وزیر کو مار ڈالون پھر مجھکو اُسکے قصاص مین قتل کروائیے تاکہ خون ناحق تم سے نہو بادشاہ اِن باتونکو سنکر بے اختیار ہنسے اور وزیر سے کہا اب کیا مصلحت دیکھتا ہے تو وزیر نے عرض کی کہ اے خداوند عالم واسطے خدا کے اِس شوخ چشم عیار کو اپنے باپ کی قبر کے صدقے سے آزاد کرو نہین تو مجھکو کسی بلا مین گرفتار کریگا گناہ میرا ہے کہ حکیمونکے قول پر عمل نکیا مین نے کہ کہہ گئے ہین؛

قطعہ

کیون تو سنگ انداز سے جاکر لڑا ❊ اپنی نادانی سے پھوڑا اپنا سیر
رو بروئے دشمن پر جو پھینکا تو نے تیر ❊ اُسکا اب تو بھی نشانہ کر حذر

پچیسوین حکایت

ملک زوزن کے ملازمونمین ایک سردار نیک سیرت خوش خصلت تھا سب نجیبون سے روبرو اُنکے بعزت پیش آتا اور پس غیب اُنکو بخوبی یاد کرتا اتفاقاً اُس سے ایک حرکت صادر ہوئی کہ بادشاہ کو بُری لگی تاوان لیا اور عذاب شدید اُسپر کیا بادشاہ کے سرہنگ جو اُسکی پہلی نعمتونکے مُقر اور شاکر تھے اسواسطے مدت معینہ مین اپنی عطوفت اور ملائمت کرتے رہے اور سرزنش و ملامت کو روا نرکھا

قطعہ

صلح دشمن سے جو خواہش ہے تو جسوقت تجھے	پیچھے وُہ بدکہے تو آگے کر اُسکی تحسین
مُنہہ سے دُشمن کے نکلتا ہے سُخن آخر کو	تلخ بات اُسکی نبھاوے تو دہن کر شیرین

الغرض جو کچھ کہ مضمون اعتراضات بادشاہ کا تھا بعضے کا جواب وُہ ہوا اور بقیہ کی جہت سے قید مین رہا کہتے ہین کہ بادشاہونمین سے جو قریب اُس نواح کے تھے ایک بادشاہ نے مخفی پیغام اُسکو بطریق نوشتے کے بھیجا کہ سلاطین اُسطرف کے قدر ایسے بُزرگوار کی نجانتے تھے جو ایسی بےعزتی کی نہایت یہہ بات ہم پر ناگوار ہوئی اگر طبیعت تمھاری ہماری طرف ملتفت ہووے تو ادھر آنا عین صلاح ہے ہر طرح سے تمھارے حق مین رعایت و سعی کی جاوُگی اور سردار بھی اس مملکت کے تمھارے دیدار کے مشتاق و منتظر ہین اور اسکے جواب کے مُنتظر القصہ خواجہ اُسکے مضمون سے مطلع ہوا اور خوف و خطر سے اندیشہ کرکے فی الحال ایک جواب مختصر لکھا اور روانہ کیا کہ اگر اچانک خط پکڑا جاوے تو موجب فتنہ و فساد کا ہو اتفاقاً بادشاہ کے ملازمون سے ایک شخص اس حال سے آگاہ تھا حضور اعلی مین اُسنے عرض کیا کہ فلانے شخص کو کہ حضرت نے قید کیا ہے اُس نواح کے بادشاہون سے نامہ و پیغام رکھتا ہے بادشاہ اس کلام کو سُنکر غُصے ہوئے

اور اِس خبر کو کھول دیا آخر الامر حسب الارشاد قاصد کو پکڑا اور مکتوب کو پڑھا لکھا تھا
اُسمین کہ حسن ظن بزرگونکا زیادہ بندے کی نفصیلت سے ہے اور واسطے آنے کے
اُس دیار مین کہ اِس عاصی کو لکھا ہے اجابت کا اُسکی مقدور نہین رکھتا بحکم اِس امر کے
کہ پالا ہوا نعمت اِس خاندان کا ہے اتنی بات کے واسطے ولی نعمت قدیم اپنے سے بیوفائی نہین کرسکتا

بیت

دیکھے جسکا سدا احوال پر اپنے کرم	بد نہ لیجائے اگر اُس سے کبھی ہوا یک ستم

بادشاہ کو سیرت حق شناس اُسکی نہایت خوش آئی خلعت و نعمت دیکر عذر چاہا کہ
خطا کی مین نے جو تجھے ایذا دی کہا اُسنے اے خداوند اِس امر مین آپ کی کچھ خطا نہین بلکہ
تقدیر مین یہی تھا کہ اِس بندے کو کسیطرح رنج پہنچے پس حضرت کے ہاتھ سے اولی ہے
اِسواسطے کہ آپ کی اگلی نعمتونکے حقوق اِسقدر اِس بندے پر ہین اور بہت سے احسان ؛

مثنوی

جو رنج خلق سے پہنچے تو مت لے اُسکا نام	کہ خلق وے نہین سکتی کسیکو رنج و آرام
عدو و دوست مین جو ہے خلاف حق سے جان	کہ دل پہ دونون کے مالک وہی ہے کہنا مان
گذار تیر کا ہے تو سہی کمان کے سبب	مَیْر جانتے ہین کماندار ہی کو دانا سب

چھبیسوین حکایت

بادشاہون مین سے عرب کے ایک بادشاہ کو سنا ہے مین نے کہ اپنے مقربون سے
کہتا تھا کہ فلانے شخص کی جتنی رسومین معین ہین اُسنے دوچند کر دو کہ ملازم ہے نکارچہ
اور فرمان بردار سوائے اُسکے جو خدمتگار ہین لہو و لعب مین چست اور آمادہ خدمت مین
سُست اِس کلام کو سُنکر ایک اہل دل نے فریاد و فغان کیا لوگون نے پوچھا کہ کیا دیکھا تونے
کہا اُسنے کہ درجے اعلی بندوں کے بھی حق تعالی کی درگاہ مین ایسی ہی مثال رکھتے ہین ؛

رباعی

کرے جو آنکے دور روز کوئی خدمت شاہ	تو اُسپہ تاسحر دن پڑھی جائے سفر کی نگاہ
اُمید ہے جو پرستش کرین ہین دل سے اُسے	اُنہین نہ پھیریگا مایوس اپنے در سے اِلٰہ

مثنوی

قبول حکم مین سرداری اور بڑائی ہے	دلیل پاس ہے ترک اُسکا اور بُرائی ہے
یقین جان جو رکھتا ہے راستون کی جبین	وُہ استان پہ رکھتا ہے بتا ہی سر کتنین

ستائیسوین حکایت

ایک ظالم کی نقل کرتے ہین کہ لکڑیان فقیرونکی زبردستی سے لیتا تھا اور دولتمندونکو مُفت دیتا ایک صاحب دل نے اُسکے پاس آکر یون کہا

بیت

سانپ ہے تو جسکو دیکھے اُسکو دو نہین کاٹ کھائے	یا ہے اُلو جسجگہ بیٹھے دہانکی خاک اُڑائے

قطعہ

گو خداوند قوی سے زور تیرا چل سکے	ہان مگر عہدہ برا تجھ سے نہوسکا ہم ناتوان
زورمت اہل زمین پر اسقدر کر العزیز	شاید انکی بھی دُعا کی ہو پُہنچ تا آسمان

کہتے ہین کہ ظالم نے اُسکے کہنے سے رنجیدہ ہو کر مُنہہ غصے کا بنا لیا اُسکی طرف متوجہ نہوا اسنا حال اُسکے حاصل معانی اس آیہ کا ہے یعنے حمیت نے اُسکی نچھوڑا اُسکو اور گناہ پہ قایم رکھا کہ ایک رات باورچی خانے کی آگ اُسکے لکڑیون کے انبار مین گر کر لگی اور تمام املاک کو اُسکی جلادیا اور اسکو نرم بچھونے سے اُٹھا کر گرم راکھہ پر بٹھلا دیا اتفاقاً وہی شخص اُسکے پاس سے گذرا دیکھا اُسکو کہ اپنے یارون سے کہتا تھا نہین جانتا ہون کہ یہہ آگ میرے گھر مین کہان سے لگی کہا اُسنے کہ اُنھین درویشونکے دل کے دہوئین سے ؛

قطعہ

گر خداوند دل مجروح سے یہہ بات مان | زخم پنہان اُسکا آخر سر کو خون مین تر کرے
رنج مت دینا کسیکے دل کتئین مقدور بھر | آہ اُسکی وہ ہے جو ایک خلق کو ابتر کرے

مشہور ہے کہ تاج کیخسرو پر لکھا تھا

قطعہ

ایک عمر بلکہ قیامت تلک زمین پر کیا | نہوگا خلق کے پاؤنکا سر اپنے گذر
یہہ تلک آیا ہے مجھہ پاس جیسے دست بدست | مگر نجائیگا یونہین بدستہائے دگر

اٹھائیسوین حکایت

ایک شخص کشتی لڑنے کی صنعت مین طاق ہوا تھا اور شہرۂ آفاق تین سو ساٹھ داؤ عجیب و غریب ایک مُشت اُسکی مُٹھی مین تھے اور چالاکیونکے طور سب کے سب اُسکے ہاتھو مین ہر روز ایک نئی وضع سے کُشتی لڑتا اور ناظرون کو کمند حیرت مین پکڑتا مگر طبیعت اُسکی ایک شاگرد خوش شمایل پر مایل تھی چنانچہ تین سو ساٹھ داؤ اُسکو سکھائے اِلّا ایک داؤ کے سکھانے مین تامّل اور تساہل کرتا تھا قصّہ مختصر وہی لڑکا چند روز مین قوی ہیکل اور صنعت کُشتی مین بے بدل ہوا کسی پہلوان کو اُس زمانے مین اُسّے تاب مقابلے کی اور مجال مجادلے کی نتھی یہان تلک غرور مین آیا کہ بادشاہ عصر کے حضور کہنے لگا کہ اُستاد کو فضیلت مجھہ پر بسبب بزرگی اور حق تربیت کے ہے وگرنہ قوت و صنعت مین اُسّے مین بھی کمتر نہین بلکہ برابر ہون شہریار کے مزاج پر سخن اُس ناہموار کا نہایت ناگوار ہوا کہ چھوٹا مُنہہ بڑی بات اسیکو کہتے ہین فی الفور ارشاد کیا کہ ہان آپسمین کُشتی لڑین اور ایک مکان بلند کو اُس عالی مقام نے مناسب اُس امر کے درست کروا دیا الغرض ارکان دولت اور مقربان حضرت بلکہ زور آوران جہان تمام مجتمع ہوئے

جسوقت جاگہہ لڑائی کی آراستہ ہوئی لڑکا مانند مست ہاتھی کی اِس زور و شور سے آیا
کہ اگر پہاڑ ہڑ دبلت کا وہان ہوتا تو جاگہہ سے اُسکو اکھاڑتا اور اسفندیار روئین تن بھی
سامھنے آتا تو اپنی آمد کے دبدبے ہی سے پچھاڑتا اُستاد نے دیکھا کہ شاگرد قوت مین
مجھسے قوی تر ہے وہی داؤ کیا جو اُسنے مخفی تھا لڑکے کو طریقہ دفع کا اُسکے نہ آتا تھا
بے بس ہوگیا آخر الامر اُستاد نے اُسکو اُکھاڑا اور زمین پر مارا خلایق مین ایک شور پڑگیا اور
غوغا بلند ہوا حضرت اعلی نے اُستاد کو مہربانی سے خلعت مع نعمت جاودانی عنایت فرمایا اور
اُس لڑکے کو نہایت ملامت کی کہ اپنے پالنے والے سے ناحق بیوفائی کی تو نے اور
دعوی مقاومت کا تمام نکیا لڑکے نے عرض کی کہ جو کچھ حضور سے ارشاد ہوا فی الواقع
یون ہی ہے لیکن اُستاد کو زور مین مجھ پر غلبہ نتھا بلکہ ایک نکتہ فن کشتی کا مجھسے مخفی
کیا تھا اُسکے سبب آج کے دن غالب ہوا اُستاد نے کہا اِسی دن کے واسطے چھپا رکھا تھا
کہ کہہ گئے ہین دوست کو اپنی قوت نہ دے کہ احیاناً اگر دشمنی کا قصد کرے تو کر سکے

بیت

جو خورد بے ادب کہ بزرگ اپنے سے لڑے | ہرگز وہ پھر نہ اُٹھ سکے ایسا ہی گر پڑے

نہین سُنا ہے تو نے کہ کیا کہا ہے اُس شخص نے کہ جسنے اپنے پالے ہوئے سے جفا دیکھی تھی

قطعہ

یا وفا موجود عالم مین نہ تھی اے دوستو | یا کسی نے کی نہ اِس دُنیا مین مجھسے ہی وفا
مین نے علم تیر سکھلایا بدل جسکو نِدان | تیر کا اپنے نشانہ اُسنے مجھکو ہی کیا

انتیسوین حکایت

ایک درویش اکیلا کسی جنگل کے کونے مین بیٹھا تھا ایک بادشاہ اُسکی طرف سے

گذرا حقیر کو ازبسکہ فراغت ملک قناعت سے تھی اسکی طرف کچھہ التفات نکی اور بادشاہ کو بمرتبہ غرور سلطنت کا تھا رنجیدہ ہوا اور کہا کہ یہہ طایفہ خرقہ پوشونکا مانند حیوان کی ہی اہلیت اور آدمیت نہین رکھتا وزیر نے یہہ بات سُنکر درویش سے کہا اے مرد عزیز بادشاہ روے زمین کا تیرے پاس آیا کسواسطے خدمت اُسکی نکی تو نے اور شرطین ادب کی بجا نہ لایا جواب دیا اُسے کہ بادشاہ کو کہو کہ متوقع خدمت کا اُس شخص سے ہو کہ توقع نعمت کی تجھہ سے رکھے اور دوسرے یہہ ہی کہ بادشاہ رعیت کی نگہبانی کے واسطے ہین نہ رعیت بادشاہوں کی بندگی کے واسطے

قطعہ

گرچہ دولت سے اُسکی نعمت ہے	پر ہی یہ شہ پاسبان فقیرون کا
بھیڑ چوپان کی خادمی کو نہین	بلکہ مامور وُہ ہی خدمت کا

نظم

ایک خورسند و کامران ہی آج	غم کی ہی دلمین دوسرے کے سنان
اہل پندار کے بھی سر کو خاک	کہائیگی صبر کر تو چند یہان
جب قضاے نوشتہ آ پہنچی	فرق شاہی و بندگی مین کہان
گر تو کہو لے گا قبر دونون کی	شاہ درویش پائیگا یکسان

بادشاہ کے دل مین درویش کی گفتگو نے ایسا اثر کیا کہ نقش کالحجر ہو گئی تب کہا اُسے کہ مجھہ سے کسی امر کی درخواست کر درویش نے کہا یہہ چاہتا ہون کہ پھر مجھے تکلیف ندے تو بادشاہ نے متنبہ ہو کر پھر کہا کہ اے صاحب دل کچھہ مجھے نصیحت کر فقیر نے یہہ شعر پڑھا

بیت

حکومت مین کر غور بیچارگان	کہ ملک و نعم جاتے ہیہان سے وہان

تیسوین حکایت

وزیرون مین سے ایک وزیر ذوالنون مصری کے پاس گیا اور اُس سے مدد چاہی کہ دن رات بادشاہ کی خدمت مین مشغول ہون نعمت کا اُسکی اُمیدوار اور عقوبت سے پراضطراب ذوالنون نے اِن باتونکو سُنکر رودیا اور یہہ کہا کہ اگر مین بادشاہ حقیقی سے ایسا ڈرتا کہ جیسا تو بادشاہ مجازی سے تو صدیقون مین سے ایک مین بھی ہوتا

قطعہ

ساتھ دُکھ کے گر نہو سُکھ کی اُمید	پانون درویشون کے ہووین بر فلک
جسقدر خائف ملک سے ہے وزیر	حق سے گر ہوتا تو ہو جاتا ملک

اکتیسوین حکایت

ایک بادشاہ نے کسی بیگناہ کے مارنے کا حکم کیا عرض کی اُسنے کہ اے بادشاہ بسبب اِس غضب کے جو آپ کو اوپر اِس عاصی کے ہے اپنا آزار نچاہیے کہ یہہ عذاب ایکدم مین مجھپر سے گذر جائیگا اور گناہ اُسکا تمپر ہمیشہ رہیگا ؎

رباعی

دوران بقا باد کی مانند گئے	نے خوب ہی رہے بد ہی نہ کڑوا میٹھا
کیا غم جو کیا مجھ پہ ستمگر نے ستم	مجھپر سے گیا اور اُسکی گردن پہ رہا

بادشاہ کو نصیحت نے اُسکی اثر کیا اور اُسکے خون سے درگذرا ؎

بتیسوین حکایت

نوشیروان کے وزیر بیچ ایک مہم کے واسطے مصلحت مملکت کے اندیشہ کرتے تھے اور عقل لگاتے تھے بادشاہ بھی انھین کی طرح سے متفکر اُسی تدبیر مین تھا کہ بوزرجمہر نے بادشاہ کی رائے کو ترجیح دی وزیرون نے مخفی اُس سے کہا کہ بادشاہ

کی رائے مین کیا زیادتی دیکھی تو نے جو اتنے حکیمونکی رائے پر اختیار کی بوزرجمہر نے کہا اسواسطے کہ انجام کار معلوم نہین اور عقل سب کی تابع قضا و قدر کے ہے کیا جانیے کہ صواب پر کون ہے اور خطا پر کون پس موافقت کرنی بادشاہ کی رائے سے اولیٰ تر ہے کہ اگر خلاف صواب کے ظاہر ہو تو بسبب اُسکی متابعت کے عتاب سے نڈر رہین ہم ‌‌॥

مثنوی

خلافِ رائے شہ جسنے کہی بات		تو اپنے جی سے دھووے ہاتھ ہیہات
اگر شب روز کو کہنے لگے شاہ ॥		تو کہہ جلدی کہ یہہ پروین ہے وہ ماہ

تیتیسوین حکایت

ایک مکّار نے زلفین اپنی گوندھین کہ مین علوی ہون اور حجاز کے قافلے کے ساتھہ شہر مین آیا اور یون بتایا کہ حج کر کے آیا ہون اور ایک قصیدہ روبرو بادشاہ کے لایا کہ مین نے کہا ہے بادشاہ نے نعمت عظیم اُسکو بخشی تعظیم کی اور بہت سی نوازش فرمائی اتنے مین ایک ندیم بادشاہ کا اُسی سال مین سفر دریا سے آیا تھا بولا اُٹھا کہ مین نے اِسکے تئین عید قربان کے دن بصرے مین دیکھا ہے حاجی کیونکر ہوا دوسرا بولا کہ مین اِسکو پہچانتا ہون کہ باپ اِسکا نصرانی تھا ملاطیہ مین پھر کیونکر علوی ہوا اور شعر اِسکے دیوان انوری سے پائے بادشاہ نے حکم کیا کہ مارین اُسکو اور منع کرین کہ اتنے جھوٹ تجھہ کو کیون کہے عرض کی اُسنے کہ اے خداوند روئے زمین اِس عاصی کو ایک سخن اور باقی ہے جو حکم ہو تو کہہ لیوے اگر سچ نہوگا تو جو عقوبت فرماویگا سزاوار اُسکا ہونگا بادشاہ فرمایا وہ کیا ہے کہا اُسنے ॥

قطعہ

وہی لاوے آگے تیرے گر غریب		تو وہ پیالہ پانی ہے ایک چمچہ دوغ

رنجیدہ ہونے کے بند سے لغو | جہان دیدہ کہتا ہے اکثر دروغ

بادشاہ کو بہت ہنسی آئی اور کہنے لگا کہ اِس سے زیادہ سچ اپنی عمر میں نہ کہا ہوگا تو نے پس فرمایا کہ جو کچھ مال اُسکا ہے اُس سے کوئی مزاحم نہو قصہ کوتاہ خوشی اور خرمی سے وہ گیا

چوتیسوین حکایت

وزیرون مین سے ایک وزیر زیردستون پر ترحم کرتا اور سبھون کی اصلاح امور کو واسطہ خیر کا جانتا اتفاقاً بادشاہ کے عذاب مین گرفتار ہوا سبھون نے اسکی نجات کیواسطے سعی کی اور چوکیدارون نے ملائمت اور بزرگون نے خوش باطنی اُسکی اکثر بیان کی یہان تک کہ بادشاہ اُسکے گناہ سے درگذرا ایک صاحبدل نے اوپر اِس حال کے اطلاع پاکر کہا

قطعہ

دوست راضی رہین تو باغ پدر | بیچ بہتر ہے مان کہنا یہہ
کر تو نیکی برے سے کہتے ہین | دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ

پچیسوین حکایت

ہارون رشید کا ایک بیٹا باپ کے پاس آیا نہایت غضبناک کہ فلانے ہراول کے بیٹے نے مجھے گالیان دین ہارون نے ارکان دولت سے پوچھا کہ ایسے شخص کو کیا سزا دیجیے ایک نے اُس کے قتل کی اشارت کی دوسرے نے زبان کاٹنے کی تیسرے نے تاوان اور منع مجرے کی ہارون نے کہا کہ اَی پسر کرم یہہ ہے کہ درگذرا اور بخش دے کہ دین و دُنیا مین اُسکا اجر ملیگا اور جو نہین ہوسکتا تو تو بھی گالیان دے لے لیکن بدلا بُرا ہے جو حد سے گذر جاوے اور ظلم تیری طرف ثابت ہو اور دعوی جانب دشمن کے

قطعہ

نہیں وہ عقل سے نزدیک دو مرد ۔ کہ جو پیل دمان سے ہو مقابل
وہی ہے مرد الحق جو غضب مین ۔ نبولے بات کچھ بیہودہ باطل

نظم

کسیکو دی جو ایک بدخو نے گالی ۔ کہا اُسنے کہ سن ای ذات عالی
ہون بدتر اُسسے جو تو نے ہے سوچا ۔ غلط سمجھا ہے تو جو کچھ ہے سمجھا
مین اپنے عیب سے جیسا ہون آگاہ ۔ تو ہی آگہ نہ ہووے گا یہہ واللہ

چھتیسوین حکایت

کہتے ایک بزرگونکے ساتھ کشتی مین بیٹھا تھا مین کہ ایک ناؤ پیچھے ہمارے ڈوبی الغرض دو بھائی ایک بھنور مین جا پڑے بزرگون مین سے ایک شخص نے ملاح سے کہا نکال اُن دونونکو کہ ہر ایک کے عوض سو سو دینار تجھکو دونگا ملاح پیر کر ایک شخص کو نکال لایا اور دوسرا ڈوب گیا کہا مین نے عمر اُسکی باقی نرہی تھی اسلئے اُسکے نکالنے مین تاخیر کی تو نے ملاح نے ہنسکر یون کہا کہ یہہ بات سچ ہے لیکن خواہش اپنی اس شخص کے نکالنے پر زیادہ تھی کہ ایک وقت کسی جنگل مین تھک گیا تھا مین اُسنے مجھے اونٹ پر چڑھا لیا تھا اور اُس دوسرے نے لڑکائی مین مجھکو ایک کوڑا مارا تھا کہا مین نے راست کہا ہے اللہ تعالی نے جس شخص نے عمل نیک کیا نفع اُسکا واسطے اُسیکے نفس کے ہے اور جس کسی نے عمل بد کیا ضرر اُسکا اوپر اُسیکے نفس کے ہے

قطعہ

دل کسیکا چھیل مت مقدور بھر ۔ ہے بھرا کانٹون سے یہہ رستہ تمام
کام مین مت دیر کر محتاج کے ۔ تجھکو بھی درپیش ہین بہتیرے کام

سینتیسوین حکایت

دو بھائی تھے ایک خدمت بادشاہ کی کرتا اور دوسرا بازو کی کوشش سے روٹی کھاتا ایکدن دولتمند بھائی نے برادر درویش سے کہا کیون نہین خدمت کرتا جو مزدوری کی مشقت سے نجات تجھکو ملے کہا اُسنے تو کسواسطے پیشہ نہین اختیار کرتا کہ خدمت کی مذلت سے رہائی پاوے کہ عقلمندون نے کہا ہے اپنی روٹی کھانی اور بیٹھہ رہنا بہتر ہے کہ زری کا پٹکا باندھنا اور خدمت کے لئے کھڑے رہنا ؛

بیت

گرم چونا ہاتھہ سے کرنا خمیر	ہاتھہ پر مت باندھنا پیش امیر ؛

قطعہ

ہوگئی یہہ عمر ساری صرف اُن سوچونمین آہ	جاڑونمین کیا پہنونمین اور گرمیونمین کھاؤن کیا
حرص مت کر ای شکم بس ایک روٹی ہے بہت	تا نہون شاہون کے آگے سر جھکا کر مین کھڑا

اٹھتیسوین حکایت

ایک شخص نوشیروان کے پاس یہہ خوشی کی خبر لایا کہ تیرے فلانے دشمن کو حقتعالےنے فانی کیا فرمایا اُسنے یہہ بھی سُنا ہے تو نے کہ میری حیات کو جاودانی کیا ؛

بیت

جو دشمن مرے شادمانی نہین ؛	کہ نت اپنی بھی زندگانی نہین ؛

انتالیسوین حکایت

کسرا کے حضور کتنے حکما مصلحت کرتے تھے اور ہر ایک کچھہ کچھہ موافق اپنی رائے کے بولتا تھا بوزرجمہر کہ سردار اُنکا تھا خاموش تھا پوچھا اُسسے کسواسطے تو اس بحث مین گفتگو نہین کرتا کہا اُسنے کہ وزیر مانند طبیبون کی ہین اور طبیب دارو نہین دیتا مگر بیمار کو پس

دیکھتا ہون مین کہ رائے تمھاری صواب پر ہے پھر مجھکو اس امر مین سخن کہنا خطا ہے

مثنوی

بغیر از کہے بات آوے جو بن ‏ تو ہے بولنا اُسمین جائے سخن

جو دیکھون کہ آگے ہے اندھیکے چاہ ‏ جتاؤن نہ اسکو تو ہے یہہ گناہ

چالیسوین حکایت

ملک مصر کا جب ہارون رشید کے تصرف مین آیا تب کہا اُسنے بخلاف اُس گمراہ کے جو غرور سے ملک مصر کے دعویٰ خدائی کا کرتا تھا بخشون اس ملک کو کمتر ایک بندہ کمترین کو چنانچہ کہتے ہین کہ ایک غلام سیاہ فام حبشی مزاج کو کہ نام اُسکا خصیب اور نہایت کم عقل تھا اُسکو بخش دیا مشہور ہے کہ عقل و دانائی اُسکی اس مرتبے تھی جو ایک قوم کسانونکی اُسکے پاس بطور فریاد کے یہہ کہتی آئی کہ کپاس بوئی تھی ہم نے کنارے دریائے نیل کے مینہہ بے وقت برسا اور وہ سب کی سب ضایع ہوئی کہا اُسنے کہ پشم بوئی تھی تا وہ خراب نہوتی ایک حکیم نے اسبات کو سنکر یون کہا ؛

مثنوی

کشود رزق جو موقوف ہوتا دانش پر ‏ تو بیوقوف سدا بھیکھ مانگتا در در ؛

عطا کرے ہے وہ نادان کو اسطرح روزی ‏ کہ عقل رہتی ہے حیران اُسمین دانا کی ؛

مثنوی

بخت و حشم کا باعث مت جان کاروانی ‏ اُنکا سبب فقط ہے تائید آسمانی

اہل ہنر ہزارون صاحب کمال اکثر ‏ پھرتے ہین مارے مارے بے قدر جگت کے اندر

کیمیاگر موا وہ کھینچ کے رنج ‏ پایا احمق نے ایک اجاڑ مین گنج ؛

اکتالیسوین حکایت

سلاطین عرب سے ایک سلطان کو کسی شخص نے ایک کنیزک ملک ختن کی نذر گذرانی حالت مستی مین چاہا اُسنے کہ اُسسے جماع کرے کنیزک نازنین نے ناز کیا اور نمانا بادشاہ ازبسکہ نشے مین تھا اُس حرکت پر غصے ہوکر وہ گل چہرہ سیمین بر ایک اپنے زنگی سیاہ آہنی پیکر کو بخشی کہ ہونٹھ اوپر کا اُسکی ناک کی نوک سے گذر گیا تھا اور نیچے کا ہونٹھ تھوڑی کے تلے لٹک پڑا تھا صحرائے جنی وہ دیو سفید کہ انگوٹھی حضرت سلیمان کی لیگیا تھا اُسکی صورت سے ڈر کر بھاگتا اور چشمہ گندک کا بغل بو سے اُسکی بدبو ہوتا تھا

قطعہ

کوئی شخص اس مرتبہ دُنیا مین ہے صورت نہین	اُسکی زشتی کی خبر دیجے جو اُسپر قیاس
ہے غضب بغلو نمین ہے وہ بو یے بد یارب پناہ	دھوپ سے بھادون کی مردے مین بھی یہہ ہو نہ باس

بیت

کوئی دیکھے گا نہ محشر تک کبھو	خوب رو یوسف سا اُس سا زشت رو

زنگی پر شہوت اُن دنون مباشرت کا طالب تھا اور اشتیاق اُسپر غالب مہر سے اُس رشک مہر کی بے اختیار ہوکر مہر کو اُسکی توڑا اور اپنا مُنہہ کالا کیا صبح کو بادشاہ نے کنیزک کو ڈھونڈھا اور نہ پایا تب لوگون نے یہہ ماجرا جون کا تون عرض کیا بادشاہ کا چہرہ اِس ذکر کو سُنکر سُرخ ہوگیا اور نہایت غضب سے فرمایا کہ اُس روسیاہ کو مع کنیزک باندھین اور ایک بام بلند سے خندق مین ڈال دین ایک وزیر نے واسطے شفاعت کے اپنی جبین زمین پر رکھدی اور یون التماس کیا کہ اقبال و دولت اور جاہ و سلطنت خداوندی قایم دایم رہے غلام زنگی کی اس امر مین کچھہ تقصیر نہین

کہ تمام بندے اور خادم آقا کے انعام سے عادت رکھتے ہین بادشاہ نے کہا کہ
البتہ لیکن دور نہ تھا جو ایک رات اُستے نزدیکی نکرتا وزیر نے کہا اے خداوند جو کچھ
کہ حضور سے ارشاد ہوا یون ہین ہے لیکن کیا سمع شریف مین نہین پہنچا ہے کہ کہہ گئے ہین

رباعی

پہنچے جو تشنۂ دل سوختہ بر آب حیات	اُسکو مطلق نہ خطر ہیل دمان کا ہووے
خالی گھر خوان سے پر بھوکھ مین ملحد جو پاے	کچھ نہ اندیشہ اُسے پھر رمضان کا ہووے

بادشاہ منصف مزاج کو یہہ لطیفہ نہایت خوش آیا فی الفور ارشاد کیا کہ زنگی کو تیری خاطر سے بخشا مین نے لیکن کنیزک کو کیا کرون وزیر نے پھر عرض کیا کہ اُسکو اُس زنگی کتیٔن بخشئے اسواسطے کہ جھو تھا جکا ہے اُسی کے لایق ہے

نظم

تشنہ لب ہووے نہ وُہ آب زلال ؛	جسکو گندیدہ دہان تک منہہ لگا ئے ؛
دوستی اُسکی نہ کر ہرگز پسند ؛	کوچۂ بدنام مین جو کوئی جاے
گر پڑے جسوقت سر گین مین ترنج	شاہ کا پھر ہاتھ اُسکو کیا اُٹھاے

بیالیسوین حکایت

اسکندر رومی کتیٔن پوچھا کہ مشرق اور مغرب کے دیار پر کیونکر قبضہ کیا تو نے کہ اگلے بادشاہ خزانہ و لشکر اور ملک و عمر تجھ سے کہین زیادہ رکھتے تھے لیکن کب پاوے ایسی فتح میسر ہوئی کہا اُسنے کہ مددگار حقیقی کی مدد سے جس مملکت کو کہ لیا مین نے وہانکی رعیت کو آزار نہ دیا اور نام بادشاہون کا بھی بے وقاری سے نلیا

بیت

ہرگز نہ بُرا جانے اُسے ہووے جو دانا	لے نام بُری طرح سے جو کوئی بزرگ کا

قطعہ

سب ہیچ ہیں بھول کہ رہنیکا نہیں نہین
اگلون کے نام نیک کو تو رایگان مگر

تختا ور بخت وافر دہی اور گیر دار ہا
تا نام نیک تیرا بھی رہ جاے یادگار

دوسرا باب اخلاق ہین درویشون کے

پہلی حکایت

ایک بزرگ سے کسی پرہیزگار سے پوچھا کہ فلانے عابد کے حق مین آپ کیا کہتے ہین کہ اکثر اشخاص اُسکے حق مین طعنہ امیز باتین کہتے ہین کہا اُسنے کہ ظاہر اُسمین کچھ عیب نہین دیکھتا اور باطن سے آگاہ اللہ ہے

قطعہ

جسکو ظاہر مین متقی دیکھے
اُسکے تقوی کا تو نکر انکار
کھوج مت کر کسی کے باطن کا
محتسب را درون خانہ چکار

دوسری حکایت

ایک فقیر کو مین نے دیکھا کہ کعبہ کے استانہ پر سر کو رکھ کر اپنا مُنہہ زمین سے ملتا تھا اور عجز و نیاز سے کہتا تھا کہ یا غفور یا رحیم تو جانتا ہے کہ ظالم سے کیا صادر ہووے اور جاہل سے کیا ظاہر کہ یہہ تجھکو ہی لائق ہے

قطعہ

عذر تقصیر خدمت ہی فقط لایا ہون مین
طاعتون سے مطلقا رکھتا نہین تاب و توان
عارف استغفار کرتے ہین عبادت سے مدام
توبہ کرتے ہین گناہون سے ہمیشہ عاصیان

جزائے بندگی چاہتے ہین عابد و ذاکر اور قیمت جنس کی تاجر یہہ بندہ امیدوار امید لایا ہے نہ طاعت اور گدائی کرنے آیا ہے نہ تجارت وہ سلوک ہم سے کر کہ جسکے تو لائق ہے نہ وہ امر جو ہمارے حال کے موافق ہے

بیت

قتل کر یا بخش اب تو در پہ تیرے سر رکھا
حکم کیا بندے کا جو فرمائے تو لاوے بجا

قطعہ

در پہ کعبہ کے ایک سایل یون
کہے تھا عجز سے یہہ رو رو کر
طاعتین مت قبول کر لیکن
قلم عفو کھینچ عصیان پر

تیسری حکایت

عبد القادر گیلانی کو اُس عاصی نے دیکھا که حرم کعبه مین ماتھے کو سنگریزون پر دھرکے یون کہتا تھا که یا الٰہی بخش مجھکو اور اگر ایسا ہی عذاب کے لایق ہون تو خواہش یہہ ہے که قیامت کے دن اندھا اُٹھون تا نیکون کے مُنہه سے شرمنده نہون ؛

قطعہ

خاک پر مُنہه رکھکے کہتا ہون بعجز
ہر سحر ادھر جو آتی باد ہے
ایک تجھکو مین نہین تک بھولتا
حال میرا بھی تجھے کچھ یاد ہے

چوتھی حکایت

ایک چور کسی متقی کے گھر مین گیا ہر چند وہان ڈھونڈھا پر کچھ نپایا تب تو نہایت دلتنگ و پشیمان ہوا زاہد جو یہه ماجرا دیکھا ایک کملی بساط مین تھی که جسپر سوتا تھا چور کے رہگذر مین اُسکو ڈال دیا اِسواسطے که محروم نجاوے اور یہان کے آنے سے کچھ فائده اُٹھاوے

قطعہ

یہه سچ ہے که مردان راہِ خدا
نہین کرتے دشمن کے دلکو بھی تنگ
تجھے کب میسر یہه ہووے مقام
که رکھتا ہے تو تو محبون سے جنگ

صحبت صاحبان صفا کی روبرو اور پس غیبت ایکسی ہے نہ اُن لوگون کی مانند که پیچھے تیرے کلاسے کی بولیان بولین اور آگے زبان تعریف کی کھولین ؛

بیت

روبرو بھیڑ کی طرح ہین غریب | پیٹھ پیچھے ہین گرگ سے موذی

بیت

جو کرے اظہار آگے تیرے عیب مردمان | عیب تیرے بھی کریگا ہر کہین جاکر بیان

پانچوین حکایت

اشخاص چند متفق مسافرت کے تھے اور شریک رنج و راحت چاہا مین نے کہ رفاقت کرون اُنھون نے موافقت نکی تب مین نے التماس کیا کہ اخلاق سے ایسے بزرگون کے عجیب و غریب ہے کہ مسکینونکی مصاحبت سے منہہ پھیرین اور فائدہ کو اُنسے دریغ رکھین کہ مین تو اپنے نفس مین قوت اور جسم مین قدرت پاتا ہون کہ خدمت مین مردونکی اور صحبت مین صاحبدردونکی حاضر رہون یار شاطر ہون نہ بار خاطر

بیت

پیادہ پا ہون اگرچہ نہین کسی پہ سوار | ولیک ہونگا تمھارا مین غاشیہ بردار

تب اُنمین سے ایک شخص نے کہا کہ یہہ باتین سنکر اسقدر آزردہ اور اتنا افسردہ مت ہو کہ ان دنونمین ایک چور نے اپنے تئین فقیرون کی صورت بنایا اور ہماری صحبت مین آیا

بیت

ہر ایک شخص کیا جانے جامے مین کیا ہے | جو لکھے سو جانے کہ نامے مین کیا ہے

ازبسکہ سلامت روی مزاج مین درویشونکی ہے گمان مکر کا اُسکی طرف نکیا اور اپنے ساتھہ مین ملالیا

مثنوی

مولق بس کافی ہے یہان بہر تمیز عارفان | ورنہ سب ہینگے بشر اور خلق کے ہین درمیان

جوکہ تو چاہے ہین پر کار رہے نیک کر | خواہ سر پر تاج رکھہ خواہی علم کو دوش پر

تات کے جاوے کے پہنے نہین ہی زاہدی		زاہدی مین پاک رہ اطلس پہن لے تو بھی
چھوڑ دے حرص و ہوس دُنیا کو تج رکھہ دین کا پاس		پارسائی بس یہی ہی جنے فقط ترک لباس
مرد کو حلیہ پہنا واقعی ہیگا بیجا		ہیجڑے کو ہی سلاح جنگ سے کیا فائدا

اتفاقاً ایک دن چلتے چلتے آفتاب ڈوب گیا اور وقت شام ہوا بشدت سب کے سب ماندے ہو گئے تب ایک قلعے کے نیچے بیخبر سو گئے اُس چور بدذات نجس باطن نے چھاگل ایک رفیق کی ہاتھہ مین اُٹھالی کہ طہارت کے لئے جاتا ہون یہہ کہا اور واسطے غارت کے گیا

بیت

خرقہ پہنا متقی سے دیکھنا		جھول خر کی جامۂ کعبہ کیا

جب درویشونکی آنکھون سے اوجھل ہوا کسی برج مین گیا اور ایک درج چرالیا غرض جب تلک کہ سورج نکلے اور دن چڑھے وُہ سیاہ دل بہت دور نکل گیا بیچارے رفیق بیگناہ غافل سوتے تھے کہ فجر کے وقت بہت سے لوگ چڑھ آئے اور اُن سب کو قلعے مین لیجا کر قید کیا اُسی تاریخ سے غیرونکی صحبت چھوڑ دی اور تنہائی اختیار کی کثرت مین آفت ہی اور تنہائی مین راحت ہ

قطعہ

حماقت قوم مین گر ایک سے ہو		تو رُتبے جائین سب خورد وکلان کے
جو جاوے کھیت بیچ ایک گاؤ نکاہل		تو آلودہ کرے سب بیل وہان کے

سُنکر کہا مین نے کہ شکر صد ہزار اور حمد بیشمار جناب الہی مین ہی کہ درویشونکے فیض سے فائدہ مند ہوا مین اگرچہ صحبت سے اُنکی الگ رہا غرض یہہ حکایت پرکیفیت نصیحت ہی مین اور ہمارے ہمنشینونکو تمام عمر کفایت کریگی

مثنوی

تمام بزم مین کج فہم گرچہ ایک بھی ہو		تو رنج دیوے بہت سے وُہ ہوشمندونکو

اگرچہ حوض کے اندر بھرا ہو عطر و گلاب — پر اُسمین سگ جو گرے ہووے بدتر از پیشاب

چھٹی حکایت

ایک زاہد کسی بادشاہ کا مہمان تھا جب دسترخوان پر بیٹھے تو اُسنے کھانے مین بہت سی کمی کی اور جسوقت نماز کو اُٹھے تو اپنی عادت سے زیادہ پڑھی اِسواسطے کہ گمان نیک صلاح کا اُسکی طرف لوگ زیادہ کرین اور سرِ ارادت اُسکے آگے بخوبی دھرین

بیت

کعبے اعرابی نہ پہنچیگا یہہ مجھکو ہے خطر — جائے ہے جس راہ تو وہ راہ ترکستان ہے

جب کہ فارغ ہوا اپنے گھر آیا اور کھانا مانگا ایک بیٹا اُسکا نہایت شعورمند تھا فی الفور اُسنے عرض کی کہ ضیافت مین بادشاہ کی مگر پیر و مرشد نے کچھہ نوش نہین فرمایا کہا اُسنے سب کے روبرو اِسلئے نہین کھایا کہ کام آدے گا اُس سعادتمند نے ہاتھہ باندھہ کر پھر التماس کیا کہ قضا نماز کی بھی کیجے کہ مطلقًا ادا نہین ہوئی اصلا کام نہ آویگی

قطعہ

اے کہ رکھتا ہے ہتھیلی پہ ہنر — عیب ہین تیری بغل مین بیشمار
کھوٹ جس روپے مین ہوگی روزبد — کام آنیکا نہین وہ زینہار

ساتوین حکایت

یاد ہے کہ لڑکپنے مین مجھکو عبادت کا ذوق تھا اور شب بیداری کا شوق اتفاقًا ایک رات باپ کی خدمت مین قُرآن بغل مین لئے حاضر تھا مین سونے کا تو کیا ذکر ہے تا بہ سحر پلک سے پلک نہ لگائی تھی اور ایک طایفہ بے خبر اُسی جاگہہ ہمارے پاس سوتا تھا حال اُنکا دیکھہ کر قبلہ گاہ سے مین نے التماس کیا کہ اِن مین سے کوئی سر نہین اُٹھاتا

اور بندگی معبود کی بجا نہین لاتا ایسے سوتے ہین کہ گویا مر گئے ہین یہہ سنکر انھون نے ازراہ غصہ کہا کہ خوب ہوتا تو بھی سو جاتا کہ عیب کسی کا تیری زبان پر نہ آتا ہے

قطعہ

مدعی اپنے ہین نہ دیکھے کچھہ اوسکے آگے ہے پردۂ پندار رہا
چشم حق بین اوسکو دیوین اگر آپ سا کوئی پھر نہ دیکھے خوار

آٹھوین حکایت

ایک بزرگ کیتئین کسی مجلس مین اکثر شخص سراہتے تھے اور اوسکے وصفونکی خوبی مین مبالغہ نہایت کرتے تھے اوسنے سر اوٹھایا اور فرمایا کہ اے عزیزان مین جیسا کہ ہون اپنے تئین پہچانتا ہون

بیت

دیکھہ ظاہر مدح کی اوسمین تمھارا نقص کیا حال باطن کا مرے مطلق نہین تم پر کھلا

قطعہ

ظاہر لگے ہے خوب مرا جسم خلق کو باطن مرا لے نجس جو ہے اسے ہون منفعل
نقش و نگار مور کے سب ہین سراہتے زشتی سے اپنے پاؤنکی لیکن وہ ہے خجل

نوین حکایت

ایک صالح ساکن لبنان کہ رتبے اوسکی معرفت کے ملک عرب مین جا بجا مذکور تھے اور کرامتین اوسکی کوچہ بکوچہ مشہور ایکدن دمشق کی مسجد مین وارد ہوا اور حوض کے کنارے پر وضو کرنے لگا کہ پاؤن اوس ثابت قدم راہ طہارت کا ایسا ڈگڈگایا کہ پانی مین گر پڑا غرض وہ پیر کہ دریائے حقیقت کا اور غوطہ خور بحر طریقت کا نہایت جد و کد سے اوس آبگیر سے نکلا بعد ادا کرنے نماز کے ایک نیازمند نے بہ نیاز التماس کیا کہ میری ایک

مشکل ہے اسے آسان کیجے فرمایا اسنے وہ کیا ہے تب بولا وہ یاد ہے مجھکو کہ فلانے وقت دریائے مغرب پر قدم بقدم چلے جاتے تھے تم اور پشت پا تمھاری تر نہوئی تھی اس گھڑی قد آدم پانی میں حالت آپکی تباہ تھی عنقریب تھا کہ غریق رحمت ہوا سمین کیا حکمت ہے شیخ نے گردن نیچی کی اور بہت تامل کے بعد کہا نہین سنا ہے تو نے کہ سید عالم نے زبان گہر افشان سے ارشاد کیا ہے کہ مجھکو ایک وقت خاص ساتھ پروردگار کے ہے کہ اسمین بار نہین کسی فرشتہ مقرب کو اور نہ کسی رسول مکرم کو غرض جناب رسالت نے لفظ ہمیشگی کا نہین فرمایا کسی وقت حضرت جبرئیل و میکائیل سے احتیاج نرکھتے تھے اور ایک وقت حفصہ و زینب کہ اہل خانہ انکی تھین سازش کرتے تھے عارفونکے آگے کبھی جلوہ ہے کبھی پردہ گاہے باخود ہین کبھی بیخود ٭

قطعہ

کرنے لگتے ہو خود بخود پرہیز	ہمکو دکھلا کے آپ ہی دیدار
آگ بھڑکاتے ہو میرے دل کی	گرم کرتے ہو اپنا تم بازار ٭

قطعہ

ہو وسیلہ دیکھتا ہون اپنے مین محبوب کو	حالت اسدم اور کچھ ہے مین نے رستہ گم کیا
آگ کو بھڑکا کے قطرے سے بجھا دیتا ہے پھر	اسلئے تو دیکھتا ہے مجھکو دوبا اور جلا

دسوین حکایت

کسی نے پیر کنعان سے یہہ پوچھا	کہ اے عالی گہر گوہر سے اعلیٰ
وہ بوئے پیرہن یہان مصر سے آئے	پسر کو چاہ کنعان مین نہ تو پائے
یہہ تیرا طور بس حیرت فزا ہے	سبب اسکا بتادے جلد کیا تھا
یہہ سن اسنے کہا ہم برق سا ہین	نمایان ہین کبھی گاہے نہان ہین

کبھو پاؤن تلے لے لین سما کو	کبھی دیکھین نہ اپنے پشت پا کو
اگر عارف کا رہتا ایک سا طور	اٹھا تا لا تھہ دو جگ سے وہ فی الفور

گیارہوین حکایت

ایک جماعت افسردہ دل مُردہ عالم صورت ہی سے آگاہ بھولی ہوئی مُلک معانی کی راہ شہر بعلبک کی مسجد مین میری جلیس تھی کتنے کلمے بطور وعظ کے مین نے کہے لیکن اُس گروہ نے گوش دل سے نہ سُنے جب مین نے دیکھا کہ نصیحت رایگان جاتی ہے اور میری گرم آگ انکی گیلی لکڑیون کو نہین سلگاتی تب تو دریغ آیا مجھے کہ تربیت خود کی اور آئینہ داری بے بصرونکی کرنی بڑی مثل مشہور ہے کہ اندھے کے آگے روئے اپنی آنکھین کھووے ولیکن دروازہ معنی کا کھلا تھا اور سلسلہ سخن کا بڑھتا تھا بیان مین اس آیت کے کہ معنے اُسکے یہہ ہین نزدیک تر ہے علم میرا اُسے بہ نسبت اُسکی رگہائے گردن کی الغرض بات کو اس حد پر پہنچا دیا تھا مین نے کہ کہتا تھا ؎

قطعہ

میری نسبت دوست ہے مجھسے کہین نزدیکتر	یہہ تعجب ہے کہ ساتھ اس قُرب کے مین دور ہون
کیا کرون کسے کہون اے ہمنشین یہہ لطف ہے	وہ میری آغوش مین ہے اور مین مہجور ہون

مین شراب اس سخن کی سے اور ہاتھہ مین جھوتھا پیالے کا لئے عجب رنگ مین تھا کہ ایک چلنے والے نے کنارے سے مجلس کے گذر کیا اور دور آخری نے اُسکے دلمین اثر کیا ایک نعرہ اُسنے ایسا مارا کہ اکثر اشخاص ساتھ اُسکے خروش مین آئے اور خام طبع مجلس کے بھی جوش مین کہا مین نے سُبحان اللہ باخبر کتنے ہی دور ہون حضور مین ہین اور بے بصر کتنے ہی نزدیک ہون دور ہین

قطعہ

زور طبع متکلم کے تئین ڈھونڈھیو مت	تاکہ فہمید تو سامع کی نہ اعلی و سکے
تیری خواہش کے جو میدان مین ہووے وسعت	تو سخندان ابھی گوے سخن سے کھیلے

بارہوین حکایت

صحراے مکہ مین ایکبار رات بہت جاگنے کے باعث میرے پاؤن چلنے سے رہے تب کسی رہگذر پر مین نے سر رکھہ دیا اور شتربان سے کہا کہ مجھ سے ہاتھ اٹھا ۔

قطعہ

پیادہ پا کب تلک سے چلے انسان	بوجھ اٹھانے سے جب کہ اونٹ تھکا
دکھ سے دبلا ہو جب تلک فربہ	آہ مر جاے تب تلک دبلا

یہہ سنکر کہا اسنے اے برادر حرم خدا آگے ہے اور حرامی پیچھے اگر گیا تو تو جان لیگیا اور جو سو یا تو موا ۔

بیت

تلے ببول کے رستے کے بیچ کوچ کی رات	ہے خواب خوب بلے جان سے اٹھانا ہاتھ

تیرہوین حکایت

مین نے ایک زاہد کو دریا کے کنارے دیکھا کہ چیتے کے چنگل سے ایک زخم رکھتا تھا اور کوئی دوا اسکو فائدہ نکرتی تھی چنانچہ ہمیشہ اسکے باعث بیمار تھا اور شکر الہی اسکی زبان پر ہر بار تھا اکثر یون کہا کرتا کہ الحمد للہ گرفتار مصیبت ہون اور آزاد معصیت ۔

قطعہ

قتل کرواے مجھے شوق سے وہ یار عزیز	زندگانی کا مجھے تک بھی نہووےگا الم
لیک یہہ آئیگا دل مین کہ خطا کیسی ہوئی	جو وہ آزردہ ہوا اسکے سبب ہوئیگا غم

چودہوین حکایت

کسی فقیر کو ایک ضرورت پیش آئی اُسنے ایک آشنا کے گھر سے کملی چرائی حاکم نے
اُسکے ہاتھونکے کاٹنے کا حکم کیا تب مالک نے شفاعت کی کہ وہ کملی مین نے اُسکو بخشی
حاکم نے جواب دیا کہ تیری شفاعت سے متابعت شرع شریف کی نچھوڑونگا مین اوسکے
تعزیر کا نہ توڑونگا مالک نے پھر کہا یہہ بات حق ہے لیکن جو کوئی مال وقف سے کچھ
چرادے تو ہاتھ کاٹنے اُسکے ناحق ہین اسواسطے کہ ملک نہین فقیر کی کوئی شی اور
نہ اُسکا کوئی مالک ہے جو کچھہ درویشونکا ہے وقف ہے محتاجونکا حاکم نے ہاتھ
کاٹنے سے اُسکے ہاتھ کھینچا اور کہا کہ جہان تجھہ پر تنگ تھا کہ کہین چوری نکی تونے
مگر ایسے یار کے یہان عرض کی اُسنے کہ اے خداوند نہین سُنا ہے آپنے کہ کہہ گئے

بیت

ہین جھاڑ گھر دوستونکا اور مت کوٹ دروازہ دشمنونکا ؎

مفلسی سے گر تو عاجز ہو تو مت رکھہ سترِ	دشمنونکی کھال کھینچ اور چھین یارونکا لباس

پندرہوین حکایت

ایک بادشاہ نے کسی متقی کو دیکھا اور کہا کہ کبھی ہمین بھی یاد کرتا ہے بولا وہ کہ جسوقت خدا کو ؎
بھولتا ہون ؎

بیت

ہر سو وہ پھرے جسکو در اپنے سے اُٹھاوے	اور جسکو بُلاوے تے نہ کہین اُسکو پھراوے

سولہوین حکایت

ایک صالح نے کسی بادشاہ کو بہشت کے بیچ خواب مین دیکھا اور کسی زاہد کو دوزخ
مین پوچھا کہ سبب اُسکے ثواب کا اور باعث اِسکے عذاب کا کیا ہے کہ گمان میرا برعکس تھا
آواز آئی اُسے کہ بادشاہ گداؤنکی محبت کے سبب جنت کی بہار مین ہے اور درویش

قطعہ

بادشاہونکی نزدیکی کے باعث دوزخ کی نار مین ؎

خرقہ و تسبیح تیرے کام آنے کے نہین
تیرے تئین ہرگز کُلاہ فقر کی حاجت نہین
پاک رہ اعمال بد سے کارہاے نیک کر
دل سے رہ درویش اور تاج تتاری سر پہ دھر

سترہوین حکایت

ایک پیادہ سر و پا برہنہ حجاز کے کاروان کے ساتھ کوفے سے چلا اور ہمراہ ہمارے ہوا خرامان خرامان جاتا تھا اور یہہ پڑھتا تھا

بیت

نہ دھرے ہون سر پہ کھتانہ مین اونٹ پر چڑھا ہون
نہ رئیس مُلک کا ہون نہ غلام بادشاہ ہون

بیت

موجود کا نہ غم ہے نہ معدوم کا الم
کاٹون ہون عمر لیتا ہون آسودگی سے دم

ایک شتر سوار نے کہا اُسکو کدھر جاتا ہے پھر جا والّا نہ سختی کی راہ کے باعث مرجائیگا نہ سُنا اُسنے اور قدم بیابان مین ندھڑک رکھا اور چلا جب نخلہ محمود مین پہنچے یکایک دست تقدیر نے اُس شتر سوار کو طمانچہ اجل کا لگایا درویش اُسکے سرہانے آیا اور یہہ کہنے لگا کہ ہم پیادہ چلنے کے دُکھ سے نمرگئے تم اونٹ پر سوار جگ سے سفر کر گئے

بیت

بیمار کی بالین پر جو رات بھر روتا رہا
ہوتے ہی دن وُہ مرگیا بیمار جیتا بچ گیا

قطعہ

جلد کتنے اسپ تھک کر رہ گئے
راہ کو طے کر گیا لنگڑا گدھا
گڑ گئے مٹی مین اکثر تندرست
زخم خوردہ مدتون جیتا رہا

اٹھارہوین حکایت

ایک بادشاہ نے کسی عابد کو بُلا بھیجا کہ قدم رنجہ فرمائے اور یہان تلک تشریف لائے

آنا آپ کا موجب برکت کا ہے اور باعث ہماری رفعت کا اُس عقل کے اندھے کو
یہہ بات سوجھی کہ ایسی دوا کھاؤن جو نہایت ضعیف ہو جاؤن تا اعتقاد اُسکا میرے
حق مین زیادہ ہو اور اُسکے باعث تمام شہر مین مشہور ہو غرض ایک دوائے قاتل منگا کر
کھائی اور جان مفت مین گنوائی

قطعہ

جنکو پستے کی طرح تو مغز ہے سمجھا تھا بس | پوست تھے سر تا بپا وے شخص مانند پیاز
متقی جو دل سے ہین سوئے خلائق ملتفت | پشت قبلہ کیطرف کرکے وہ کرتے ہین نماز

بیت

جو دھیان اپنے خالق سے بندہ لگائے | نجانے کسیکو پھر اُسکے سوائے

انیسوین حکایت

یونان کی سرزمین مین رہزنون نے ایک کاروان کو تاراج کیا اور مال و دولت سارا
لوٹ لیا سوداگرون نے گریہ و زاری کی اور خدا و رسول کی دہائی بار ہا دی کچھ فایدہ نہوا

بیت

ہر چند کاروان کی گریان ہو چشم نم | پر فتح یاب دزد کو ذرہ نہووے غم

لقمان حکیم بھی شریک حال اُنہین بیچارونکا تھا غرض ایک شخص ظلم رسیدہ نے اُسسے
التماس کیا کہ چند کلمے حکمت اور نصیحت کے تو بھی اُنسے کہہ شاید قدر قلیل مال پھیر دیوین
اور سب کا سب نہ لیوین کہ برباد ہونا اِس نعمت کثیر کا نہایت دلگیر کرتا ہے لقمان نے کہا کہ
مال تو کیا ہے اگر جان تلک بھی جاوے تو بھی خاموش رہون اور کلمے حکمت کے ایسون سے نہ کہون

قطعہ

مورچا کھا جاوے جس لوہے کو تین | اُسکا صیقل سے نہین جانیکا زنگ

سخت دل کو پند دینا ہے عبث		میخ لوہے کی گڑے ہے کب بسنگ

قطعہ

منعمین فقیرونکا ہوا اپنے وقت دولت مین		سرور خاطر محتاج تا اٹھاتا ہے بلا
جو مانگے منت وزاری سے دے تو سائل کو		نہین تو تجھہ سے زبردست زور سے لیگا

بیسوین حکایت

شیخ بزرگ شمس الدین جوزی جتنا کہ مجھے راگ کی صحبتونکی حالات سے ڈراتے اور خلوت تنہائی کی نصیحت فرماتے ولولہ میری جوانی کا غالب تھا اونکی رائے کے خلاف مین عمل مین لاتا چنانچہ اکثر اوقات راگ کی مجلس مین جاتا بہت سے حظ اُس محفل سے اٹھاتا جب پند شیخ موصوف کا دھیان چڑھتا تب مین یہہ بیت پڑھتا

بیت

قاضی جو مجھہ پاس بیٹھے رقص ہی کرنے لگے		مست کو معذور رکھے محتسب گر مے پئے

آخر کار محفل مین ایک قوم کی وارد ہوا مین اور اُن مین ایک گوئیے کو دیکھا مین نے

بیت

زخمۂ ناساز اُسکا تھا رگ جان کا تنا		گریۂ ماتم کد سے اُسکی ناخوش تھی صدا

کبھی اُنگلیان یارونکی اُسکی آواز کریہ کے باعث کانونمین اور گاہے باشارۂ خاموشی لبونپر

بیت

راگ کی آواز کھینچے دل کو جتنی ہو بلند		لیک تو ایسا گویا ہے کہ تیری چپ بھلی

بیت

جو خوشی ہوتے نہین ذرہ بھی سامع تیرے گانے سے		مگر خاموش رہ جاتا ہے تو جب وقت جانے کے

مثنوی

جون وہ بدآوازہ ہانگا نے لگا	صاحب خانہ سے تب مین نے کہا
یار وئی کو تو میرے کانون مین بھر	یا مجھے جانے دے جلدی کھول در

ندان مین نے یارون کا ساتھہ دیا اور اُس رات کو وہین بیٹھہ کر روز کیا ؛؛

قطعہ

اذان دی موذن نے کیا غیر وقت	اُسے کیا خبر کتنی گذری ہی رات
درازی میری چشم سے اُسکی پوچھہ	تھا خواب کا جسمین ایک پل ثبات

صبح کو بطور تبرک دستار اُتار کر سر سے اور دینار کھول کر کمر سے آگے مغنی کے رکھے اور آغوش مین اُسے لیکر شکر گذاری بہت سی کی یارون نے ارادت میری ساتھہ اُسکے خلاف عادت جو دیکھی سراسر بیوقوف مجھکو سمجھا اور چھپ کر آپسمین ہنسے کہ ایک شخص نے اُنمین سے ملامت آغاز کی اور زبان طعن کی دراز یعنے یہہ حرکت نامناسب خردمندونکے حال سے کی تو نے کہ خرقہ ایسے مشایخ کا ایسے مطرب کو دیا کہ ابتداے ہوش سے آج کے دن تلک ایک درہم بھی اُسکے ہاتھہ مین نہین رہا ہی اور کبھی ریزہ سیم و زر کا اُسکے دف مین پڑا ہی ؛؛

مثنوی

جسکا ایک جا ہو دوبارہ گذر	وہ گویا کبھو دآوے ادھر ؛؛
مُنہہ سے باہر جو نکلی اُسکی صدا	رونگٹا ہوگیا ہر ایک کھڑا ؛؛
مرغ ایوان اُسنے ڈر کے اُڑا	میرا مغز اور اپنا بھاڑا گلا

یہہ سُنکر مین نے کہا کہ بس زبان طعن و کنایے کی کوتاہ کر اور مجھے نام دھر کہ بزرگی اُسکی بسکہ ہوئی مجھہ پر ظاہر اور اُسکی حالات سے مین ہوگیا ماہر اس لئے یہ افعال مین نے کئے پھر کہا اُسنے کہ ہمین بھی کیفیت پر اُسکی اطلاع بخش تا ہم سب

اعتقاد لاوین اور اسیطرح اُسّے ہین اوین اپنے مطالبے پر استغفار کرین اور سرّ
ارادت اسکے آگے دھرین آخر ناچار ہوکر کہا مین نے کہ شیخ مذکور راگ سُننے کو
بارہا مجھے منع کرتے تھے اُسکے ترک کی فضیلتون سے میرے کان اکثر بھرے تھے
لاکن مین انکو سہل جانتا تھا اور کہنے اُس بزرگ کے مطلق نمانتا تھا اتفاقاً آج کی رات
طالع بیدار اور بخت نیک اطوار میرے اِس گھر مین مجھکو لائے کہ اِس مطرب کے
ہاتھ سے توبہ کی مین نے کہ بار دگر گرد راگ کی صحبت کے نہ پھرونگا اور ایسی مجلس مین قدم
ہرگز نہ دھرونگا ؎

قطعہ

صدا اچھی ہے جسکی گوش دل کو	سہاویگی وہ گاوے یا نہ گاوے
سراپا راگ مین ہے حسن لیکن	جو بدآواز گاوے تو نہ بھاوے

اکیسوین حکایت

لقمان حکیم سے پوچھا کہ ادب کسّے سیکھا تو تونے کہا اُسنے بے ادبون سے یعنے جو
فعل انکا پسند نہ پڑا مین نے اُسّے پرہیز کیا

قطعہ

سُنے دانا جو بازیچے کی باتین	تو اُسّے بھی کرے حاصل نصیحت
نہ سمجھے بے خرد جز کھیل کا ذکر	پڑھو گر سیکڑون قانون حکمت ؎

بائیسوین حکایت

ایک عابد کی نقل کرتے ہین کہ ہر ایک رات دس من کھانے سے پیٹ بھرتا اور نماز
مین تا صبح ایک قرآن ختم کرتا کسی صاحب دل نے یہہ حال اُسکا سُنکر کہا کہ اگر
آدھی روٹی کھاتا اور سوتا تو اسّے کہین بہتر ہوتا ؎

قطعہ

کھانہ اِتنا شکم کو خالی رکھہ	دل مین تا دیکھے نور حق کی جھلک

معرفت تجھ مین کسطرح سے سماے		پیٹ تیرا بھرا ہی ناک تلک

تئیسوین حکایت

کسی بھولے ہوئے کو راہ گمراہی مین بخشایش الہی نے چراغ توفیق کا دکھایا کہ وہ حلقے مین صاحبان تحقیق کے در آیا درویشونکی صحبت کی برکت سے اور اُنکے نفس پاکیزہ کی صداقت سے اخلاق زبون اسکے اوصاف حمیدہ سے مبدل ہوئے اس حرص وہواسے ہاتھ اُسنے اُٹھایا اور جامہ قناعت کا اُسکے جسم مین نہایت ٹھیک آیا لیکن زبان طعنیہ زنون کی اُسکے حق مین ویسیہی درازتھی اور چشم عیب بینون کی بدستور سابق باز کہ اب تلک چال ڈہال اُسکی اُسی طور پر ہی اور یہہ زہد و صلاح نہایت نامعتبر

بیت

عذاب حق سے رہائی سبب سے توبہ کے ہو		زبان خلق سے لیکن نجات مشکل ہی

غرض زبان خلق سے تنگ ہوکر پیر طریقت کے حضور آیا اور گلہ کرنے لگا شیخ اُس ماجرے کو سنکر آب دیدہ ہوا اور بولا کہ شکر اس نعمت کا ترک مت کر کہ جیسا وے تجھے گمان کرتے ہین تو اُسسے ہی بہتر

نظم

کب تلک غماز و حاسد کا گلہ		یہہ کہ مجھ مسکین کے ہین سب عیب جو
قتل کرنے کو میرے اُٹھتے ہین گاہ		بیٹھ کر کہتے ہین بد مجھکو کبھو
ای خوشا تو نیک ہو اور بد کہین		وہ برا تو یہہ ہو اور جانین نکو

واے بر حالت ہی میری کہ حسن ظن سبھون کا میرے حق مین بکمال ہی اور مین بزوال

شعر

عمل کرتا جو اپنے قول اوپر		تو ہوتا متقی مین بھی مقرر

بیت

ہمسائے کی مین چشم سے ہرچند ہون چھپا	پر جانتا ہے ظاہر و باطن میرا خدا

قطعہ

در تو نے کیا ہے اسلئے بند	تا دیکھے نہ تیرے ہر کوئی عیب
کیا فائدہ اس سے جانتا ہے	پنہان و نہان کو عالم الغیب

چوبیسوین حکایت

ایک شیخ کے آگے مین نے گلہ کیا کہ فلانے شخص نے میرے حق مین یون گواہی دی ہے کہ یہہ نالائق ہے فرمایا اُسنے کہ اپنے صلاح و تقوے سے شرمندہ کر

قطعہ

چلن خوب رکھہ تا بُرو نکی زبان	تجھے کہیے بد کی نہ رکھے مجال
سے بلے خوب ہون گر طنبورے کے تار	تو کیون دیوے مطرب اُسے گوشمال

پچیسوین حکایت

شہر شام کے ایک شیخ سے پوچھا کہ حقیقت تصوف کی کیا ہے کہا اُسنے کہ اگلے زمانے مین ایک گروہ تھا کہ ظاہر اُنکا زبون تھا اور باطن نہایت خوب اسوقت مین وہ قوم دیکھتا ہون کہ بصورت نیک ہے اور بسیرت بد

قطعہ

تصور ہر کسیکا دل مین آیا گر تیرے ہر دم	تو تنہائی تیری بیفائدہ ہے تنگ کثرت ہے
جو انبوہ خلایق مال و زر بھی تجھہ کنے ہووے	خدا کے ساتھہ جو دل ہے تیرا تو عین خلوت ہے

چھبیسوین حکایت

یاد ہے مجھے کہ ساتھہ ایک کاروان کے تمام رات چلا تھا مین اور صبح کے وقت ایک جنگل کے کنارے پر سو یا تھا کہ ایک سودائی بھی اُس سفر مین ہمراہ ہمارے تھا

ایکبار اُسنے نعرہ کیا اور رستہ بیابان کا لیا غرض ایکدم آرام سے کہین ٹھہرا جب دن نکلا تب اُسنے مین نے کہا کہ یہہ کیا حالت ہے کہا اُسنے بلبلون کو دیکھا مین نے کہ نالان تھین گلزار مین اور کبک پہاڑون مین مینڈک دریا مین اور وحشی صحرا مین تب سوچا مین کہ مروت سے بعید ہے کہ سب تسبیح وطاعت مین ہون اور مین خواب غفلت مین

نظم

کل سحر کو صدائے مرغ سحر — اگئی اپنے صبر و طاقت و ہوش
کان مین ایک دوست کے آخر — جونہی پہنچی میری صدائے خروش
بولا وہ دھیان مین نہ تھا کہ تجھے — کرے یون طیر کی صدا بیہوش
مین کہا جوش آگیا یہہ مجھے — کہ وہ ذاکر ہون اور مین خاموش

ستائیسوین حکایت

ایک وقت سفر حجاز مین کتنے ایک جوان صاحبدل میرے ہمدم تھے اور ہمقدم اکثر اوقات زمزمے کرتے اور کتنی بیتین محققانہ پڑھتے ایک عابد طریقہ درویشون سے منکر تھا اور درد سے سینہ ریشون کے بیخبر کہ نخیل بنی ہلال مین پہنچے ہم اور ایک لڑکا سیاہ فام قوم عرب سے باہر آیا اور ایک ایسی آواز کی کہ طایر ہوا سے گر پڑے اور عابد کا اونٹ بھی ناچنے لگا بدان اُسنے عابد کو گرایا اور بیابان کی طرف قدم اُٹھایا تب کہا مین نے کہ ای شیخ حیوان مین اس صدا نے اثر کیا پر تیرا دل عجب پتھر ہے کہ نہ پگھلا

رباعی

کہی تھی آد یہہ مجھے ایک بلبل سحر — انسان ہو کے تو ہی محبت سے بیخبر
شعر عرب سے اونٹ کی حالت ہوئی تغیر — تجھکو ہوا نہ ذوق ذرا بھی اے جانور

بیت

پتھر کے بھی دل مین ہے شورِ طرب	نہو جسکو خبر ہی وہ انسان ہے کب

قطعہ

جنبش درخت بان کو ہوا الیون سمیت	گلشن مین ٹک بھی تند جو چلنے لگے ہوا
کتنے ہی زور و شور سے گرباربا چلے	لیکن نہ سنگ سخت جگہہ سے ہلے ذرا

مثنوی

ہی اسکے ذکر مین ہر شی ہر ایک آن	وہ دل سمجھے اُسے جس دل کے ہون کان
نہ بلبل ہی فقط تسبیح خوان ہے	ہر ایک غنچے کی بھی ذاکر زبان ہے

اٹھائیسوین حکایت

ایک بادشاہ کا وقت آخر پہنچا اور قایم مقام اُسکا کوئی نہ تھا وصیت کی اُسنے کہ علی الصباح جو کوئی کہ پہلے شہر مین آوے تاج بادشاہی کا اُسکے سر پر دھرین اور مملکت حوالے اُسکے کرین اتفاقاً اوّل وہ فقیر ملک مین وارد ہوا کہ رات دن ٹکڑے مانگتا اور پیوند پر پیوند گانٹھتا ارکان دولت اور سرداران مملکت نے شہریار کے کہنے پر عمل کیا یعنے ملک و خزانہ اُسکے تصرف مین دیا درویش نے ایک مدت بادشاہت کی اور بہت دنون ریاست آخر بعضے امیران دولت اُسسے باغی ہوئے اور کتنے ارکان سلطنت طاغی بہ سبب اُسکے بادشاہ ہر ایک دیار کے مستعد کارزار ہوکے فوجین اُسپر چڑھا لائے اور اُسکی سپاہ و رعیت کے بھی کتنے لوگ شورش مین آئے غرض کچھ ایک ملک اُسکے تصرف سے نکل گیا درویش صدمے سے اس سانحے کے اکثر دُکھ اپنے دل پر سہتا تھا پر منھ سے کچھ نہ کہتا مثل مشہور ہی کہ قہر درویش بجان درویش کہ اتنے مین ایک دوست قدیم

اور ہمنشین ندیم اُسکا کہ حالت فقر مین نزدیک اُسکے رہتا تھا سفر سے آیا اور اُسکو مرتبہ سلطنت مین پایا تب بولا شکر ہی بادشاہ دوجہان کا کہ تیرے بخت نے مدد کی اور اقبال نے یاوری غنچۂ دل تیرا خار کدورت سے اور خار صعوبت تیرے پاؤن سے نکلا اور اس درجے کو تو پہنچا ؎

بیت

شگوفہ خشک ہی ایک رُت مین اور ایک رُت مین ہی پھولا	کبھی پوشش رُکے ہی پیڑ اور ہی ننگا کبھو ننگا

کہا اُسنے ای برادر میرا ماتم کر کہ جائے تہنیت نہین جسوقت کہ تو دیکھتا تھا مجھے غم ایک نان کا تھا اور آج اندیشہ ہی ایک جہان کا ؎

مثنوی

دُنیا اگر نہووے تو مین دردمند ہون	اور ہو تو اُسکی مہر سے پھر پائے بند ہون
ایک آفتِ عظیم ہی دُنیائے بے ثبات	یہہ ہووے یا نہووے پہ دُکھ سے نہین نجات

نظم

ہی قناعت گوارا دولت بس	جاہ و حشمت کتین طلب مت کر ؎
گر غنی زر سے پُر کرے دامن	کر نہ اُسکے ثواب پر تو نظر
کہ بزرگان دین سے آیے	یہہ سخن ہمنے ہی سنا اکثر
اہل دولت کے خرچ و ہمت سے	صبر محتاج ہما کہین بہتر

قطعہ

وہ تڈی کا ایک پاؤن چیونٹی نے جو	دیا تھا بہ منت سلیمان کو ؎
سبھی گور خر بھونے بہرام گور	پر اُسکے برابر وہ ہرگز نہو ؎

انتیسوین حکایت

کسی شخص کا ایک دوست تھا کہ دیوانی کا کاروبار دن رات کرتا سوائے معاملہ

کی گفتگو کے مطلقاً نہ بات کرتا اس مشغلے مین گذرتی اسکی اوقات تھی اور آشناؤن سے ایک لخت ترک ملاقات تھی ایکدن اُس شخص سے کسی نے پوچھا کہ فلانہ دوست تیرا سُنتے ہین کہ مُدت سے تیرے پاس نہین آیا اور اپنا دیدار تجھکو نہین دکھایا کہا سُنیے فی الواقع یونہین ہے لیکن یہان بھی کسیکو اُسکی پروا نہین اور اُسکی ملاقات کی چاہ نہین اتفاقاً کوئی علاقہ مینداُسکا وہان موجود تھا اسبات کو سُنکر بول اُٹھا کہ کس خطا پر وہ ایسا تقصیروار ہوا جو اِس مرتبہ تو اُس سے بیزار ہوا کہا اُس نے کچھہ نہین پر اہل خدمت کو جسوقت خدمت سے تغیر پایئے تبھی اُس کی ملاقات کو جایئے

قطعہ

جب کہ ہووے دولت و خدمت نہین	آشناؤن سے ذرا بیٹھین نہ رل
جسکھڑی مفلس ہون اور چھٹ جائے کام	پھر کہین اُن سے ہی آکر دردِ دل

تیسوین حکایت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر روز خدمت مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آتے اور وہ حضرت اُنکو یہہ فرماتے اگر چاہتا ہے ازدیاد محبت تو ہر روز مت آ ایک صاحب دل سے لوگون نے پوچھا باوجود اِس حُسن و خوبی کے کہ آفتاب عالم تاب رکھتا ہے پر سُنتے مین نہین آیا کہ کسی نے اُسکو چاہا ہو یا کوئی اُسکے درد و غم سے کراہا ہو کہا اُسنے اِسواسطے کہ ایکدن مین اگر چاہیے تو سو بار دیکھئے مگر جاڑون مین مرغوب ہے اسلیئے کہ کچھہ ایک محجوب ہے

قطعہ

نہین ہے عیب ملنا مردمان سے	پر اتنا جس مین وہ جاوین نہ اُکتا
نہین سُنتے کا لوگون کی ملامت	ملامت آپ کو جو تو کرے گا

اکتیسوین حکایت

ایک بزرگ کے پیٹ مین بادِ مخالف پیچ کھانے لگی ہرچند اُسنے روکا پر نرکی آخر
نکل گئی تب کہا اُسنے ای دوستو مین بے اختیار تھا بلکہ پیٹ ہی ناچار باد کو بھی کسی نے
پکڑا ہی اور ہوا کو بھی کسی نے باندہا اور گنا بھی مجھپر نہ لکھا گیا بلکہ آرام مجھے ہوا پس تم بھی اسپر
ملامت نکرو اپنے کرم سے معذور مجھے رکھو

نظم

ای عاقل ہی وہ اُسکا قید خانہ
تھرنے دیجہ مت اُسکو شکم مین
ہم نشین ہو تیرا جو بد کردار

نہ رکھنا پیٹ مین تو باد زنہار
کہ رہنا کٹ بھی اُسکا دلپہ ہی بار
جانے دے روک مت اُسے زنہار

بتیسوین حکایت

یارِ دمشق کی صحبت سے ایک گونہ دلپر ملال آیا تھا بنابر اُسکے بیابان کوہ قدس مین
گیا مین اور حیوانون سے اُنس پکڑا مین نے اُسوقت تلک کہ قید فرنگ مین پھنسا اور
خندق طرابلس مین یہودیون کے ساتھ مجھکو مٹی گارے کا کام سپرد کیا قضارا
ایک رئیس حلب کا کہ سابقۂ آشنائی کا رابطہ مجھمین اُسمین تھا وہان وارد ہوا اور
مجھکو پہچانکر کہا اُسنے کہ ای دوست کیا ماجرا ہی کیون تجھپر آپ دکھ پڑا ہی تجھے
دیکھکر میری سُرت بسر فی ہی کہہ تیری کیون کر گذرتی ہی یہہ سُنکر بولا مین کہ

قطعہ

طرف اُجاڑ کی بھاگا تھا یون مین لوگون سے
قیاس کر تو میرا حال ہوگا کیا اُسوقت

کہ آس غیر کی مجھکو نہ تھی بجز داور
کہ غیر جنس کے ہون ساتھ بلکہ ایک ہی گھر

بیت

پاؤں میں بیڑی بھلی ہی روبرو ہوے دوستان	ساتھ بیگانونکے لیکن صدبُرا ہی بوستان

میرے احوال پر رحم کیا اُسنے غرض دس دینار دیکر قید فرنگ سے چھڑایا اور اپنے ساتھ مجھکو حلب میں لایا آخر کار اپنی بیٹی کا سو دینار مہر پر میرے ساتھ نکاح کردیا اور سر کو بالین صعوبت سے اُٹھا کر زانوئے عشرت پر دھر دیا بعد ایک مُدّت کے عورت بدخو ناسازی و زبان درازی کرنے لگی کہ میرے عیش کو منغص کردیا اور گرد کدورت سے شیشۂ دل کو بھر دیا ؛

مثنوی

زن بدہو جو مرد نیک کے گھر	ہووے اُسکو یہین نصیب سقر
بدمزاجوں سے دوررہ ہرآن ؛	قُرب اُنکا نجاہ مانگ امان ؛
اور کہا کر بعجز رکھیو نگاہ	ہمسکو دوزخ کی آگ سے اللہ

غرض عیب میرے اُگلنے لگی اور زبان طعنوں پر یوں کھول دی کہ کیا تو وُہ نہیں کہ میرے باپ نے تجھکو قید فرنگ سے دس دینار دیکر مول لیا اور زنجیر کو تیرے پاؤں سے کھول دیا کہا میں نے سچ ہی دس دینار دیکر وہاں سے چھڑایا اور سو دینار پر تیرے ہاتھ میں پھر پھنسایا

مثنوی

بھیڑ کو ایک بزرگ نے ہی سُنا	دست و دندان سے بھیڑئے کے چھڑا
شب کو رکھدی گلے پہ اُسکے چُھری	تب یہہ فریاد گوسفند نے کی
میرے تئیں بھیڑئے کے پنجے سے	ایک دم میں چھڑا لیا تونے ؛
پھر یہہ انجام کار مجھہ پہ کھلا	کہ میرے حق کا گرگ تو ہی تھا

تینتیسویں حکایت

کسی بادشاہ نے ایک عابد سے پوچھا کہ اوقات شریف آپ کی کیونکر کٹتی ہی کہا اُسنے

کہ تمام رات مناجات مین اور صبح دعائے حاجات مین اور دن فکر اخراجات مین بادشاہ نے فرمایا کہ خرچ روزمرہ اسکا مقرر کرین تا عیال کا بوجھ اسکے دل سے اُٹھ جائے اور اس امر کا اندیشہ اسکو ہرگز نہ آوے ۔

مثنوی

قید و بند عیال مین پہنسکر ۔ پھر تو آزادگی پہ دھیان نہ دھر
غم اولاد و فکر جامہ و قوت ۔ تجھ سے کہو دینگے سیرت ملکوت

شعر

دن کو دل پہ یہی ہون ٹھہراتا ۔ شب کو طاعت ہی مین گذارونگا
نیت اُسوقت پر ہون یہہ کرتا ۔ میرے فرزند صبح کھائینگے کیا

چوتیسوین حکایت

ایک عابد رہنے والا شام کا جنگلونمین برسون عبادت کرتا اور درختون کے پتے کھاتا بادشاہ اُسطرف اُسکی زیارت کے واسطے گیا اور بعد اُسکے کہا رسنے کہ اگر صلاح اپنی دیکھو تم تو فرماؤ کہ ایک مکان واسطے تمھاری بود و باش کے شہر مین اچھی وضع سے درست کروا دین کہ فراغ عبادت کا تمکو یہان سے بہتر میسر ہو اور لوگ بھی تمھارے نفسہائے پاکیزہ کی برکت سے فائدہ مند ہون یعنے اعمال نیک کی تمھارے پیروی کرین اور افعال بد سے باز رہین زاہد نے اِس بات سے انکار کیا تب ارکان دولت نے اُسسے کہا مصلحت یہہ ہی کہ برائے پاس خاطر بادشاہ چندے شہر مین رہیے تو اگر وقت عزیز تیرا ضایع ہونے لگے اور آئینہ دل کی صفا غبار صحبت اغیار کھونے لگے تو اختیار باقی ہی القصہ عابد شہر مین آیا اور ایک خانہ باغ خاص مین بادشاہ نے اُسے رہنے کو فرمایا وہ مکان نہایت دلکشا و پرفضا تھا ۔

مثنوی

رخ خوبان سا لال و ہان گا گل | لالہ رویونکی زلف سا سنبل
ہے وہ ہر ایک ہنوز جیسا تھا | اپنی صورت پہ اور تر و تازہ
تک بھی چلیکے جاڑے کا صدما | ایک کو ان مین سے نہین پہنچا
اور نزاکت کو کیا بیان کیجے | شیر نا خوردہ طفل ہو جیسے

شعر

بعضون کے نزدیک معانی بیت ثانی کے یہ ہین

چلیکے جاڑے کا ان مین صدما | فی الحقیقت کچھ ایک ہے پہنچا
پر نزاکت کہون ہر ایک کی کیا | شیر نا خوردہ طفل ہو جیسا

بیت

نمایان ٹہنیون پر اس طرح گلنار ہین ہر جا | درخت سبز پر جسطرح انگارے لٹکتے ہین

بادشاہ نے اسی وقت ایک کنیزک خوب رو اور سمن بو کہ نزاکت اسکے بدن گلرنگ سے ٹپکتی تھی اور کمر اس نازنین کی مانند چیتے کی صید دل پر لپکتی تھی حسن مین نہایت کھری تھی اور ادا سے بھری

قطعہ

چاند کا ٹکڑا یہہ ہے کہئے جسے عابد فریب | رشک حوران جنان اور سب پریزادونکا زیب
اسکے بھیجا تاہے بعد از اسکے ایک نظارگی | پار سایون کے دلون سے دفعتا صبر و شکیب

اور اسی طرح سے بعد اسکے ایک غلام بھی خوبصورت و خوش سیرت اسکی خدمت کے لئے بھیجا غرض اسکے حسن ادا کا بیان محال ہے اور زبان اہل بیان اسکے وصف مین لال

مثنوی

آدمی گرد اسکے سب پیاسے موئے | بہرہ مند ایک گھونٹ سے بھی نے ہوئے
ساقی وہ ایسا ہے پیالے کتنے | نت دکھاتا ہے پلاتا پر نہین

بیت

دیدار سے نہووے اُسکے چشم سیر	مُستسقی جیسے آب سے بحرِ فرات کے

عابد نے لقمۂ لذیذ اور میوۂ لطیف کھانے اور لباس پُرتکلف و مُلایم پہنے عطرہر قسم کے پاکیزہ ترین لگانے شروع کئے اور جمال کنیزک و غُلام گلندام پیار کی آنکھ سے دیکھنا اختیار کیا عقلمندون نے کہا ہے کہ زنجیر پائے عقل زُلف بتان گلندام ہے اور مُرغ دل دانا کا دام ؛

قطعہ

دل و دین اپنے تجھ سے کر سپردگار	کھو دئے دونون ہین بہ عقل تمام
مُرغ دانا تو واقعی مین ہون ؛	لیک اے دلربا ہے تو بھی دام

حاصل کلام یہہ ہے کہ اُسکے کمال کو زوال آیا جیسا کہ کہہ گئے ہین ؛

قطعہ

شیخ و پیر و مُرید اور فقیر	جتنے صاحب زبان ہین پاک نفس ؛
جب کہ دُنیا ملی تو اُسمین ہی	پھنس رہین جیسے شہد بیچ مگس

ایکدن بادشاہ کو اُسکے دیکھنے کی خواہش ہوئی گیا عابد کو دیکھا پہلی ہیئت سے پھرے ہوئے رنگ بحال چہرہ لال تازہ توانا دیبا کا تکیہ لگائے بیٹھا ہے اور غلام گلندام مورچھل طاؤس کا لئے اُسکے پیچھے کھڑا ہے یہہ حال دیکھ کر حضرت جہان پناہ کو بشاشت و فرحت نہایت ہوئی القصہ ہر ایک مقام کا ذکر درمیان لاکر آخر یون فرمایا کہ عالمون اور زاہدون کے ساتھ اپنے تئین دوستی دلی ہے وزیر فیلسوف بھی حاضر تھا کہنے لگا حضرت شرط دوستی کی یہہ ہے کہ مناسب دونون گروہ کے آپ سلوک کرین عالمون کو روپے دیجئے تاوے زیادہ پڑھین اور زاہدون کو زر نہ دیجے تو وُے اپنے زہد ہی مین رہین

بیت

دام و درہم کیا کرے گا زاہد پاکیزہ خو | اور جو وُہ لیوے تو زاہد اور کوئی ڈھونڈھ تو

قطعہ

جو ہے با سرّ حق اور نیک باطن وو ہی زاہد ہے | نکھاوے وقف کی روٹی نلے وہ بھیکھ کا ٹکڑا
جو انگلی ہووے نازک کا نکا نرما ہو خوبصورت | دُر و خاتم نہووے گو کہ اُسمین لیک ہے زیبا

قطعہ

پاک دامن ہو گدا یہہ چاہئے ہے گو نکھائے | نان لنگر کی وُہ اور لُقمہ گدائی کا کبھو
کو نہ آرایش کرے گہنا نہ پہنے ہے روا | فی الحقیقت جو کوئی ہو خوب صورت خوبرو

بیت

گا تجھمین ہووے ہوئے طالب اگر ہون مال کا | گر مجھے زاہد نجانین لوگ تو ہیگا بجا

پینتیسوین حکایت

مُطابق اِسی بات کے سُنا گیا ہے کہ کسی ایک بادشاہ کو ایک مہم درپیش ہوئی کہا اُسنے کہ اگر انجام اِسکا میرے حسب دِلخواہ ہو تو کتنے ایک درم زاہدونکو دون مین جب حاجت اُسکی برآئی و فا نذر کی اُسکو بموجب شرط کے لازم ہوئی تب ایک بندۂ خاص کو اپنے کیسہ درم کا دیا کہ زاہدونکو تقسیم کر دے کہتے ہین کہ غُلام نہایت ہُشیار اور عیّار تھا تمام دِن پھرنے مین گنوایا اور رات کے وقت خدمت مین بادشاہ کی پھر آیا درہمون کو چوم کر حضور مُعلّی مین رکھہ دیا اور عرض کی کہ ایک زاہد بھی فدوی نے نہ پایا حضرت نے اِرشاد کیا کہ یہہ کیا گفتگو ہے مُوافق میری دانست کے بھی اِس شہر مین چارسو زاہد ہین عرض کی اُسنے اے خُداوند جہان وُہ کوئی زاہد ہے نہین لیتا ہے اور جو کہ لیتا ہے وُہ زاہد نہین بادشاہ ہنسے اور ندیمون سے مخاطب ہوئے کہ مجھے جسقدر اِس طایفۂ خدا پرست سے اِرادت

اور اقرار ہی اس شوخ چشم کو اُسی قدر عداوت اور انکار لیکن حق بجانب اُسکے ہی

چھتیسوین حکایت

ایک عالم قایم مزاج سے پوچھا کہ حق مین نان وقف کے تم کیا کہتے ہو کہا اُسنے
اگر واسطے جمعیت خاطر اور فراغ عبادت کے ہووے تو حلال ہی اور جو دل جمعی روٹی
سے کرکے بیٹھ رہے تو حرام

بیت

اہل دل کنج عبادت کے لئے لیتے ہین نان | گوشۂ طاعت نہین لیتے ہین روٹی کے لئے

سینتیسوین حکایت

ایک درویش اُس مقام مین پہنچا کہ صاحب اُس جاگہہ کا کریم تھا کتنے ایک اشخاص
گروہ صاحبان فضل و بلاغت سے اُسکی صحبت مین جیسا کہ قاعدہ ظریفونکا ہی
بولتے تھے فقیر راہ جنگل کی بہت سی چل چکا تھا ماندہ اور بھوکھا تھا کہ اُن مین سے ایک
شخص نے بطریق خوش طبعی کے کہا کہ تجھے بھی کچھ اسی قبیل سے کہنا لازم ہی فقیر نے
جواب دیا کہ مجھکو فضل و کمال اور ونکا سا نہین اور کچھ پڑھا بھی نہین مگر ایک بیت
پر جو مجھے قناعت کرو سبھون نے رغبت اور ارادت سے کہا بہت اچھا تب پڑھی درویش نے

بیت

رو برو کھانا ہی اور مین گرسنہ حال تباہ | در پہ حمام زنان کے ایک مجرد ہووے جیسا

سب اشخاص نے پسند کیا اور دسترخوان اُسکے آگے بچھا دیا صاحب طعام نے کہا کہ
اے یار توقف کر کہ خدمتگار میرے کوفتے پکاتے ہین درویش نے سر اُٹھایا اور یہہ شعر پڑھا

بیت

کو نہووین کوفتے اب میرے دسترخوان پر | کوفتہ کو بھوک سے ہی نان خالی کوفتہ

اٹھتیسوین حکایت

ایک مرید نے اپنے پیر سے کہا کہ ہجوم خلق سے رنج مین ہون لوگ بہ کثرت میری ملاقات کو آتے ہین بسبب اِسکے تردد و تشویش ہوتی ہی اور وقت عزیز میرے رایگان جاتے ہین کیا فکر کرون اُسنے کہا کہ تونگرونسے کچھ چاہ بلکہ لے اور محتاجون کو قرض دے کہ دوسرے بار گرد نہ آپھرین*

بیت

جو گدا ہووے ہراول لشکر اسلام کا	کافر اُسکے مانگنے کے ڈر سے بھاگے چین تک

اُنتالیسوین حکایت

ایک فقیہہ نے اپنے باپ سے کہا کہ متکلمون کے سخن سراسر دل چسپ و باکیفیت ہین پر ایک بھی میرے دل مین اثر نہین کرتا اِس سبب سے کہ چلن اُنکا موافق سخن کے نہین دیکھتا

مثنوی

ترک دُنیا کا سب کو حکم کرین	مال اور غلہ اپنے گھر مین بھرین
صرف باتین بنائے عالم جو	بات مین اُسکی پھر اثر کب ہووا
نہو جس سے بدی ہی عالم وُہ	نہ کہ مانع فقط ہو لوگون کو

بیت

جو کہ عالم چاہے اپنا مطلب تن پروری	آپہی وُہ بھولا پھرے ہی کیا کریگا رہبری

باپ نے کہا کہ بیٹا فقط اِس خیال باطل پر ناصحون کی تربیت سے مُنہہ پھیرنا اور راہ کج کو اختیار کرنا لایق نہین الغرض عالم معصوم کی خواہش مین علم کے فایدون سے محروم رہنا مانند اُس اندھے کی ہی کہ ایک رات کیچڑ مین جا پڑا تھا اور کہتا تھا اے مُسلمانون ایک چراغ میری راہ پر رکھہ دو ایک عورت ٹھٹھول نے سُنکر کہا ہرگاہ تو چراغ کو نہین

دیکھتا تو چراغ سے کیا دیکھے گا جیسے کہ مجلس وعظ کی بزازوں کی دُکان کی مانند ہے جب تلک یہاں نقد دیگا پونچی پاویگا اور وہاں جب تلک اعتقاد سے رجوع نکریگا سعادت سے بہرہ نہ پاویگا

نظم

جیسے عالم کی بات سُن گرچہ
نہوا اُس وضع پر چلن اُسکا

جھوٹھ ہے مدّعی جو کہتا ہے
سوتے کو کیا جگا دیگا سوتا

مرد وُہ ہے کہ دل پہ نقش کرے
پند دیوار پر بھی ہو جو لکھا

مثنوی

چھوڑکر اپنی خانقاہ کے تئین
مدرسہ مین ایک اہل دل آیا

تج ہی دی عابدون کی ہمراہی
اُنکی صحبت کے عہد کو توڑا

تب کہا مین نے عابد و عالم
فرق رکھتے تھے کس قدر بتلا

جب وُہ بولا کہ سچ کہون تجھسے
مجھ پہ ہر ایک کا حال جو ہے کھُلا

کھینچ لے کملی اپنی موج سے وُہ
یہ کرے دوبے کو ہے یہ قصد اُسکا

چالیسوین حکایت

ایک شخص کسی راہ پر مست سوتا تھا بیہوشی کی دارو اُسنے پی تھی اور باگ اختیار کی ہاتھ سے دی تھی ایک عابد سرہانے اُسکے اگر حالت پر کراہت اُسکی دیکھنے لگا جوان نے سر اُٹھا کر ایک آیت کو پڑھا کہ حاصل معانی اُسکا یہہ ہے اور جسوقت کہ وارد ہو تم اُسجا کہ جہان سخن بیہودہ سُنو یا فعل ناشایستہ دیکھو پس لازم ہے کہ ملتفت نہو یعنے سُنا آن سُنا کرو اور دیکھا اَن دیکھا

رباعی

دیکھے کسی بشر کو تو جو مجرم گناہ گار
مخفی کر اُسکو خلق سے اور ہو تو بردبار

ای وُہ کہ دیکھتا ہی میرے عیب لغو کو   شیوہ کرم کا کیون نہین کرتا تو اختیار

قطعہ

نہ مُنہہ پھیر غصّے سے اَے مُتقی ؛   نظر عفو کی کر گنہگار پر ؛
ہین نامرد ہون گرچہ فعلون مین لیک   تو مردون کی مانند یہان کر گذر ؛

اکتالیسوین حکایت

کہتے ہین ایک رند منکر فقیر کے ایک درویش پر غضب ہو کر نکلے اور لگے پوچ و لغو اُسکے حق مین کہنے لگے غرض نہایت اُسکو رنج دیا اور بہت سا آزردہ کیا فقیر نے پیر طریقت کے حضور جاکر گلہ کیا کہ یہہ کچھ حادثہ مجھہ پر گذرا کہا اُسنے ای فرزند خرقہ فقیرون کا جامہ رضا کا ہی جو کوئی کہ اِس لباس مین تحمّل مکروہات سے نکریگا شریر ہی نہ فقیر

بیت

بڑا دریا نہ پتھر سے ہو گدلا ؛   جو عارف ہو خفا وُہ ہی تنک آب

قطعہ

دُکھہ جو پہنچے تو صبر کر ہوگا   باعث عفو تو گناہ سے پاک ؛
اَے برادر جو خاک ہی آخر   خاک ہونے سے پہلے ہو تو خاک

بیالیسوین حکایت

سُن یہہ قصہ کشور بغداد کا   یون نشان و پردے مین جھگڑا پڑا
گرد راہ کا دُکھہ سفر کا رنج سب   پردے سے کہنے لگا یون ہو غضب
مین بھی اور تو بھی غرض دونون غلام   شہ کی درگہہ کے ہین بندے لا کلام
چین سے واقف نہین مین عمر بھر ؛   وقت اور بیوقت نت ہی میرا سفر ؛

قلعہ کا دکھہ تو نے تک دیکھا نہین	رنج جنگل سے کبھو کھینچا نہین
نے سموم دشت ہی تجھکو لگی	خاک رستے کی دمک تجھہ پر پڑی
ہی بہت کوشش مین میراہی قدم	کس لئے پھر تو ہی اتنا محترم
پاس تیرے پیر و مہ سے ہین غلام	اور کنیزین خوب صورت بھی مدام
ہاتھہ مین مین نوکرون کے ہون پڑا	اور سفر کے بیچ سرگردان سدا
گفتگو جھنڈے کی وہ جب سن چکا	تب تو پردہ اسے یون کہنے لگا
ہی ہمیشہ سر میرا اور آستان	نے تیری مانند سر بر آسمان
گردن اونچی جو کہ بیہودہ کرے	اپنی گردن کے وہ بل آپہی گرے

تینتالیسوین حکایت

ایک صاحبدل نے کسی زور آور کو غصے مین اور کف منہہ مین بھرے ہوئے دیکھا کہا اسنے کہ اس شخص کی کیا حالت ہی کوئی بولا اتھا کہ فلانے شخص نے اُسے گالیان دین ہین عارف نے اُسے یون کہا کہ یہہ کمینہ ہزار من کا پتھر اتھاتا ہی اور ایک بات کے بوجھہ کی تاب نہین لاتا؛

قطعہ

مردی کا چھوڑ دعوی و قوت کی شیخیان	عورت ہی یا تو مرد پہ عاجز ہی نفس کا
مردی یہہ ہی کہ منہہ کرے میٹھا کسیکا تو	نہ یہہ کہ منہہ ہر ایک کا مُکّے سے دے سجا

قطعہ

اگر والے ماتھے کو ہاتھی کے چیر	نہو اہلیت تو نہین مرد وہ
ہی فرزند آدم کی بُنیاد خاک	نہین آدمی جو کہ خاکی نہو

چوتالیسوین حکایت

ایک بزرگ سے طینت صاحبان صفا کی پوچھی کہا اُسنے ادنی فعل اُنکا مقدم رکھنا ہی یارون کے دلکی مُراد کو اپنے مقصدون پر اور حکیمون نے کہا ہی وُہ بھائی کہ اپنے ہی بندوبست مین رہے نہ وُہ بھائی ہی نہ اپنا

قطعہ

جو کوئی تجھ سے پہلے جائے چلا	ساتھی ہرگز نہین ہی وُہ تیرا
جو کہ بندھوا نہ ہو تیرا دل سے	چاہ مین اُسکی دل کو تو نہ پھنسا

بیت

اگر نہ اپنے کو ہووے دیانت و تقویٰ تو اُسسے ربط نکر بلکہ چھوڑ دے ملنا

مُجھکو یاد ہی کہ اِس بیت مین مُدعی نے اعتراض کی اِسطرح سے کہ خُدائے جل جلالہ نے قطع رحم کو منع کیا ہی اور اقربا کی دوستی کا حُکم وُہ مُخالف اُسکے ہی جو کچھ کہ تو نے کہا بولا مین کہ غلط کہتا ہی تو مُوافق قرآن کے ہی کہ کہا ہی خُدائے تعالیٰ نے چنانچہ حاصل اُسکا یہہ ہی اور اگر لڑین پدر و مادر تجھ سے یعنے جبر کرین اوپر اُسکے کہ شریک کرے تو میرا اُسکو جانتا نہو جسکو پس اطاعت اُنکی نکر۔

بیت

ہزار اپنے جو بیگانے حق سے ہون وُہ فدا	کر اُس بیگانے پہ جو ہووے آشنائے خُدا

پینتالیسوین حکایت

ایک بڈھا لطیفہ گو یکتا	تھا وُہ پاکیزہ خو ظریف بڑا
اُسنے بغداد بیچ کی یہہ بات	بیاہ دیتی کو کفش دوز کے ساتھ
ہونٹھ اُس نازنین کا یہہ کاٹا	سنگدل مرد نے کہ خون ٹپکا
باپ نے اُسکو دیکھہ وقت سحر	پوچھا یون اپنے خویش سے جا کر
کای کمینے یہہ دانت کیسے کیا	سخت چمڑا ہی یہہ بھی سلو کا۔

نہ مین تجھکو ہنسی سے ہون کہتا	اُسکے لب کاٹنے سے تو باز آ
مسخراپن نہین ہے ایسا خوب	چھوڑ اُسکو یہہ ہے بہت معیوب
خوئے بد دل مین بیٹھے پر جسکے	نہ چھٹے غیر مرگ پھر اُس سے

چھیالیسوین حکایت

ایک فقیہ کی بیٹی تھی نہایت بدصورت اور بہت کریہ طلعت باوجود جہیز اور دولت کے کسیکو رغبت اُسکے نکاح کی نہ تھی اور پوری عورت ہو چکی تھی ؛ **رباعی**

ہے لباس دبیقی و دیبا ؛	پُر تکلف لطیف اور اچھا ؛
لیک دُلہن جو ہووے بدصورت	تو نظر آوے وہ بھی نازیبا

حاصل کلام یہہ ہے کہ واسطے ضرورت کے ایک اندھے سے بیاہ اُسکا کر دیا کہتے ہین کہ اُسی تاریخ ایک حکیم سراندیب سے آیا کہ اندھونکی آنکھین روشن کرتا تھا فقیہ کو لوگون نے کہا کسواسطے تو علاج داماد کا نہین کرواتا کہا اُسنے کہ ڈرتا ہون مین جو بینا ہووے اور میری بیٹی کو طلاق دیوے ؛ **مصرع** خصم بدشکل عورت کا جو اندھا ہو تو بہتر ہے

سینتالیسوین حکایت

ایک بادشاہ چشم حقارت سے درویشونکی گروہ کو دیکھا کرتا ایک فقیر نے دانائی سے معلوم کیا اور کہا اے بادشاہ ہم دُنیا مین تجھہ سے لشکر مین کمتر ہین اور عیش مین برتر ؛ موت مین برابر اور قیامت مین بہتر ؛ انشاءاللہ تعالی **مثنوی**

اگر شاہ ہر چند ہو کامیاب ؛	گدا کو ہو روٹی کے بن اضطراب
مرین گرچہ یونہین یہ دونو کے تن	نہ لیجا ئینگے کچھ بغیر از کفن

بیت

گر جہان سے کرنا ہے تجھکو جلد سفر | تو سلطنت سے فقیری کہین ہے اولیٰ تر

ظاہر فقیر کا چار ابرو کی صفائی و خرقہ کہنہ اور ماہیت اسکی دل زندہ اور نفس مردہ

قطعہ

نہ یہہ کہ خلق مین بیٹھے وہ کرکے دعوا اور | جو کوئی خلاف کرے تو اوٹھے وہ لڑنیکو
لڑے ہے پہاڑ سے گر مثل آسیا پتھر | جو راہ سنگ سے اوٹھے نہین ہے عارف وہ

طریق فقیر ونکا ذکر و شکر ہے اور خدمت و طاعت اور ایثار و قناعت و رضا اور صفا توحید و توکل تسلیم اور تحمل جو کوئی کہ یہہ صفتین رکھتا ہے حقیقتاً درویش ہے گو کہ بظاہر قبا مین ہے لیکن ہرزہ گو اور بے نماز خواہش مند و پرہوس وہ کہ دنون کو رات کرے قید شہوت مین اور راتون کو دن کرے خواب غفلت مین اور فراموشی آخرت مین کھاوے جو کچھ کہ پاوے اور کہے جو کچھ کہ زبان پر آوے اوباش ہے اگرچہ عبا مین ہے

قطعہ

خالی ہے زہد و تقوے سے باطن تیرا تمام | ظاہر کے بیچ پہنے ہے تو جامۂ ریا
پردے یہہ سات رنگ کے دروازے پر نہ چھوڑ | رکھتا ہے اپنے گھر مین فقط تو تو بوریا

اٹھتالیسوین حکایت

کتنے ایک دستے گلونکے وہان دھرے | ایک گنبذ پر بندھے تھے گھاس سے
رنگ یہہ جو نہین نظر اون کا پڑا | صاف مین بھی بے تأمل اول اوٹھا
لطف کیا رکھتا ہے جو ناچیز گھاس | اسطرح بیٹھے گلونکی صف کے پاس
سنکے یہہ اسنے کہا با چشم تر | بول مت چپ رہ ادھر تک کان دھر
اپنے ہم صحبت کے تئین اہل کرم | بھولتے ہینگے ہر ایک حالت مین کم

گر نہین ہی مجھ مین رنگت اور باس
پر اُسیکے باغ کی آخر ہون گھاس

مین بھی بندہ اُس کریم خلق کا
ہون نعیم جاودانی سے پلا

با ہنر ہون یا نہین رکھتا ہنر
پر ہون اُسکے لطف کی اُمید پر

کچھ نہین رکھتا عبادت کا نشان
ہاتھ مین خالی میرے پونجی کہان

نے رہے جسدم وسیلہ کوئی یہان
ہو اُسی سے چارۂ بیچارگان

رسم ہی آزاد کرنیوالے سب
بندہ ہو جاوے جو بوڑہا اُنکا تب

دیتے ہین آزادگی کا خط اُسے
یعنے یہہ قابل نہین اب کام کے

تو بھی زینت دینے والے دہر کے
اپنے بندے پیر کو اب بخشدے

سعدیا کیا راست ہی راہ رضا
چل اُسی رستے پہ ای مرد خدا

شوم طالع خلق مین ہی وہ بشر
جو کہ اُس درگہ سے پھیرے اپنا سر

کیونکہ پھر ڈھونڈھیگا سارا جگ اگر
تو بھی پاویگا نہین کوئی اور در ؁

انچاسوین حکایت

ایک حکیم سے پوچھا کہ شجاعت اور سخاوت مین کیا بہتر ہی کہا اُسنے کہ جسکو سخاوت ہی شجاعت کی حاجت نہین ؁

بیت

بہرام گور کی ہی یہی گور پر رقم ؁
بہتر ہزار زور سے ہی بخشش و کرم

قطعہ

رہا نہ حاتم طائی و لیک نیکی سے ؁
جہان مین نام رہا اُسکا حشر تک مشہور

زکوٰۃ مال کی دے باغبان جو تاک کتین
قلم کرے ہی تو لگتے ہین پھر بہت انگور ؁

تیسرا باب قناعت کی فضیلت مین

پہلی حکایت

ایک سایل رہنے والا مغرب کا حلب کے بزازونکی صف مین کہتا تھا کہ اگر تمکو انصاف ہوتا اے صاحبان نعمت اور ہمین قناعت تو رسم سوال کی جہان سے اُٹھ جاتی ؛ قطعہ

اے قناعت مجھے تونگر کر ؛ کہ بجز تیرے کچھ نہین نعمت ؛
صبر لقمان نے اختیار کیا ؛ صبر جسکو نہین نہین حکمت ؛

دوسری حکایت

شہر مصر مین دو امیرزادے تھے ایک علم سیکھتا دوسرا مال جمع کرتا وہ علامہ عصر کا ہوا اور یہہ عزیز مصر کا پس یہہ تونگر چشم حقارت سے برادر فقیہ کو دیکھتا اور کہتا کہ مین تو مقام سلطنت کا مکین ہوا اور تو ویسا ہی مسکین رہا تب وہ یہہ جواب دیتا کہ اے بھائی شکر حق تعالی کا مجھ پر ہے کہ پیغمبرونکی میراث پائی مین نے یعنے علم اور تو نے میراث فرعون و ہامان کی پائی یعنے ملک مصر ؛ قطعہ

قدم کے نیچے ملین مجھکو مین ہون وہ چیونٹا ؛ نہ ونک رکھتا ہون مانند عقرب و زنبور
کہ پہنچے ہرکس و ناکس کو جسکے باعث رنج ؛ ہر ایک کرنے لگے نالہ و فغان و شور
کہان تلک مین کرون شکر اپنے منعم کا ؛ کہ مجھکو خلق کے آزار کا نہتا زور ؛

تیسری حکایت

ایک فقیر کو مین نے سُنا ہے کہ فاقے کی آگ مین جلتا پیوند پہ پیوند لگا تھا اور تسلی اپنی خاطر کی اُن بیتون سے کرتا ؛ قطعہ

لباس فقر و نان خشک پر مین ؛ یہہ لازم ہے کہ کر بیٹھون قناعت
ہر ایک کی منتون کا بوجھ اُٹھانا ؛ ہے بہتر یا کہ اپنا بار محنت

کسی نے کہا اُسے کیا بیٹھا ہی تو فلانہ شخص اِس شہر مین ایسا صاحب ہمت ہی کہ دست کرم اپنا اُسنے کھول دیا ہی اور اپنی کمر کو آزادونکی خدمت کے لئے باندھ لیا ہی اگر صورت حال پر تیری اطلاع پاوے تو اپنے پر منت رکھے اور تیری خدمت کرنی غنیمت جانے کہا اُسنے چپ رہ کہ فقر کی نیستی مین مرنا اچھا ہی کہ حاجت کسی کے آگے لیجانا چنانچہ کہہ گئے ہین

قطعہ

ہووے گا نتیجہ صبر کا گو ناگوار اختیار	پر اغنیا سے کر نہین جا سے کی التجا
مثل عذاب نار ہی ہمسائے کے سبب	جانا تیرا جو گلشن فردوس مین ہوا

چوتھی حکایت

ایک بادشاہ عجم نے کسی طبیب حاذق کے تئین خدمت مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی بھیجا کئی برس دیار عرب مین رہا پر کوئی واسطے آزمایش کے اُسکے پاس نہ آیا اور کسی نے علاج اُسسے نہ کروایا ایکدن اُس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین آیا اور یہہ شکایت آمیز باتین زبان پر لایا کہ بندے کو واسطے علاج اصحاب کے بھیجا ہی کسی نے اتنی مدت مین میری طرف رجوع نہ کی کہ جس خدمت پر متعین ہوا ہون بجالاؤن حضرت نے فرمایا کہ ان لوگونکا قاعدہ یہہ ہی کہ جب تلک اشتہا غالب نہو کچھہ نہین کھاتے اور بھوکھہ رکھکر کھانے سے ہاتھہ ہین اُٹھاتے حکیم نے عرض کی کہ یہی موجب تندرستی کا ہی تس پیچھے زمین خدمت چومی اور گیا

مثنوی

کرے ہی جب سخن حکیم آغاز	یا طرف کھانے کی وہ ہاتھہ دراز
کہ نہ کہنے سے اُس کے ہو نقصان	یا نہ کھانے سے اسکی نکلے جان

پھر تو گفتار اسکی ہی حکمت	اور کھانا ہی موجب صحت

پانچوین حکایت

ایک شخص توبہ اکثر کرتا اور توڑتا ایک بزرگ نے اُسسے کہا یہہ جانتا ہون مین کہ عادت بہت کھانے کی رکھتا ہی تو اور قید نفس کی بال سے باریک تر ہی یعنے توبہ اور نفس کو جسطرح سے کہ تو پالتا ہی اگر یونہین پلا تو زنجیر توڑے گا یعنے تیرے اختیار مین نرہیگا اور ایکدن درندے کی طرح تجھے چیریگا حاصل یہہ ہی کہ ضرر کامل پہنچائیگا

بیت

پالتا تھا کوئی بچہ گرگ کا	اُسکو بھی پھاڑا غرض وہ جب پلا

چھٹی حکایت

سیرت بادشاہ اردشیر بابکان مین مذکور ہی کہ عرب کے ایک حکیم سے پوچھا اُسنے کہ ایک دن مین کسقدر طعام کھایا چاہئے کہا اُسنے بوزن سو درم کے کافی ہی فرمایا اُسنے کہ یہہ وزن کیا قوّت دیگا حکیم نے عرض کیا کہ اسقدر تجھے برپا رکھیگا اور اسپر جو کچھ زیادہ ہو گا تو اُسکا حمال تو ہی ؛

بیت

خورش جو ہی تو ہی پہر حیات و ذکر کلام	تجھے یقین ہی کہ جینا ہی بس برائے طعام

ساتوین حکایت

دو فقیر خراسان کے رہنے والے ہمیشہ آپسمین ہم صحبت تھے اور سیر کیا کرتے اُنمین ایک ضعیف تھا درمیان دو رات کے ایک مرتبے افطار کرتا اور دوسرا قوی ایک دن مین تین بار کھاتا اتفاقاً ایک شہر کے دروازے پر جاسوسی کی تہمت مین پکڑے گئے دونون کو ایک گھر مین قید کیا اور دروازے کو چُن دیا بعد دو ہفتے کے معلوم ہوا کہ

بیگناہ ہین دروازہ کھول کر جو دیکھا تو قوی مُردہ تھا اور ضعیف زندہ اس حالت سے متعجب ہُوئے ایک حکیم نے کہا خلاف اِسکے ہوتا تو عجب تھا کہ یہہ قوی پُرخور تھا طاقت فاقے کی نرکھتا تھا ہلاک ہوا اور دوسرے نے کم کھانا معمول کیا تھا اپنی عادت پر صبر کرسکا سلامت رہا۔

قطعہ

بڑی ہو جسکو کم کھانیکی عادت	اُسے فاقے کی سختی سہل ہووے
کشایش مین کرے تن پروری جو	وُہ تنگی دیکھتے ہی جان کھووے

آٹھوین حکایت

ایک حکیم اپنے بیٹے کو بہت کھانے سے مانع ہوا کہ سیری مرد کو بیمار رکھتی ہے عرض کی اُسنے کہ اے قبلہ بھوک بھی اِنسان کو مار رکھتی ہے نہین سُنا ہے آپ نے کہ ظریفون نے کہا ہے سیر ہو کر مرنا بہتر ہے بھوکے رہکر جینے سے تب کہا اُسنے کہ اندازے کا بھی نگاہ رکھنا ضرور ہے چنانچہ دلالت کرتا ہے اُسپر حاصل ایک آیہ کا اور وُہ یہہ ہے کھاؤ پیؤ اور اِسراف نکرو۔

بیت

حق نے کہا گرچہ کلُوا وَاشربوا	پیچھے کہا اُس کے وَلاتُسرِفُوا

بیت

قے ہووے جسّے کھاؤ مت اِسقدر طعام	نے اِتنا کم کہ ضُعف سے ہو کام ہی تمام

قطعہ

الحق کہ حفظِ نفس کا باعث طعام ہے	پر دُکھ ہی دے وہی جو قدر سے ہو بیشتر
گُل قند بھی مُضر ہو جو خواہش بغیر کھائے	اور روکھی روٹی بھوکھ مین ہوجائے گُل شکر

نوین حکایت

ایک بیمار سے پوچھا کہ دل تیرا کیا چاہتا ہی کہا اُسنے یہہ چاہتا ہی کہ کچھ نچاہون ؛

بیت

درد اُٹھا پیٹ مین وہ نہین جو معدہ بھر گیا	کام اب آتا نہین کوئی سبب اصلاح کا

دسوین حکایت

ایک بنئے کے کئی درہم صوفیون پر آتے تھے ہر روز اُنسے طلب کرتا اور ہزارون اُنکو نام دھرتا اکثر اوقات کلمے نالایق زبان پر لاتا اور بدسلوکی سے پیش آتا بیچارے اُسکی پوچ گوئی سے نہایت خستہ خاطر تھے اور سوائے تحمل کے کچھ چارہ نتھا کہ ایک صاحبدل نے اُسوقت یون کہا کہ اپنے نفس سے کھانے کا وعدہ کرنا آسان تر ہی کہ بنئے سے درہم کا

قطعہ

احسان اغنیا سے ہی اولی جو ہاتھ اٹھائے	سہنی نہین ہی خوب یہ دربان کی جفا
جو آرزوئے گوشت مین مرجائے خوب ہی	قصاب کا تقاضا ولے ہی بہت بُرا ؛

گیارہوین حکایت

ایک جوان کو تاتار کی لڑائی مین ایک زخم کڈھب لگا کسی نے کہا کہ فلانے سوداگر کے پاس نوشدارو ہی اگر مانگے تو تو شاید تھوڑی سی دیوے کہتے ہین کہ وہ سوداگر ؛ ایسا بخیل مشہور تھا کہ اگر نہار مُنہہ اُسکا نام صبح کو زبان سے جسکی جائے نکل تو شام تلک کھانے کا کیا ذکر ہی مُنہہ مین اُسکے اُڑکر بھی نجائے ایک چانول ؛ **بیت**

اُسکے سُفرے مین جو ہو نان کی جا آفتاب	حشر تک دن کو نہ کوئی دیکھتا اِلّا بخواب

اُسنا مرد سخی نے کہا اگر نوشدارو چاہون مین دیوے یا نہ دیوے اگر دیوے منفعت کرے یا نہ کرے بہر حال اُسسے کچھ چیز چاہنی زہر قاتل ہی ؛ **بیت**

شخص ادنی سے طلب کچھ جیسے کی | جسم مین کی زیادتی جان مین کمی

اور حکیمون نے کہاہی کہ اگر آب حیات کو مثلاً بدلے آبرو کے بیچین دانا نہین لیگا۔ کہ مرنا عزت سے بہتر ہی اُس جینے سے جو ذلت سے ہو۔

بیت

گر نیک خو کے ہاتھ سے حنظل بھی کھائے تو | بہتر ہی اُس مٹھائی سے جو دیوے ترش رو

بارہوین حکایت

ایک عالم کھانے والے بہت آمدنی تھوڑی رکھتا تھا اور ایک بڑے آدمی کو اُسسے اعتقاد نہایت تھا غرض یہہ احوال کسی پردے مین عالم نے ظاہر کیا لیکن اُسکو خواہش یکبارہ بھی اہل تمیز سے پسند نہ آئی چنانچہ سنتے ہی تیوری بدلی اور شکل غصے کی بنالی۔

قطعہ

بخت سے تیوری چڑہائے منہہ بناوے وقت بات | جاہئین ہرگز تو اُسکے عیش کو مت تلخ کر
کام کو جاری کریگی جلد پیشانی کشاد | خندہ لب جا واسطے حاجت کے جاتا ہی اگر

قصہ مختصر تونگر نے اُسکی وجہہ معاش مین تھوڑی سی زیادتی کی اور ارادت مین بہت سی کمی چند روز کے بعد عالم نے جو ارادت اور محبت جیسی کہ تھی ویسی نہ دیکھی تب کہا

بیت

حد بُرے کھاتے ہین جو تو خستگی مین سے نہین | دیگ گو بڑہا ہوئی پر مرتبہ تو گر گیا

بیت

روٹی مین زیادتی کی پر آبرو گھٹائی۔ | ذلت کے چاہنے سے بہتر ہی بینوائی

تیرہوین حکایت

ایک فقیر کو ضرورت درپیش ہوئی کسی نے کہا کہ فلانا شخص نعمت بیقیاس رکھتا ہی

اگر تیری حالت پر مطلع ہووے تو اُسکے بر لانے مین مطلقاً توقف نکرے درویش نے کہا
کہ مین اُسسے واقف نہین وہ بولا مین تجھے لے چلون چنانچہ ہاتھ اُسکا پکڑا اور اُس شخص کے
گھر مین لایا فقیر نے وہان ایک شخص کو دیکھا تیوری چڑہائے ہونٹھ لٹکائے بیٹھا ہے کچھ کہا
اور اُلٹا پھر آیا اُسنے کہا یہہ کیا کیا تو نے فقیر بولا کہ عطا سے اُسکی درگذرا مین دیکھنے دیدار نے بیزار

قطعہ

ترش روکے کنے حاجت نہ لیجا	کہ اُسکی خو سے تو تنگ آئیگا اور
جو غم کہتا ہے تو ایسے سے کہیو	کہ آسودہ کرے دید اُسکا فی الفور

چودہوین حکایت

اُسکندریے مین ایسا قحط پڑا کہ فقیرونکے بھی صبر کا پاؤن ڈگمگایا اور قدم تحمل کا لڑکھڑایا
آسمان کے دروازے بند ہوئے یعنے مینہہ مطلق نہ برسا فریاد خاکیون کی آسمان پر
پہنچی بلکہ عرش کے بھی اُدھر گذر گئی ؎

قطعہ

نہ مور و ماہی وہ وحش و طیور مین باقی	کوئی رہا کہ فلک پر گیا نہ اُسکا فغان ؎
عجب نہین کہ دلِ خلق کا دُھوان ہو جمع	گھٹا کی شکل بنے سیل دیدہ ہو باران

اُسی سال مین ایک مخنث دور از دوستان کہ اُسکی تعریف کرنی ترک ادب ہے خصوصاً
بزرگون کے حضور اور یون چھوڑ دینا بھی اُسکا لایق نہین مبادا کتنے لوگون کو یہہ گمان ہے
کہ گوینده اُسکے بیان سے عاجز تھا اِس لئے اِنہین دو بیتون پر بس کرتا ہون کہ تھوڑا
دلیل بہت کی ہوتی ہے چنانچہ کہتے ہین مشتے نمونہ از خروارے

قطعہ

تتری کو نمار اُسکے عوض ؎	ہیجڑے کو اگرچہ مارے تتر ؎
پُلِ بغداد کی طرح کب تک ؎	پانی نیچے ہو اُسکے مرد اوپر

ایسا شخص کہ تھوڑی سی تعریف اسکی سُنی تو نے اُس سال بہت سی نعمت رکھتا تھا تنگ دستون کو روپے اشرفیان دیا اور مُسافرون کے آگے دسترخوان بچھاتا کتنے ایک فقیر فاقہ کشی سے عاجز آئے تھے اُنھون نے اُس کی دعوت کا قصد کیا اور مشورہ مجھ سے چاہا مین نے اس بات مین اُن سے مُوافقت نہ کی اور کہا ؛

نظم

جھوتا کُتے کا شیر کھاوے کب	بھوکھ سے گو کہ جائے غار مین مر
ہاتھ سفلے کے آگے مت پھیلا	سختیان کھینچ بلکہ فاقے کر
آدمی بے ہُنر کو کچھ نہ سمجھ ؛	مال و دولت سے ہو فریدون گر
پرنیان و نسیج کا جامہ ؛	ایسا ہے بیوقار کے تن پر
جس طرح ہووے لاجورد و طلا	کسی دیوار خام کے اوپر ؛

پندرھوین حکایت

حاتم طائی سے پوچھا کہ ہمت مین اپنے سے بڑا کوئی جہان مین تو نے دیکھا ہے یا سُنا کہا اُسنے کہ ایک دن چالیس اُونٹ قربان کئے تھے مین نے اور عرب کے امیرون سمیت ایک جنگل کے کونے سے باہر گیا تھا مین وہان ایک لکڑہارے کو دیکھا کہ ایک گٹھا لکڑیون کا باندھا ہے تب کہا مینے کہ تو حاتم کی مہمانی مین کیون نہین جاتا کہ ایک خلق اُسکے گھر مین جمع ہے کہا اُسنے ؛

بیت

اپنی محنت سے جو کھاوے روٹی ؛	کب وہ منت کرے ہے حاتم کی ؛

مین نے اُسکو اپنے ہمت و کرم سے برتر دیکھا ؛

سولھوین حکایت

ایک درویش کو موسی علیہ السلام نے دیکھا کہ بسبب عریانی کے اپنے بدن کو ریت مین چھپائے رکھتا تھا جو اُسکی نگاہ اُن پر پڑی کہا اُسنے یا حضرت میرے حق مین دعا کرو جو رزاق مطلق مجھے ایک وسعت دیوے کہ تکلیف سے نہایت عاجز ہون اُس بیچ احوال پر اُسکے ترحم آیا حق تعالی کی جناب مین اُسکی فراغت کے لئے دعا کی اور وہ قبول ہوئی بعد چند روز کے وہ حضرت مناجات کر کے جو اُدھر پھر آئے تو دیکھا کہ وہ پکڑا گیا ہے اور ایک خلق کا اُسپر بلوا ہے لوگون سے پوچھا یہہ کیا ماجرا ہے اُنھون نے کہا کہ اِسنے شراب پی ہے لڑا ہے اور کسیکا خون کیا ہے اب اِسکو قصاص کرتے ہین

بیت

جو اپنے جسم مین پر رکھتی گر بہ مسکین	تو تخم چڑیا کا جگ مین نر ہنے دیتی کہین

بیت

شخص عاجز کیا بیک جو پائے زور اور گھات کو	بس وہ نہین اُٹھہ کر مروڑ عاجزونکے ہاتھہ کو

غرض موسی علیہ السلام نے حکمت پر حکیم مطلق کی اقرار کیا اور اپنی دلیری پر استغفار کی واقع دال ہے اُسپر ایک آیت کا حاصل معنی اور وہ یہہ ہے اگر وسعت رزق کی دیتا خدا تعالی اپنے بندونکو تو ہر آئینہ نافرمانی کرتے بیچ زمین کے ؛

قطعہ

اے پر غرور تجھے کس نے سوچ مین ڈالا	یہہ وسوسے مین پڑا تو کہ بس تمام ہوا
نہ اُڑتی چیونٹی جہان مین ادھر اُدھر اے گلاش	نہوتے پر جو کبھی اُسکے تو یہہ بہتر تھا

رباعی

پاس جب سفلے کے آیا سیم و زر	دھول کی خواہش کریگا اُسکا سر
یہہ مثل کیا خوب تھہ کہتے ہین حکیم	ہے بھلا جب تک نہو چیونٹی کے پر

حق تو یہہ ہی کہ خدا گنجہ کو ناخون نہ دے جو اپنا سر کھجا سکے ؛ **بیت**

جو شخص تجھکو بیگمین کرتا نہین تونگر | وُہ تیری مصلحت کو جانے ہی تجھسے بہتر

سترہوین حکایت

ایک اعرابی کو دیکھا مین نے کہ بصرے کے جوہریون مین یہہ نقل کرتا تھا کہ ایک وقت جنگل مین راہ بھولا تھا مین اور زاد راہ بھی میرے پاس کچھہ نرہا تھا غرض اُسوقت مرنا ہی دل مین ٹھانا تھا کہ یکایک تھیلی موتیون سے بھری ہوئی مین نے پائی عجب طرح کی خوشی ہوئی مجھکو اِس گمان پر کہ اسمین بھونے ہُوئے گیہون ہین لذّت اُسکی کبھی نہ بھولونگا اور وُہ تلخی اور مایوسی بھی تا زیست یاد رہیگی جب کہ یقین ہوا مجھکو کہ اسمین موتی ہین

نظم

خشک جنگل مین اور ریتل مین
فائدہ کچھہ نہین برابر ہی ؛
مرد بے توشہ بھوکھ سے جو گرا
کیا حصول اُسکے تئین مساوی ہی
آدمی ہو اگرچہ تشنہ جگر ؛
مُنہہ مین اُسکے صدف ہو یا گوہر
بن غذا کے نہو گا وُہ جان بر
پٹکے مین ٹھیکری ہو یا ہو زر

اٹھارہوین حکایت

ایک عرب جنگل مین نہایت تشنگی سے کہتا تھا ؛ **رباعی**

آرزو یہہ ہی کہ پہلے موت سے
نہر ہو تی موج زن گھٹنون تلک ؛
اپنے مقصد کو پہنچتا کاش کے ؛
مشک اپنی نت ہی بھر آب سے

اسیطرح کسی چٹیل میدان مین ایک مُسافر بھول گیا تھا قوت نرکھتا تھا اور قوّت نرہی تھی لیکن کتنے درم اُسکے پٹکے مین بندھے تھے ہرچند پھرا پر مقصود کو نہ پہنچا اور سختی سے

ہلاک ہوا کتنے شخص جو وہان پہنچے درمون کو دیکھا اُسکے مُنہہ کے سامنے دھرے ہین
اور خاک پر یہہ شعر لکھا ہی *

قطعہ

زر خالص گرہ مین ہو لیکن	مرد بے توشے کا نہ نکلے کام
بن مین بھوکے فقیر کو بہتر	شلغم پختہ ہی کہ نقرۂ خام

انیسوین حکایت

زمانے کے دور سے ہرگز نالان نہین ہوا ہون مین اور نہ گردش آسمان سے رنجیدہ
مگر ایک وقت کہ پاؤن میرے ننگے تھے اور پاپوش پہننے کا مقدور نہ تھا کوفے کی
جامع مسجد مین آیا مین نہایت تنگدل اور ایک شخص کو دیکھا مین نے کہ پاؤن نرکھتا
تھا تب شکر نعمت حق کا بجالایا مین اور اپنے پاؤن کی برہنگی پر صبر کیا اور کہا

قطعہ

ہی ترا تیز کے سے کمتر خوان پر	مرغ کا سالن بھی آگے سیر کے
جسکو وسعت ہو نہین اُسکے حضور	شلغم پختہ کباب مرغ سے

بیسوین حکایت

ایک بادشاہ اپنے کتنے مخصوصون سے کسی شکارگاہ کے بیچ جاڑے کے موسم
مین شہر سے دور گیا رات کے وقت ایک کسان کا گھر نظر آیا بادشاہ نے فرمایا
کہ رات اسجگہہ کاتین ہم تا جاڑے کی اذیت نہ پہنچے ایک وزیر نے عرض کی کہ
گھر مین ایک کسان ناکس کے التجا لیجانا مرتبۂ بادشاہی کے لایق نہین بہتر یہہ ہی
کہ یہین خیمہ کرین اور آگ جلا وین اتنے مین دہقان کو خبر ہوئی جو کچھ کہ کھانا اُسکے
پاس حاضر تھا ایک آئین سے بادشاہ کے حضور لایا زمین خدمت کی چومی اور عرض کی

کہ بادشاہ کا بلند مرتبہ اسقدر سے نہ گھٹتا لیکن لوگون نے بچارا کہ قدر دہقان کی بلند ہو بادشاہ کو سخن اسکا نہایت پسند آیا اُسکے گھر مین رات کو آرام فرمایا صبح کے وقت خلعت و مال بہت سا اسکو بخشا اور سوار ہوا تب دہقان ہمراہ رکاب ہوا اور یون کہنے لگا ؎

قطعہ

گھٹی نہ شوکت سلطان ایکذرا بھی گو وہ	وہ میہمان ہوا مہمان سرائے دہقان کا
فلک پہ مہر کے پہنچی کلاہ دہقان کی	کہ سایہ سر پہ پڑا اسکے تجھہ سے سلطان کا

اکیسوین حکایت

نقل کرتے ہین کہ ایک فقیر پرسوال بہت سی نعمت و مال رکھتا تھا بادشاہ عصر نے فرمایا اُسے کہ بندگان حضور پر متمول ہونا تیرا ثابت ہے اور در پیولا ایک مہم درپیش ہے اگر اسوقت قدرے مال سے تو مدد کرے تو بہتر ہے جسوقت کہ تحصیل ملک سے آویگی دیا جائیگا عرض کی اُسنے کہ مجھہ سے گدا کے مال سے دستآلودہ کرنا خداوند جہان کو لایق نہین کہ ایک ایک جو اکٹھا کرکے اسقدر مال جمع کیا ہے مین نے گدائی کہان اور بادشاہی کہان جہان پناہ نے کہا کچھہ غم نہین کہ کافرون کو دیا جائیگا الخبیثات للخبیثین ؎

بیت

گو نجس ناپاک ہے بے شُبہہ سرگین کا خمیر	پر کرینگے بند اُس سے چھید ہم سنڈاس کا

بیت

کوئے کا پانی نصاریٰ کے گو ہوا ناپاک	جو دھووے مُردہ یہودی تو پھر نہین کچھہ باک

سُنا ہے مین نے کہ کہنا بادشاہ کا نمانا حجتین لایا اور شوخ چشمی کرنے لگا آخر بادشاہ نے ملازمون کو فرمایا کہ مال کو ملامت و سرزنش سے لیکر اُسکو چھوڑ دین ؎

مثنوی

لطف اور مہر سے نہ نکلے جو کام	اُسکا بہتر متی ہی ہے انجب ام
پاس اپنا نہووے جسکو ذرا	گر نہ بخشے اُسسے کوئی ہے بجا

بائیسوین حکایت

ایک سوداگر ڈیڑھ سو اونٹ بوجھ کے رکھتا تھا اور ایک جزیرہ فارس کے جزیرون مین کہ نام اُسکا کیش ہے وہان وارد تھا مجھے اپنے حُجرے مین لے گیا تمام رات نسویا اور نسونے دیا اِس بک بک مین کہ فلانا انبار میرا ترکستان مین ہے اور فلانی پونجی میری ہندوستان مین ایک زمین کا قبالہ یہہ کاغذ ہے فلانی چیز کا وُہ شخص ضامن ہے اور کبھی یہہ کہتا تھا کہ ارادہ اسکندریہ کا رکھتا ہون کہ وہان کی آب وہوا خوب ہے اور کبھی کہتا تھا کہ مُلک عرب پریشان ہے ای سعدی ایک سفر درپیش ہے اگر وُہ کرچکون تو باقی عمر ایک گوشے مین بیٹھ کر کاٹون اور تجارت چھوڑ دون پوچھا مین نے وُہ کونسا سفر ہے کہا اُسنے کہ پارس کی گندھک چین مین لیجانا چاہتا ہون کہ وہان گران قیمت ہے اور وہان سے چینی کے پیالے روم مین لیجاؤن گا اور دیبائے رومی ہند مین اور فولاد ہندی حلب مین اور آئینہ حلبی یمن مین اور بردیمانی پارس مین بعد اُس کے سوداگری ترک کرونگا اور ایک دوکان مین بیٹھ رہونگا قصہ مختصر اِتنا بکا کہ آگے اُسکو طاقت کہنے کی اور مجھے سُننے کی نرہی تب مجبور ہو کر کہا اُسنے کہ ای سعدی تو بھی کچھ باتین کر کہ کیا دیکھا ہے تونے اور کیا سُنا ہے تب یہہ رُباعی مین نے پڑھی

رباعی

وُہ سُنا ہے تونے ای غافل کہ دشت غور مین	گر پڑا جسوقت ایک سالار کا گھوڑے سے بار
تب کہا اُسنے کہ چشم تنگ دُنیادار کو	یا بھرے صبر و قناعت یا بھرے خاک مزار

قطعہ

وہ سُنا ہی تو نے ایک جنگل کے بیچ	جی سے گذرا ایک تاجر مالدار ہ
بولا چشم تنگ دُنیا دار کو ہ	پُر کرے ہی صبر یا خاک مزار

تئیسوین حکایت

ایک مالدار کو مین نے سُنا ہی کہ خست مین ایسا مشہور تھا جیسا حاتم سخاوت مین ہ نعمت دُنیا سے اُسکا آراستہ ظاہر حال تھا اور باطن نحوست خلقی سے مالامال ایک روٹی کسی جاندار کو ہاتھہ سے ندیتا اور ابوہریرہ کی بلّی کو ایک نوالا نہ کھلاتا بلکہ اصحاب کہف کے کتّے کے آگے ایک ہڈّی چوس کر بھی نڈالتا غرض اُسکے گھر کا دروازہ نہین دیکھا کسی نے کھلا اور دسترخوان اُسکے آگے بچھا ہ

قطعہ

ایسا منحوس جسکے کھانے کی ہ	باس بھی سونگتے نہین فقرا ہ
روٹی کھانے کے بعد اُسکے ہاے	کبھو ایک ریزہ مرغ نے نہ چُنا

ایک دن کیا سُنتا ہون کہ مغرب کی دریا کی راہ سے مصر کو دل مین خیال فرعونی لئے روانہ ہوا یکا یک باد مخالف نے کشتی کو لیا اور تباہ کیا جیسا کہ کہتے ہین ہ

بیت

ساختہ دل طبع غمین سے تیری کرتا ہی نہ بحر	باد کشتی کے موافق ہر گھڑی ہوتی نہین

نادان مضطرب ہو کے ہاتھہ واسطے دُعا کے اُٹھاے اور فریاد بیفائدہ کرنے لگا جیسا کہ حاصل معنی ایک آیہ کا ہی جسوقت کہ سوار ہوتے ہین ناؤ مین دُعا کرتے ہین اللہ سے استحال مین گویا خالص کرنیوالے ہین دین کو واسطے اُسکے ہ

بیت

زاری کے ہاتھ سے نہ کیا محتاج نفع پاوے	پیش خدا دُعا مین وقت کرم بغل مین

قطعہ

سیم و زر سے خلق کو آرام دے	اور اسکا نفع تو خود بھی اُٹھا
گھر بنا کر چھوڑ جانا ہے تو پھر	سونے اور روپے کی اینٹوں سے بنا

کہتے ہین کہ مصر مین اقربا اُسکے محتاج تھے بقیہ مال سے اُسکے تونگر ہوے پرانے جامے اُنھون نے اُسکی موت کے غم مین ٹکڑے اُڑائے اور نئے کپڑے قیمتی بنوائے اُسی ہفتے مین ایک رشتہ دار کو اُسکے دیکھا مین نے ایک گھوڑے بیش قیمت پر سوار اور غلام پری پیکر اُسکی جلو مین دوڑتا یارب اپنے جی مین کہا مین نے

قطعہ

قدرت اللہ سے مُردہ کوئی	جی کے پھر اپنون مین آجاتا اگر
وارثون کو ہوتا اُسکے مرگ سے	پھیرنا میراث کا دشوار تر

غرض بسبب سابقہ معرفت کہ مجھ مین اُسمین تھا آستین اُسکی پکڑی مین نے اور کہا

بیت

اے نکو طالع خجستہ مرد تو کھا اور کھلا	اُس نگون طالع نے کچھ کھایا نہ پر اکٹھا کیا

چوبیسوین حکایت

ایک صیاد ناتوان کے دام مین ایک مچھلی قوی پھنسی طاقت اُسکے تھامنے کی نرکھتا تھا اِس لئے مچھلی اُسپر غالب آئی اور دام اُسکے ہاتھ سے گھسیٹ لیگئی

قطعہ

لاتا تھا آبجو کنارے ایک غلام نت	آبجو سے آب لیگئی آخر غلام کو
مچھلی کو دام کھینچ کے لاتا تھا بار بار	اب کے گھسیٹ لیگئی مچھلی ہی دام کو

ماہی گیرون نے بہت تاسف کیا اور وہ کہا اُسکو کہ ایسا شکار تیرے ہاتھ لگا اور تو

اُسنکو نہ روک سکا کہا اُسنے ای بھائیو کیا کیجئے ہماری روزی نتھی اور مچھلی کا رزق باقی تھا صیاد بے روزی دجلے مین مچھلی نہین پکڑ سکتا اور مچھلی بے اجل خشکی مین نہین مرتی

پچیسوین حکایت

ایک دست و پا بُریدہ نے ہزار پاؤن والے کو مار ا تھا اتفاقاً ایک صاحب دل جو ادھر گذرا کہا اُسنے سبحان اللہ باوجود ہزار پاؤن کے کہ یہہ رکھتا تھا جب کہ اجل اُسکی پہنچی بے دست و پا سے نہ بھاگ سکا؛

مثنوی

لینے کو جان پیچھے عدو آ لگے اگر
دوڑا کے کوبھی روکے اجل پاؤن باندھکر

پہنچے عدو کے بعد عدو متصل ہی جب
اُسوقت پھر کمان کیانی کھینچے ہی کب

چھبیسوین حکایت

مین نے ایک احمق کو دیکھا نہایت موٹا اور تازہ اور گلے مین اُسکے خلعت بیش قیمت مرکب تازی پر سوار قصب مصری کی سر پر دستار کسی نے پوچھا ای سعدی یہہ دیبائے نگارین ساتھہ اس حیوان بے تمکین کے کیون کر دیکھتا ہی تو بولا مین ایک خط بد ہی کہ سونے کے پانی سے لکھا ہی

شعر

ظاہر مین آدمی کا مشابہ بنا گدھا
گوسالہ ہی بجسم فقط ہی اُسے صدا

کبھو نہووےگا انسان کی مثل یہہ حیوان
مگر یہہ جامہ و دستار چہرےکا نقشا

ہزار مرتبہ پھر اُسکی ملک ہستی مین
چھٹ اُسکا خون نکچھہ تو حلال دیکھیگا؛

شریف کیتنا ہی ہووے ضعیف لیک کبھو
نہ پست ہووےگا رتبہ بلند تک اُسکا

گر آستانہ ہو روپے کی مینخین سونے کی
یہودی ہو گا نہ ہرگز وے لے شریفون سا

ستائیسوین حکایت

ایک چور نے فقیر سے کہا تجھے شرم نہین آتی کہ واسطے جو بھر روپے کے ہر کس و ناکس کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے جواب دیا اُسنے

قطعہ

واسطے ایک رتی روپے کے		ہاتھ پھیلائیے تو ہے بہتر
نہ کہ اشخاص کاتین اُسکے تئین		ہے غضب ڈیڑھ دانگ کے اوپر

اٹھائیسوین حکایت

نقل کرتے ہین کہ ایک پہلوان زمانے کی دشمنی سے تنگ آیا تھا اور حلق کشادہ و دست تنگ سے عاجز ناچار باپ کے پاس جاکر گلہ کرنے لگا اور اجازت چاہی کہ قصد سفر کا رکھتا ہون تا قوت دست و بازو سے دامن مقصود کا پکڑون کب تک مانند ضعیفونکی ناچاری سے ایریان رگڑون ؛

بیت

چھپاوین تو ضایع ہے فضل و ہنر ؛		کھسین مشک رکھہ دین اگر آگ پر ؛

باپ نے کہا ای فرزند اِس خیال محال کو اپنے دل سے نکال اور پائے قناعت پر دامن سلامتی کا ڈال کہ بزرگ کہہ گئے ہین ؛

قطعہ

ہاتھ کب آئے دامن دولت ؛		پیش جاتی نہین زبردستی ؛
کوشش اُسکے لئیے ہے لاحاصل ؛		وسمہ ابرو پہ جیسے اندھے کی

شعر

ہر ایک بال مین دو سو ہنر تیرے ہون گو		ولے نہ ایک بھی کام آئے بخت گر بد ہو

شعر

شہ زور کیا کریگا اُسمین جو ہے مقدر		بازوئے سخت سے ہے بازوئے بخت بہتر

لڑکے نے کہا ای حضرت سفر مین فائدے بہت ہین سرور خاطر دلگیر کا حصول فوائد

کشور کا دیکھنا عجایب کا سُنّنا غرایب کا سیر دیاروں کی مُلاقاتین یاروں کی حاصل کرنا جاہ و ادب کا زیادہ ہونا مال و کسب کا شناخت اپنے بیگانے کی آزمایش زمانیکی جیسا کہ صاحبان مُسافرت نے اور رہروان طریقت نے ارشاد کیا ہی ۝

رُباعی

باہر اگر نہ نکلا گھر اپنے کی دُکان سے	جا جگمین وید کرلے اُس روز سے تو پہلے
ای خام آدمی تو ہووے گا پھر کہان سے	جسدن تجھے ہی اُٹھنا اس کشورِ جہان سے

باپ نے کہا ای بیٹا اس قسم کے فائدے کہ تو نے بیان کئے سچ ہی کہ سفر مین لا انتہا ہین لیکن پانچ گروہ کو پہلے سوداگر کہ مقدور و نعمت اور غلام کنیزین باجمال و خوش پوشاک اور شاگردان چست و چالاک رکھتے ہین ہر روز ایک مُلک مین اور ہر رات ایک مقام مین ہر لحظہ نعمت دُنیا سے فائدہ مند ہوتے ہین ۝

قطعہ

پہاڑ اور بن مین عاجز صاحب نعمت نہین ہرگز	نہین ہی دسترس جسکے تئین مقصودِ دُنیا پر
بنا لے خواجگہ خیمے سے اپنے جاوے وُہ جس جا	وطن ہی مین وُہ اپنے ہی غریب و اجنبی گویا

دوسرے عالم فصیح و بلیغ کہ گفتار شیرین اور کلام نمکین رکھتا ہو جس جگہہ جاوے رہنے والے وہان کے خدمت اُسکی سعادت جانکر کرین بلکہ اُسکے تلوونکے تلے اپنے آنکھین دھرین

قطعہ

شعور مند ہی دُنیا مین جون کھرا سونا	بزرگی زادہ نادان ہی کھوٹے روپے سا
جہان وُہ جاوے کرین قدر و قیمت اُسکی سب	عوض کسی کے اُسے لیوین غیر شہر مین کب

تیسرے خوبصورت کہ صاحبدل جیسے اُسکی آمیزش کی خواہش کرتے ہین اور اپنا نقد

دل آگے اُسکے دھرتے ہین غنیمت جانتے ہین اُسکی صُحبت و خدمت دل سے
کرتے ہین اُسکی طرف رغبت چُنانچہ کہتے ہین کہ تھوڑا سا جمال بہت سے مال سے
بہتر ہے صورت خوب مرہم ہے دلہاے زخمی کی اور بند دروازون کی کُنجی لینے کو کوئی اُسکا
مانع نہو جہان جاہے وہان جائے

قطعہ

جس جا شکیل جائے وہین ہووے وہ عزیز ؛		دیوین نکال گو اُسے ماباپ و اقربا
قرآن مین نظر پڑا طاوس کا جو پر ؛		پوچھا مین یہہ مقام تیری قدر سے بڑا
کیونکر ملا تب اُسنے کہا چُپ کہ خوش جمال	رباعی	جون جا ہے اپنے پاؤن دھرے ہاتھون بڑھا
لڑکا اگرچہ ہووے طرحدار و دلربا		کُچھ غم نہین جو ہووے وہ ماباپ سے جُدا
موتی ہے وہ نہووے اگر سیپ مین نہو		ہر ایک لینے والا ہے دُرِّ یتیم کا ؛

چوتھے وہ خوش آواز کہ گلوے داؤدی سے پانی کو بہنے سے اور پرندون کو اُڑنے سے
باز رکھے پس وسیلے سے اس فضیلت کے آدمیون کے دلون کو گرویدہ اور فریفتہ
کرے صاحبان درد اُسکی ہمنشینی کی خواہش اور صحبت کی رغبت کرتے ہین

بیت

اچھے گانے کی طرف اب ہے میرا کان لگا		کون ایسا ہے کہ دے جلد دوتارے کو بجا

قطعہ

آواز نرم حُسن بھری سوزناک حسین		ہوسگی شراب صُبح کے مستون کے کان کا
بہتر ہے روئے خوب سے آواز خوش کہین		وہ نفس کا ہے قوت یہہ ہے جان کی غذا

پانچوین اہل ہنر کہ کوشش بازو سے خرچ روزمرہ حاصل کرتا ہے اسواسطے کہ آبرو
اُسکی بسبب روٹی کی احتیاج کے بجا رہے جیسا کہ شعورمندون نے کہا ہے ؛ **قطعہ**

گر سفر کو جائے اپنے شہر سے
ملک سے جا کر خرابے مین پڑے
محنت و سختی نہ کھینچے پارہ دوز
سوئے بھوکھا بادشاہ نیم روز

غرض ایسی حقیقتین کہ بیان کین مین نے سفر مین سبب جمعیت خاطر اور باعث خوشی طبیعت ہوتی ہین لیکن جو شخص کہ انمین سے ایک بھی نہین رکھتا بسبب اپنے خیال باطل کے اگر تمام جہان مین پھریگا کوئی کس وناکس اُسکی خواہش نکریگا بلکہ اُسکے نام ونشان سے بھی اطلاع کسیکو نہوگی جیسا کہ کہہ گئے ہین ؎

قطعہ

خصومتو نسے جسے گھیر لیہہ گردش چرخ
جو طیر پھر ندیکھے کا آشیانے کو
کرے ہی کیا اُسے بیچیز رہبری ایام
قضا گھسیٹے ہی اُسکو ہی سوئے دانہ ودام

لڑکے نے کہا اے حضرت حکیمون کے قول سے کیونکر مخالفت کرون کہ کہہ گئے ہین رزق اگرچہ مقسوم ہی پر اُسکے اسباب حصول سے تعلق شرط ہی اور بلا اگرچہ مقدر ہی لیکن اُسکی آمدورفت کے دروازون سے احتراز واجب

قطعہ

گرچہ بے شبہہ رزق پہنچیگا ؎
گوکہ مرتا نہین کوئی بن موت
ڈھونڈنا شرط عقل ہی سرجا
لیک تو منہہ مین اژدہے کے نجا

اس حالت مین کہ مین مست ہاتھی سے لڑون اور شیر غضبناک سے پنجہ کرون ؎ مصلحت یہہ ہی کہ کسیطرف نکل جاؤن اور کچھہ فایدہ اُٹھاؤن زیادہ اتنے طاقت بینوائی کی اور قدرت شکیبائی کی نہین رکھتا ؎

قطعہ

ہر ملک اُسکی جاگہہ ہی کیا غم وہ اور کہائے
اپنے مقام ورتبے سے جو شخص گر گیا

ایک گھر مین شب کو جاتی ہی ہر ایک مالدار
جسجا گدا کو رات ہوئی ہی وُوہی سرا

یہہ کہکر ہمّت باندھی اور باپ کو وداع کرکے چلا اور اپنے چلنے کے وقت سُنتے ہین کہ یہہ بیت پڑھتا تھا ؛

بیت

ہو جس اہلِ ہُنر کا بخت ناکام
وہان وُہ جائے جس جاگہہ ہو گمنام

تاکہ ایک دریا کے کنارے پُہنچا کہ اُسکی موج کے زور سے پتھر سے پتھر ٹکرین کھاتا تھا اور اُسکی آواز کا شور کوسون تک جاتا تھا ؛

رباعی

اِس طرح کا تھا وُہ چشمہ پُرخطر
جسمین مُرغابی نرہتی تھی نڈر ؛
اُسکی چھوٹی سی لہر لیجاتی کھینچ
آسیا ہوتی کنارے پر اگر

اور آدمیون کے ایک گروہ کو دیکھا کہ ہر ایک اُس مین سے سونے کے ریزے لیکر اور رخت سفر باندھکر پار اُترنیکے واسطے گھاٹ پر بیٹھا ہی جوان تنگ دست تھا مدح وثنا کرنے لگا بہتیری مِنّت وزاری کی پر کسی نے نہ یاری کی بلکہ یہہ کہا ؛

بیت

بے زر کسی پہ زور نہ تک کر سکیگا تو
اور زر جو پاس ہی تو نہین احتیاج زور

ملّاح بے مُروّت اِسپر ہنسا اور اُسکی طرف سے پھرکر کہا ؛

بیت

پار بن زر بحر کے کب جا سکیگا زور سے
زور دس مردون کا تجھ اور زر تو لا ایک مرد کا

اِس طعنہ وکنایہ سے جوان کو غُصّہ آیا چاہا کہ اُس سے بدلا لیوے لیکن کشتی چل نکلی تھی پکارا کہ یہہ جامہ گلے کا حاضر ہی اگر اِسپر قناعت کرے ملّاح اِس طمع پر ناؤ کو پھیر لایا

بیت

خواہش آنکھونکو خردمندونکی سی لیتی ہی
مُرغ وماہی کتنین حرص پھنسا دیتی ہی

قصہ کوتاہ جوان نے ہاتھ دراز کیا اور وہ ملاح کی ریش و گریبان تک پہنچا کہ اُسکو اپنی طرف کھینچا اور بلا توقف مارنے لگا یار اُسکے واسطے پشتی کے کشتی سے اُترے پر اس مرتبے جو درستی دیکھی پیٹھ پھیر کھڑے رہے غرض صلاح یہہ ٹہری کہ اُس سے صلح کریں اور کشتی کی مزدوری اپنے ذمے لیں ؛

مثنوی

اگر جنگ دیکھے تحمل تو کر ؛ کہ باندھے ہے نرمی لڑائی کا در
تیقن تجھے ہو جہاں جنگ کا ؛ سہولت تلطف سے واں پیش آ
جو کیسی ہی تلوار ہو آب دار ؛ پہ کاٹے نہ وہ نرم ریشم کے تار
خوشی و مدارا اور الطاف سے ؛ تو ہاتھی کو ایک بال سے کھینچ لے

حرکات گذشتہ کے عذر کے واسطے قدموں پر اُسکے گرے اور مکر و نفاق سے سر اور آنکھیں اُسکی چومی غرض ناؤ میں اُسکو بٹھاکر روانہ ہوئے اتنے میں جس جاگہہ کہ پانی میں یونان کی عمارت کا ایک ستون کھڑا تھا وہاں پہنچے ملاح بولا کہ ناؤ کو یہاں خلل ہے تم میں سے جو کوئی زور آور اور دلاور ہووے چاہئے کہ اس ستون پر جاوے اور کشتی کا گن پکڑے تاہم درست کریں جوان ازبسکہ غرور دلاوری کا اور گھمنڈ بہادری کا رکھتا تھا دشمن آزردہ دل سے اندیشہ نہ کیا اور حکیموں کے قول پر متوجہ نہوا کہ کہہ گئے ہیں جس کسیکے دلکو ایک رنج پہنچا دے اگر پیچھے اُسکے سو راحتوں سے پیش آوے تو بھی اُس ایک رنج کے بدلے سے نڈر نہو کہ پیکان زخم سے نکل آتا ہے اور آزار دل میں رہ جاتا ہے ؛

بیت

کیا خوب ایک سردار نے اپنے رفیقوں سے کہا ؛ غافل نہو دشمن کو جو آزردہ ہے تو نے کیا

قطعہ

بے غم نہو کہ تو بھی کبھو ہو گا تنگ دل ؛ گر دل کسیکا ہاتھ سے تیرے ہوا ہے تنگ

پتھر نہ مارنے دے دیوار قلعہ پر	شاید وہان سے آہی پڑے تجھہ پہ کوئی سنگ

الغرض کن کو پہلوانی لیکر اپنے بازو پہ جتنا کہ چاہا لپیٹا اور ستون پر چڑھ گیا ملاح نے گھات
جو دیکھی جھٹ سے اُسکے ہاتھہ سے وُہ رسّی کھینچ لی اور ناؤ کھیدی بیچارہ مُنہہ دیکھتا
رہ گیا دو دن تلک مُصیبت اور محنت دیکھی اور اذیت بہت سی کھینچی تیسرے دن
نیند نے گریبان اُسکا پکڑا اور دریا مین ڈال دیا شبانہ روز کے بعد ڈوبتا اُچھلتا کنارے
سے جا لگا ایک رمق زندگی کا اُس مین تھا کہ پتے درختون کے کھانے لگا اور جڑین
گھاس کی اُکھاڑنے جون تون تھوڑی سی قوّت بدن مین آئی اور پاؤن مین طاقت
چلنے کی پائی تب جنگل کی راہ لی اور چلا یہان تلک کہ بھوکھہ اور پیاس سے بے طاقت
ہوا بہزار خرابی اُٹھتے بیٹھتے ایک کوئے کے کنارے پر پہنچا وہان ایک قوم جمع تھی اور
ایک ایک کوڑی پر آدمی پانی پلاتے تھے جوان کے پاس کوڑی نہ تھی پانی جو نہین مانگا کسی
نہ دیا ناچار اُسنے ہاتھہ ظلم کا دراز کیا کتنے آدمیون کو خوب مارا تب تو وہان کے لوگون نے
بھی غلبہ کیا بے تامل اُسکو بھی مارا اور نکال دیا۔

قطعہ

جمع ہوون مچھر تو مارین ہیل کو	گو وُہ ہے مردی و سختی کا پہاڑ
چیونٹیان آپس مین جو ایکا کرین	پوست تن کا شیر کے بھی ڈالین پھاڑ

ناچار ہوکر ایک کاروان کے ساتھہ ہو لیا اور چلا رات کے وقت ایک مقام پر پہنچے کہ وہان
چورونکا ڈر تھا گروہکو دیکھا اُسنے کانپتے ہین اور مرنے پر مستعد ہو کہا کہ فکر مت کرو
تم مین ایک مین ہون کہ پچاس مردون سے نہ ڈرون بلکہ تنہا مقابلہ کرون سوائے میرے
جتنے جوان ہین مددگار رہین نہ شریک کارزار مردم کاروان کو اُسکی لاف زنی سے
اطمینان کمال ہوا اور اُسکی صحبت سے ہر ایک خوش حال رفاقت اُسکی دلپر ٹھانی اور

آب و نان سے دستگیری واجب جانی غرض جوان کے معدے مین بھوکھ کی آگ لگی تھی اور باگ طاقت کی ہاتھ سے جا چکی تھی کتنے ایک لقمہ رغبت سے کھائے پانی پیا اور دل درد نی کو آرام بخوبی دیکر آرام کیا ایک پیر مرد جہاندیدہ اُس کاروان مین تھا کہا اُسنے اے جماعت اِس تمھارے نگہبان سے مجھکو اندیشہ زیادہ تر چورون سے ہے چنانچہ ایک نقل ہے کہ ایک محتاج نے کتنے درہم جمع کئے تھے اور رات کو چورونکی تشویش سے گھر مین اکیلا نہ سوتا تھا ایک اپنے دوست کو بُلایا اُسنے کہ تنہائی کی وحشت کو اور دزدی کی دہشت کو بسبب اُسکی مصاحبت کے دور کرے غرض کئی راتین اُسی سے صحبت تھی تا کہ وُہ درہمون سے آگاہ ہُوا لیا اُنکو اور کھایا بلکہ کسی طرف چلا گیا صبح کو لوگون نے دیکھا اُسکو روتے ہوئے اور ننگے کسی نے پوچھا کہ کیا حال ہے شاید تیرے درہم کوئی چور لیگیا کہا اُسنے واللہ نہین بلکہ نگہبان ؛

قطعہ

سانپ کی حالت تھی مخفی جب تلک ؛	تب تلک اُس سے نہ تھا کچھ مجھکو ڈر ؛
زخم اُس دشمن کے دانتون کا بُرا	آدمی کو دوست جو آوے نظر ؛

کیا جانئے کہ یہہ شخص بھی چورون مین سے ہو اور عیاری سے ہم مین آیا ہو کہ اپنے فرصت کے وقت یارون کو خبر کرے مصلحت یہہ ہے کہ اِسکو سوتا چھوڑین ہم اور چل نکلین ؛ جوانون کو تدبیر پیر کی پسند آئی اور ہیبت اُسکی اُنکے دل مین سمائی اسباب سفر کا اُٹھایا اور جوان کو نہ جگایا جب کہ صبح ہوئی اور آفتاب بلند ہوا اور دھوپ اُسکے شانے پر آگئی چونک پڑا اور سر اُٹھایا کاروان کو اُسجگہہ نپایا بیچارہ بہت پھرا پر کہین کھوج نہ ملا بھوکھ اور پیاس کی شدت سے مُنہہ ماٹی پر دھرا اور دل ہلاکی پر رکھا اور اپنے حسب حال یہہ اشعار پڑھنے لگا ؛

نظم

گیا وہ قافلہ کس سے کرون مین اب گفتار	نہین غریب کا غیر از غریب مونس و یار
کدے ہے سختیان وہ شخص یار و اہل غربت سے	کہ جو آگاہ نہین ذرہ بھی رنج و مصیبت سے

وہ اِس حالت مین تھا کہ ایک شاہزادہ فوج سے جدا شکار کے پیچھے لگا ہوا اُسکے سر پر آن پہنچا کلام اُسکا سنا جمال اُسکا پاکیزہ و مطہر دیکھا اور حال اُسکا ابتر پوچھا اُس سے کہ کہان کا رہنے والا ہے تو اور کدھر سے آیا ہے اور اِس جگہہ کیون پڑا ہے تب تھوڑی سی سرگذشت اپنی اُسنے کہی شہزادے کو رحم آیا خلعت و نعمت اُسے دیکر ساتھ اُسکے ایک شخص معتبر کو کیا اور اُسکے ملک مین بھجوا دیا باپ سے اُسکو دیکھا شاد ہوا اور سلامتی حال پر اُسکی شکر کیا رات کے وقت جو کچھ کہ اوپر اُسکے گذرا تھا صعوبت کشتی اور جور ملاح سے جفاے دہقان اور بیوفائی کاروان سے باپ کے آگے جون کا تون بیان کیا سنکر اُسکو باپ نے کہا کہ بیٹا تیرے جانے کے وقت نہ کہا تھا مین نے کہ تہیدستون کا دست دلیری بندھا ہے اور پنجۂ شیری ٹوٹا ؛

بیت

اُس تہیدست سپاہی نے کیا خوب کہا	پانچ من زور سے جو بھر کہین زر ہے اچھا

بیٹے نے کہا کہ اے پدر جب تلک رنج نہ کھینچے گا تو گنج نہ پاویگا اور جب تلک جان جوکھون نہ اُٹھائیگا دشمن پر فتح نپائیگا اور جب تلک دانے نہ بکھیریگا مالک کھلیانکا نہوگا نہین دیکھتا ہے تو کہ تھوڑا سا رنج اُٹھا کر مین نے کیا کچھ حاصل کیا اور ایک نیش کھا کر کس قدر شہد لایا ؛

بیت

اگرچہ رزق سے ہم زیادہ کھا نہین سکتے	پہ ہاتھ اُٹھانا بھی لایق نہین ہے کوشش سے

بیت

گر فلک غوطہ خور کو ہووے نہنگ کا ۔۔۔ چنگل مین لائے کیونکہ وہ موتی گران بہا

نیچے کا پتھر چکی کا جو حرکت نہین کرتا لاچار بھاری بوجھ اُٹھاتا ہے

قطعہ

نہ نکلے غار سے گر شیر خشمگین کیا کھائے ۔۔۔ گرا جو باز رہے طعمہ پائے پھر کیون کر
شکار گھر مین ہی کرتا ہے تجھکو تو ہونگے ۔۔۔ یہہ دست و پا تیر مکڑی کے دست و پا سے بتر

جواب دیا اُسنے اے بیٹا اگلی مرتبہ آسمان نے تیری یاری کی اور اقبال نے بہی یاوری کہ پھول تیرا کانٹے سے اور کانٹا تیرے پاؤن سے نکلا اتفاقاً ایک صاحب دولت تجھ سے ملگیا اور تیری شکستہ حالی و بے پروبالی پر اُسنے رحم کیا ایسی واردات نادر ہین اور نادر پر حکم نہین ہوسکتا؛

بیت

صیاد نہ گیدڑ کو ہر ایک مرتبہ لیجائے ۔۔۔ یعنی اُسے ایکروز یہہ ہوسکتا ہے جو کھائے

جسطرح سے ایک بادشاہ ملک فارس کا واسطے سیر و خوشی کے کتنے ایک مصاحب ساتھ لیکر مصلا ہی شیراز مین گیا اور ایک بیش قیمت نگ کی انگوٹھی اُسوقت پاس تھی فرمایا کہ اِسکو عضد کے گنبذ پر رکھ دین جو کوئی ایسا تیر لگائے کہ اُسکے حلقے مین ہوکر نکل جائے تو پھر انگوٹھی اُسیکی ہے اتفاقاً چار سو حکم انداز اُسکی خدمت مین حاضر تھے سب نے تیر لگائے اور نشانہ چوکے مگر ایک لڑکا مسافر خانے کے کوٹھے پر بطور کھیل کے تیر پھینکتا تھا ہوا نے تیر اُسکا انگوٹھی کے حلقے مین سے نکال دیا بادشاہ نے انگشتری اُسیکو عنایت کی اور بہت سی نعمت بھی بخشی لڑکے نے اُسکے بعد تیر کمان کو جلا دیا اور دھیان تیر اندازی کا دل سے اُٹھا دیا لوگون نے پوچھا کہ یہہ کیا کیا تو تب کہا اُسنے چاہتا ہون کہ پہلی رونق برقرار رہے اور اُسکی شہرت پائدار

قطعہ

یہہ بھی ہوتا ہے حکیم خوب سے ۔۔۔ بن نہین پڑتی کبھو تدبیر ایک

گاہ ہوتا ہی کہ لڑکا بیوقوف	مارتا ہیگا ہدف پر تیر ایک

انتیسوین حکایت

ایک فقیر کو دیکھا مین نے غار مین بیٹھے اور جہان سے کنارہ کئے بادشاہون اور امیرون کی شان شوکت اُس کی نظر ہمت اور دیدۂ قناعت مین نرہی تھی ؛

قطعہ

جس شخص نے جہان مین مانگا کبھو نہ کچھ	تا اپنے وقت مرگ نہوگا نیاز مند ؛
حرص و ہوس کو چھوڑ تو شاہی جہان مین کر	گردن جسے طمع نہین اُسکی ہی نت بلند

اُسطرف کے ایک بادشاہ نے اِشارت کی کہ توقع کرم وا خلاق درویشون سے یہہ ہی کہ مُوافقت ہم سے ساتھہ نان و نمک کے کرین شیخ راضی ہوا کہ قبول کرنا دعوت کا سُنت ہی دوسرے دن بادشاہ درویش کے پاس اُسکے عذر خِدمت کے واسطے گیا عابد اُٹھا بادشاہ سے بغل گیر ہوا اور مہربانی کی جب کہ بادشاہ گیا کسی ہم صحبت نے شیخ سے پوچھا کہ اِسقدر تپاک والطاف بادشاہ سے خِلاف عادت تھے اِسمین کیا حِکمت ہی کہا اُسنے نہین سُنا ہی تو نے ؛

نظم

فرش پر تو جسکے بیٹھا ہو گیا واجب تجھے	اُسکی خِدمت کے لئے اُٹھنا ہمیشہ دمبدم
گر نہو حاجت ہمین تو کیون امیرونکے حضور	گاہ ہون سیدھے کھڑے اور گاہ ہووین پشت خم
خیر کا بدلا تو کر سکتے نہین پھر اِس لئے	کرتے ہین بیچارگی کا اُن سے اپنی عذر ہم

مثنوی

کان کو مقدور یہہ البتہ ہی ؛	نے سُنے آواز دف و چنگ و نے
آنکھہ کرے صبر نہ دیکھے وہ باغ ؛	غنچہ و گل بن رہے چندے دماغ

تکیہ پرون کا جو نہووے نہو	سر کے تلے سنگ کو دھر رہئے سو
دلبر محبوب نہ سووے جو ساتھہ	رکھئے بس آغوش ہی مین اپنے ہاتھہ
غیر غذا پر شکم رودہ دار	صبر کسی پر نہ کرے زینہار

چوتھا باب خاموشی کے فایدونمین

پہلی حکایت

ایک دوست سے مین نے کہا کہ چپ رہنا مین نے اس سبب اختیار کیا ہی کہ بولنے مین اکثر اوقات نیک و بد کا اتفاق ہوجاتا ہی اور آنکھہ دشمن کی سوائے بدی کے کچھہ نہین دیکھتی بولا وہ کہ اے برادر دشمن وہی بہتر ہی کہ نیکی نہ دیکھے **بیت**

ہی بڑا عیب ہنر دشمنی کی آنکھون مین	پھول ہی سعدی یہہ ہی آنکھہ مین دشمن کی خار

بیت

مدعی کا ہو گذر صالح کی جانب سے اگر	تو اشارہ یون کرے یہہ ہی بڑا جھوٹھا شریر

بیت

گو جہان روشن ہی سورج سے سدا	پر چھچھوندر کی نظر مین ہی برا

دوسری حکایت

ایک سوداگر کو ہزار دینار کا نقصان آیا اپنے بیٹے سے کہا اسنے لایق نہین ہی کہ تو ہر ایک سے یہہ بات کہے تو عرض کی اسنے کہ بموجب ارشاد نکہونگا مین لیکن مجھے اطلاع بخشئے کہ اسکے چھپانے مین کیا فائدہ ہی اور کیا مصلحت کہا اسنے تا ایک مصیبت دو نہون ایک نقصان مایہ دوسرے شماتت ہمسایہ **بیت**

دُکھ اپنا نہ کہہ دُشمنوں سے کبھی | کہ لاحول پڑھ کر کرینگے خوشی

تیسری حکایت

ایک جوان صاحب شعور فضیلتون سے بہرۂ کامل رکھتا تھا اور طبع بھی اُسکی لطیف تھی لیکن مجلسون مین عقلمندون کی جب تک بیٹھتا کچھ بات نکہتا ایک دن اُسکے باپنے کہا ہے بیٹا تو بھی جن جن چیزون سے واقف ہے کچھ کچھ اُنکا ذکر کیون نہین کرتا بولا وُہ ڈرتا ہون مین کہ اچیانا وُہ بات پوچھین کہ جسکو نہین جانتا تب کیا کرون مگر انفعال کھینچون کیا نہین سُنا ہے تونے

قطعہ

اپنی نعلین مین کئی میخین | ٹھونکتا تھا بیچارہ ایک صوفی
اُسکو دیکھا جو کام یہہ کرتے | ایک ہراول نے آستین پکڑی
کہ نہ چھوڑون کا تجھکو ادھر آ | باندھ گھوڑے کی میرے چو بندی

بیت

جو تو نے لب نہین کھولے تو کچھ نہین دعوا | ولے کہا ہے اگر کچھ تو پھر دلیل بھی لا

چوتھی حکایت

ایک عالم مُعتبر سے اور ایک مُلحد سے بحث ہوئی اور وُہ عالم اُس مُلحد سے بدلیل عُہدہ برا نہوا سر جھکا لیا اور پھر کسی نے پوچھا اُسنے کہ تو باوجود اس علم و ادب کے اور فضل و حکمت کے ایک بیدین پر غالب نہ آیا جواب دیا اُسنے کہ علم میرا قُرآن و حدیث اور قول مشایخ وُہ اُنکا مُعتقد نہین بلکہ سُنتا بھی نہین پھر مجھے سُنا اُسکے کُفر کا کیا ضرور ہے

بیت

قُرآن اور حدیث سے جسے نہو نجات | مت دے جواب اُسکو نہ سُن اُسکی اک بات

پانچوین حکایت

جالینوس نے کسی احمق کو دیکھا کہ ایک عقلمند کے گریبان مین ہاتھہ ڈالے ہوئے بیحرمتی کر رہا ہی کہا کہ اگر یہہ دانا ہوتا تو کام اُسکا نادانونکے ساتھہ اس حد کو نہ پہنچتا

مثنوی

ممکن نہین جو ہووے دو عاقلو نمین جھگڑا — بیوقوف سے لڑے ہی کب باوقار دانا
بیگانگی سے نادان کتنا ہی سخت بولے — نرمی و دلدہی سے دانا لبا پنے کھولے
ایک بال کو مقرر دو اہل دل بچا لین — مغرور و صلح جو بھی ایک بل نہ اسمین ڈالین
کیا چیز بال ہیگا گر ہووین دونون جاہل — زنجیر توڑ ڈالین جسوقت ہون مقابل
ایک آدمی کو گالی دی ایک پوچ گو نے — اُسنے بصد تحمل اُسسے کہا یہہ سُن لے
جو کچھہ کہا ہی تو نے بدتر مین اُسسے ہونگا — مانند میری کب تو جانے ہی عیب میرا

چھٹی حکایت

سحبان ابن وایل کو فصاحت مین بے نظیر جانتے ہین چنانچہ یہہ قوت گویائی کی اُسکو تھی کہ ایک مجمع مین سال بھر کلام کرتا اور لفظ مکرر نہ بولتا اگر اتفاقا اُسی لفظ کا اتفاق پڑتا تو واسطے اور معنی کے تکلم کرتا یہہ بھی بادشاہ کے ندیمون کا ایک ادب بعضے آداب سے ہی

مثنوی

سخن کیسا ہی ہو دلپسند شیرین — سراپا لائق تصدیق و تحسین
جو تو نے ہی کہا تو پھر نہ کہنا — کہ ہی ایکبار بس کھالین جو حلوا

ساتوین حکایت

ایک حکیم کو مین نے سنا ہی کہ کہتا تھا کوئی شخص اپنے جہل کا مقر نہین مگر وہ شخص کہ

جو کلام کسیکا تمام نہوا ہو اور بولنا شروع کرے ؛ **مثنوی**

رکھے ہی سخن ابتدا انتہا	سخن مین سخن کہہ نہین مطلقا
جو ہی صاحب عقل و تدبیر ہوش	نگویا ہو جب تک نہ کہلے خموش

آٹھوین حکایت

بندگان سلطان محمود سے کتنے شخصون نے حسن میمندی سے پوچھا کہ بادشاہ نے آج تجھ سے فلانی مصلحت مین کیا کیا کہا اُسنے کہ تم پر بھی چھپا نر ہیگا بولے وے کہ تو وزیر ہی جو کچھ کہ تجھ سے کہیگا ہم سے نہ کہیگا تب کہا اُسنے اِس اعتماد پر کہ کسی سے نکہونگا پس کسواسطے پوچھتے ہو تم ؛ **بیت**

ہر ایک بات سنی کب کہے ہی اہل تمیز	وہ سر شاہ نہ کھولیگا جسکو سر ہی عزیز

نوین حکایت

ایک حویلی کے مول لینے کے معاملے مین متردد تھا مین جو ایک جہودنے کہا کہ مین رئیس قدیم اِس محلے کا ہون اِس گھر کی خوبی جو کچھ کہ ہی مجھ سے پوچھ اور مول لے کہ کچھ عیب نہین رکھتا کہا مین نے سوائے اُسکے کہ تو ہمسایہ اُسکا ہی **قطعہ**

جِسکا ہمسایہ تو ہووے وہ گھر	دس درم روپے کو بھی مہنگا
پر یہہ اُمید ہی جو تو مرجاے	پھر تو دس سو کو بھی وہ سستا ہے

دسوین حکایت

ایک شاعر چورون کے امیر پاس گیا اور اُسکی تعریف کی حکم کیا اُسنے کہ جامہ اُسکا چھین کر گاؤن سے باہر کر دین گتے اُسکے پیچھے لگے چاہا اُسنے کہ پتھر اُٹھاوے زمین یخ بستہ تھی عاجز ہو کر کہنے لگا کہ یہان کے لوگ کیا حرام زادے ہین کہ کتون کو کھول دیا

ہے اور تھڑونکو بند کیا امیر کھٹرکی مین بیٹھا تھا سنکر ہنسا اور بولا کہ اے حکیم کچھ مجھ سے
چاہ کہا اُسنے اپنا جامہ چاہتا ہون اگر حضور سے اِنعام ہو ؎

مصرع

مین راضی ہون تیری بخشش سے بس تو جانے دے

قطعہ

اِس سراے جہان مین ہر کوئی	آسرا ہر کسی سے ہے رکھتا
پر مجھے خیر سے تیری ہرگز	نہین اُمید شر تو مت پہنچا

چوروں نکے سردار کو رحم آیا جامہ اُسکا ساتھ ایک قباءِ پوستین کے حوالے کیا اور کتنے درہم بھی دئے

گیارہوین حکایت

ایک نجومی اپنے گھر مین آیا جورو کو دیکھا کہ ایک بیگانے مرد کے ساتھ مل بیٹھی ہے گالیان دین
اور بُرا کہا غرض ایک فِتنہ برپا ہوا اور شور اُٹھا کسی صاحب دل نے اِس بات سے واقف ہو کر یہہ کہا

بیت

کون ہے گھر مین نہین اِتنی بھی جب تجھکو خبر	پھر تو کیا جانے کہ کیا ہیگا فلک کی اوج پر

بارہوین حکایت

ایک خطیب بدآواز اپنے تئین خوش آواز گمان کرتا اور شور بیفائدہ اُٹھاتا کہے تو کہ آواز کوے
کی اُسکی الحان کے پردے مین ہے یا ایک آیہ کہ حاصل معنے اُسکا یہہ ہے یعنے بدترین
آوازون کی آواز گدھے کی ہے وُہ اُسیکی شان مین ہے ؎

بیت

جب خطیب بوالفوارس غل اُٹھاوے مثل خر	اِصطخر فارس کا شور اُسکا گراے سر بسر

لوگ گاؤن کے بسبب مرتبہ وجاہ کے کہ رکھتا تھا رنج اُسسے کھینچتے تھے اور اذیّت اُسسے
نہ دیتے غرض ایک خطیب اُس اقلیم کا کہ اُسکے ساتھ پوشیدہ عداوت و بظاہر محبت رکھتا تھا
ایکدن واسطے پرسش احوال کے آیا اور کہا اُسنے کہ ایک خواب دیکھا ہے مین نے

خوب ہو جو بولا وہ کیا دیکھا ہے تو نے تب کہا اُسنے یہہ دیکھا ہے کہ تو خوش آواز تھا اور
آدمی تیری صدا سے راحت مین تھے خطیب نے اُسکو سُنکر اندیشہ کیا اور کہا
کیا مبارک خواب دیکھا ہے تو نے کہ مجھے میرے عیب سے آگاہ کیا معلوم ہوا کہ مین بدآواز ہون
اور خلق میری آواز سے دُکھہ مین ہے الحال توبہ کی مین نے کہ بار دیگر خطبہ نہ پڑھونگا مگر بہ آہستگی

قطعہ

دوستونکی صحبتون سے رنج مین ہتا ہون مین	خوب ہی مجھکو بتاتے ہین یہہ خلق بد میرا
عیب کو میرے ہُنر سمجھین ہین نقصانکو کمال	خارکو میرے دکھاتے ہین گُل رنگین بنا
ہے کدھر وہ دُشمن چالاک تر اور شوخ چشم	جو کہ میرے عیب کو جلدی مجھے دیوے دکھا

تیرہوین حکایت

ایک شخص قلعۂ سنجار کی جامع مسجد مین بے اُجرت اذان دیتا تھا ایسی آواز سے کہ
سُننے والون کو مضرّت پہنچتی تھی صاحب مسجد امیر عادل و نیکو خصایل تھا نچاہا اُسنے کہ
وہ آزردہ دل ہووے کہا اُس سے ای جوانمرد اِس مسجد مین اذان دینے والے قدیم
ہین کہ ہر ہر شخص کے اُن مین سے پانچ پانچ دینار مقرّر ہین اور تجھکو دس دینار دیتا ہون
مین مگر اور جگہہ جائے تو راضی ہوا اور گیا بعد ایک مُدّت کے امیر پاس پھر آیا اور عرض کی
ای خُداوند آپ نے مجھ پر ظلم کیا کہ دس دینار پر اس مقام سے نکال دیا جس جگہہ گیا ہون
مین وہان کے لوگ بیس دینار تک راضی ہین اگر اور مکان پر جاون لیکن مین قبول نہین کرتا
امیر ہنسا اور کہنے لگا زنہار نلیجو کہ پچاس تک بھی راضی ہونگے ؛

بیت

تیشے سے کوئی چھیلے نہ یون سنگ پر سے گِلا	چھیلے ہے تیرا شورِ صدا جسطرح سے دِل ؛

چودہوین حکایت

ایک بدآواز اونچی آواز سے قرآن پڑھتا تھا کوئی صاحب دل جو اُدھر گذرا کہنے لگا کہ تیرا درماہہ کتنا ہی کہا اُسنے کہ کچھ نہین فرمایا اُسنے پھر کسواسطے اپنے تئین رنج دیتا کہا اُسنے خُدا کے واسطے پڑھتا ہون بولا وہ واسطے خُدا کے مت پڑھ

بیت

پڑھیگا یون ہین جو قرآن تو الحق	تو کھو ویگا مُسلمانی کی رونق

پانچوان باب عشق اور جوانی مین

پہلی حکایت

حسن میمندی سے پوچھا کہ سُلطان محمود کتنے غلام گل اندام رکھتا ہی کہ ہر ایک اُن مین سے نادر زمان اور جان جہان ہی کیا باعث کہ اُن مین سے کسیکے ساتھ چاہت اور محبت نہین رکھتا جیسی کہ ایاز کے ساتھ ہی باوجود اسکے کہ حُسن مین اُنسے وہ بہتر نہین کہا اُسنے جو چیز کہ دل مین سماتی ہی وہی آنکھو نمین سہاتی ہی

مثنوی

جو کہ سُلطان مرید ہو جسکا	جو کرے فعل بد وہ ہی اچھا
وے گرا جسکو بادشاہ انام	نہ نوازین پھر اُسکے گھر کے تمام

قطعہ

جو دیکھے آنکھ سے انکار کی سوے یوسف	پتا وہ شکل کا اُسکی بھی دیوے رشتی سے
نگاہ چاہ کی چتون سے گر کرے اُسپر	تو اُسکی آنکھ مین پھر تو فرشتہ دیوے گے

دوسری حکایت

ایک صاحب کا غلام حسن مین نادر تھا اور وُہ اُسیر نظر محبّت کی رکھتا تھا کسی دن ایک دوست نے کہا اُسنے افسوس کہ یہہ غلام رعنا میرا زبان دراز و بے ادب ہے جو اب نہوتا تو کیا خوب ہوتا بولا وُہ کہ ای برادر جو اقرار محبّت کا کیا تو نے توقع خدمت کی نرکھ جبکہ عاشقی و معشوقی درمیان آئی کہان رہی غلامی و آقائی۔

قطعہ

صاحب اُسنے پیار سے کھیلے ہنسے	اور ہووے ناز مین ہیکر غلام
کیا عجب وُہ ناز جون خواجہ کرے	مثل بندہ وُہ اُٹھاوے لا کلام

تیسری حکایت

ایک متّقی کو دیکھا مین نے محبّت مین ایک شخص کی گرفتار اور بھید اُسکا پردے سے آشکار جسقدر کہ مصیبت دیکھتا اور زحمت کھینچتا لیکن ترک اشتیاق نکرتا بلکہ کہتا

قطعہ

دامن سے تیرے ہاتھ نکھینچو نکا تک تو قتل	شمشیر تیز سے بھی کریگا مجھے اگر ؛
تیرے سوا کہین نہین جائے پناہ اب	بھاگون بھی مین تو بھاگون اُدھر ہووے تو جدھر

ایک دن مین نے ملامت کی اُسکو اور کہا کہ تیری عقل لطیف پر کیا آفت پڑی کہ نفس کثیف تیرا غالب آیا ایک دم تامّل کیا اُسنے اور کہا ؛

قطعہ

شہ عشق آئے جس جگہہ نرہے	زور تقوے کے ہاتھ کا اُسجا
پاک دامن بیچارہ کیونکہ جئے	کہ وُہ کیچڑ مین جب تلک ہے پھنسا

چوتھی حکایت

ایک شخص نے اپنا دل گنوایا تھا اور جان سے ہاتھ اُٹھایا تھا منظور نظر اُسکا مقام خوف وخطر بلکہ دریائے ہلاکت کا بھنور نہ لقمہ جو یہہ تصوّر ہو کہ حلق مین آئیگا نہ پرندہ جو دھیان

ہو کہ دام مین پھنس جائیگا

بیت

زر آنکھ مین سمائے نہ محبوب کی اگر | نزدیک تیرے پھر تو ہی یکسان خاک و زر

یارون نے نصیحت سے کہا اُسکو کہ اس خیال محال کو ترک کر کہ ایک خلق اسی خواہش مین اسیر ہی اور پائے بزنجیر نالہ کیا اُسنے اور کہا ؛

قطعہ

اُسکی خواہش پر مین راضی و لیسے ہون | دوستو بس میرے تم ناصح نہو ؛
قوت بازو سے اپنی تیغ زن | دشمنونکو مارین خوبان دوست کو

شرط محبت کی نہین ہی کہ جان کے اندیشے سے دل کو محبت جانان سے اٹھاوے

مثنوی

جب تلک تجھکو ہیگی خودداری | ہیگی جھوٹھی تیری گرفتاری
دوست تک گر نہو پہنچ اپنی | دوستی کی ہی شرط پھر تو یہی ؛
تک نہ دم لے جدھر تدھر جاوے | جستجو مین اُسکی مرجاوے

قطعہ

باقی نرہے کوئی بھی تدبیر اگر | گو مارین عدد خدنگ شمشیر تبر
آستین پکڑ لونگا جو پہنچیگا ہاتھ | مرجاؤنگا ورنہ اُسکے در پہ جاکر

علاقہ مندونکی اُسکے نظر ازبسکہ اُسکے اطوار پر تھی اور شفقت اُسکے حال زار پر بندا نے اور بندا اُسسے کیا پر کچھ فایدہ نہوا ؛

مثنوی

کھا ایلوے کو حکم یہی ہی طبیب کا | نفس حریص لا سے مٹھائی ہی چاہتا
ہی سنا تو نے چھپ کے ایکدلبر | اپنے عاشق سے کہتا تھا اکثر ؛
جب تلک اپنی قدر ہی تجھکو ؛ | میری قدر آنکھون مین تیری کیا ہو ؛

غرض وُہ بادشاہزادہ کہ منظور اُسکا تھا خبر کی اُسکو کہ ایک جوان اِس میدان مین ہمیشہ رہتا ہی نہایت خوش طبع ہی اور شیرین زبان باتین لطیف لطیف اور نکتے عجیب عجیب اُسسے سُنتے ہین ہم ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شور سر مین اور سوز دلمین رکھتا ہی شیدا و بیخبر نظر آتا ہی ایکدم مین سو بار آپ سے جاتا ہی لڑکے نے جانا کہ وُہ میرا ہی گرفتار ہی اور میرے ہی سبب ذلیل وخوار گھوڑے کو اُسکی طرف چھیڑا جوان نے جو دیکھا کہ شہزادہ اُسکے پاس آنے کا قصد رکھتا ہی رو دیا اور کہا

بیت

پھر آیا وُہ جسنے مجھکو ہی قتل کیا	دل اُسکا بھی شاید اپنے کُشتے پر جلا

القصّہ بہتیری مہربانی شہزادے نے کی اور پوچھا کہ کہا نکا ہی تو کیا نام ہی تیرا اور کیا کسب جانتا ہی جوان محبت کے دریا مین ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ مجال سانس لینے کی نرکھتا تھا جواب دنیا یا طرف

بیت

پڑہا قرآن سارا یاد گو تو نے یہ حاصل کیا	الف بے تے سے بھی واقف نہین جو ہو گیا شیدا

شہزادے نے پھر کہا کہ مجھسے کیون نہین بولتا کہ مین بھی درویشون کے سلسلے سے ہون بلکہ حلقہ بگوش اُنکا ہون اُسوقت محبوب کی قوّت دوستی کے سبب محبت کے دریا کی لہرون سے سر نکالا اور بولا

بیت

ہی عجب کہ تیرے ہوتے رہے جان میری تن مین	مجھے بات کی ہو قدرت تو ہو جسکی گھری سخن مین

اس شعر کو پڑھکر ایک نعرہ کیا اور تمام ہوا

بیت

مُوا جو دوست کے در پر عجب کیا ایسے مرد کا	تعجب ہیگا اُس زندیکا جو جی کو بچا نکلا

پانچوین حکایت

ایک طالب علم صاحب جمال تھا اور اُستاد اُسکا بسبب حُسن بشری کہ اِس مقام مین مقصو
فقط آنکھہ ہی اُسکی شکل زیبا کا ناظر اور مایل تھا اِسیواسطے اکثر اوقات ہمکلام اُسی سے رہتا

قطعہ

ہی دھیان تجھہ مین شب و روز ای بہشتی رو	پھر اپنے دلمین کرون اپنی یاد مین کیونکر
نہ آنکھہ بند کرون تیرے دیدے سے گرچہ	لگین ہزار خدنگ ستم میرے مُنہہ پہ

ایکدن لڑکے نے کہا جیسے کہ تو طور پسندیدہ اور طریقہ سنجیدہ مین حلم کرتا ہی توجہ فرما
اگر میری خوؤن مین کوئی بدہووے اور مین اُسے خوب چاہتا ہون اُسے آگاہ کرتا
اُسکو بدل ڈالون فرمایا اُسنے ای لڑکے یہہ بات کسی اور سے پوچھہ کیونکہ کہ مین
تجھہ پر رکھتا ہون اُسمین سوائے ہُنر کے کُچھہ نظر نہین آتا

قطعہ

آنکھہ بداندیش کی ہو جائے کور	عیب ہُنر آئے ہی اُسکو نظر
عیب ہون سو تجھہ مین ہُنر گو ہو ایک	دوست نہ دیکھیگا کبھو جُز ہُنر

چھٹی حکایت

یاد ہی مجھکو ایک رات یار عزیز میرا دروازے سے در آیا اِس مرتبہ بے اختیار ہوکر اُٹھا
مین کہ چراغ میری آستین سے بجھہ گیا

بیت

شب اُسیکا دھیان مجھکو آگیا تھا خواب مین	شکل سے جسنے اندھیرے کو اُجالا کردیا

تعجب آیا بخت سے مجھکو کہ یہہ دولت کہان اور مین کہان بارے بیٹھہ گیا وہ پر جھنجلایا
کہ تونے مجھے دیکھتے ہی چراغ گُل کر دیا کہا مین نے کہ گمان یہہ ہوا کہ آفتاب نکلا اور ظریفون
نے بھی کہا ہی

قطعہ

شمع کے آگے آئے گر بدرو	اُٹھہ کے مار اُسکو دیر تک نہ لگا

اور جو آجاے کوئی مہ طلعت | پکڑ آستین اُسکی شمع بجھا

ساتوین حکایت

ایک شخص نے مُدّتون سے اپنے دوست کو نہ دیکھا تھا یکایک آ گیا کہا اُسنے کہان تھا تو کہ نہایت مُشتاق ہون جواب دیا اُسنے کہ مُشتاق بھلی کہ غمنا کی

قطعہ

دیر مین آیا ہی میرے پاس تو ای مست ناز | ہاتھ سے اپنے نچھوڑونگا تیرا دامن ابھی
مُدّتون کے بعد معشوقہ کو دیکھے کوئی جو | اِسقدر تو ہو کہ دیکھے خوب سا پھر کے جی

وُہ معشوق کساتھ رفیقون کے آوے ظلم کرنے آیا ہی نہ رحم اِسواسطے کہ غیرت اور ضد سے خالی نہین ؛

بیت

غیرونکے ساتھ ملنے کو آیا جو میرے تو | گرچہ بصُلح آیا ولیکن ہی جنگ جو ؛

قطعہ

قریب ہی کہ مجھے مارے جان سے غیرت | کہ ساتھ غیرونکے کیون اکدم بھی یار رہا
کہا یہہ ہنسکے مین ہون شمع بزم ای سعدی | جلے جو آپ سے پروانہ پھر مجھکو کیا

آٹھوین حکایت

یاد ہی مجھے کہ اگلے دنون مین ایک دوست جیسے دوگانہ بادام بیک پوست صُحبت رکھتے تھے یک بیک اُسے اِتفاق سفر کا پڑا ایک مُدّت کے بعد پھر آیا تو مجھہ پر غُصّے یعنے اِتنی مُدّت مین ایک قاصد بھی نہ بھیجا تو نے کہا مین نے کہ رشک وتاسّف آیا مجھکو کہ آنکھین قاصد کی تیرے جمال سے روشن ہووین اور میری محروم ؛

قطعہ

مجھے توبہ کو زبان سے نکہے یار قدیم | کہ کہ تائب نہو گا اِسپہ کھینچے گو شمشیر
رشک آتا ہی جو کوئی سیر نظر تجھہ پہ کرے | پھر یہہ کہتا ہون کبھو کوئی نہووے گا سیر

نوین حکایت

ایک فقیہ کو دیکھا مین نے کسی ایک شخص کی مانند محبت مین بندا اور فقط باتو نہین پر اُس سے
رضامند جور و جفا سے بہت سا دُکھ بھرتا اور بے نہایت تحمل کرتا وقت پاکر مین نے بطور
نصیحت کے کہا اُسکو یقین ہے کہ محبت مین تجھے اِس محبوب کی مقصود شکستگی نفس کی ہے و
نہ خواہش نفسانی واقعی بنیاد اِس دوستی کی واسطے حرکت بیجا کے نہین لیکن باوجود اِس
قصد کے بھی لائق مرتبہ علما کے نہین کہ خلق مین متہم رہین اور ستم بے ادبون کا سہین کہا اُسنے
اے یار ہاتھ غصے کا میرے دامن روزگار سے کھینچ کہ اکثر اوقات ایسی مصلحت مین کہ تو
دیتا ہے اندیشہ کرتا ہون لیکن صبر اُسکے ستم پر سہل معلوم ہوتا ہے اور اُس سے مشکل
چنانچہ حکیمون نے بھی کہا ہے کہ دلبر صعوبتون کا سہنا آسان تر ہے کہ چشم کو دید کے وقت بند رکھنا

مثنوی

ہاتھ مین دلبر کے جسنے دل دیا | اختیار اپنے سے وہ جاتا رہا
پانؤن یا گردن مین جب باندھی رسن | ہر طرف پھر چل سکے ہے کب ہرن
دوست سے پرہیز مین اکدن کیا | صیغہ توبہ پڑھا پھر بار ہا
دوست سے کب دوست کو پرہیز ہو | رکھ دے آگے اُسکے اپنے دلکو وہ
رحم یا اسیر کرے وہ یا ستم | اُسکی مرضی پر رہے مارے نہ دم
جسکے بن دیکھے نہووےگی بسر | کر تحمل اُسکے ہر ایک جور پر
گر ملا دے مہر سے اُسکی رضا | ور نکالے قہر سے تو بھی بھلا

دسوین حکایت

بیچ ابتدائے جوانی کے گو اب تماشگا پر جو مجھ پر پڑ گئی تو جانیگا ایک خوبصورت لڑکے کو مین نے

ہمراز اور دمساز کیا تھا اِس واسطے کہ خوش آواز تھا اور منہہ اُسکا چودھوین کا چاند

بیت

بنت اُسکے گال کا سبزہ ہئے ہے آبِ حیات | لبِ اُسکے شہد سے دیکھے وہ کھائے جو نبات

اِتفاقاً خلافِ طبیعت کے ایک حرکت اُسسے دیکھی مین نے اور وہ مجھکو خوش نہ آئی صاف
اُس سے کنارہ کیا اور محبت کو اُسکی دل سے اُٹھایا اور کہا

بیت

جو کچھ کہ ہے تیری خواہش سو کر یہان سے جا | ہمارا دھیان جو تجھکو نہین پکڑ رستا

وہ مستعد چلنے کا ہوکر سنتا ہون کیا یہہ بیت پڑھنے لگا

بیت

شپرک کو گرچہ سورج خوش نہ آوے ایکدم | لیک اُسکی گرمیِ بازار کب ہوتی ہے کم

یہہ پڑھ کر اُسنے سفر کیا اور پریشانی نے اُسکی مجھ مین اثر کیا

شعر

وصل کے دن کھوئے انسان ہے غافل قدر سے | ایسی راحت کے مزے کے دُکھ سے ہو جو بیشتر

بیت

تو قتل سے مجھے شوق سے کر پر پھر آ | تجھ بن ہے بتر مرگ سے مجھکو جینا

لیکن شکر ہے نعمت پروردگار کا کہ ایک مدت کے بعد پھر آیا وہ پُر حلق داؤدی اُسکا متغیر
اور جمالِ یوسفی کمال ناقص سیب زنخدان مانند بہی کی گرد آلود بہار خوبی پر خزان
بازار حُسن بے رونق و ویران متوقع تھا کہ ہم کنار اُسسے ہون لیکن کنارہ کیا مین نے اور کہا

قطعہ

جسدن خطِ سبز نازنین تھا | عاشق سے جُدا ہوا تھا لڑکر
اب آیا تو صلح کرنے اُسسے | جب ڈاڑھی نکل چکی سراسر

مثنوی

زرد ہوا اب رخ گلگون تیرا ۔۔۔ گرچہ نگر سرو ہی اب دل میرا
اینڈ کے چلتا ہی عبث اسقدر ۔۔۔ دولت سابق کا تصوّر نہ کر
اسکنے جا جسکو تیرا دھیان ہو ۔۔۔ ناز کر اسپر ہی جو خواہان ہو

نظم

کہتے ہین سبزہ باغ مین ہی خوب ۔۔۔ پر سچ ہی وہی جانے جو یہہ سخن
بیشتر منہہ پہ ماہ رویون کے ۔۔۔ بھاتی ہی عاشقونکو خط کی پھبن
جب اکھاڑے ہین تو وہ اگتا ہی ۔۔۔ گنڈنے کا ہی کھیت تیرا چمن

قطعہ

گر صبر تو یا موے بناگوش اکھاڑا ب ۔۔۔ خوبی کے دنون کی نہ رہیگی یہ یہہ دولت
جون ہاتھہ تو داڑھی پہ دھرے ہی جو مین جی پر ۔۔۔ دھرتا تو نکلتا نہ یہہ پھر تا بہ قیامت

نظم

خط اسکے چہرہ پہ جب خوب بھر چکا تب جال ۔۔۔ جمال حسن کا اسکے مین اسے یون پوچھا
سبب بتا کہ تجھے آفت یہہ پڑگئی کیسی ۔۔۔ کہ چاند چودھوین کا چیونٹیون نے گھیر لیا
تو ہنسکے بولا خدا جانے کیا ہوا منہہ کو ۔۔۔ جو میرے حسن کے غم مین سیاہ پوش ہوا

گیارہوین حکایت

ایک متوطن بغداد مستعرب سے یعنے وہ عرب نہ تھا اور بنا تھا سوال کیا کہ امردونکے حق مین کیا کہتا ہی تو بولا وہ کہ انمین خوبی مطلق نہین جب تلک کہ شخص انمین نازنین و سادہ رو ہی درست خو ہی اور جب کہ منہہ اسکا پر خار ہوا یعنے ریشدار یا کیزہ خو ہو اور مہر جو

قطعہ

جب تلک تھا طفل امرد خوب رو	تلخ باتین اُسکی تھین تھا تُند خو
جب ہوا پورا جوان اور خط بھرا	تب لگا ملنے وہی ہو مہر جو

بارہوین حکایت

ایک عالم سے پوچھا اگر آدمی ساتھ ایک ماہ رو کے خلوت مین بیٹھا ہو اور دروازہ بند
در قیب نلمید مین بیخبر نفس طالب اور شہوت غالب بقول عرب کے چھوارے پکے ہوے
اور نگہبان مانع نہین تو جانتا ہی کہ سبب تقوے کے اُس سے بچ رہیگا کہا اُسنے جو ماہ رُوؤن
سے بچا پر بدگوؤن سے نہ بچیگا ۞ **شعر**

بدی سے نفس کی انسان بچ سکتا ہی ہی لیکن	نہین محفوظ رہ سکتا عدو کی بدگمانی سے

بیت

کنارہ گیر ہو مقصود سے محال نہین	زبان خلق کتئین باندھے یہہ مجال نہین

تیرہوین حکایت

ایک بیٹا طوطی کو ساتھ ایک کوّے کے پنجرے مین بند کیا تھا طوطی اُسکے دیدار بد سے
رنج کھینچتی تھی اور کہتی تھی کہ یہہ کیا بھونڈی صورت ہی اور بدہیئت جل جائے یہہ لعنتی جمال
اُڑ جائے کہین یہہ جیکا کال کا سے شکل ای کوّے مجھمین تجھمین ایسا فاصلہ ہو جیسا مشرق و مغرب مین

قطعہ

جو کوئی صبح کو منہہ دیکھکر تیرا اُٹھے	سلامتی کی نہ سحر آوے شام ہو اُسپر
سیاہ بخت کوئی تجھہ سا چاہئے تجھہ پاس	پہ مثل تیرا نہین ہی جہان کے اندر

عجب تر یہہ ہی کہ کوّا بھی طوطی کی ہمسائگی سے نہایت بہ تنگ آیا تھا لاحول پڑھکر گردش
گیتی سے نالہ کرتا اور تاسف سے ہاتھہ مل کر یہہ کہتا کہ یہہ کیا بخت نگون ہی اور طالع زبون

و اتمام ہو قلمون لایق میرے رتبے کے یہہ تھا کہ ساتھ کسی کلاغ بے کے ایک باغ کی دیوار پر آہستہ آہستہ چلتا؛

شعر

مستحق کو ہے بس یہی زندان
کہ رہے وہ بہ حلقۂ رندان

کیا گناہ کیا مین نے کہ زمانے نے مجھکو ایسی احمق خودپسند او ناجنس بے بند کی صحبت مین واسطے عذاب کے پھنسایا؛

قطعہ

کھینچین جس دیوار پر صورت تیری صورتگران
کوئی اُس دیوار کے نیچے نہ جاوے بھولکر
بیچ جنت کے جگہہ تجھکو ملے گر حشر مین
جاکے دوزخ مین رہینگے اور جنتے مین بشر

یہہ مثل اسواسطے لایا ہون مین تا جانے تو کہ جتنی داناکو نادان سے نفرت ہے نادان کو بھی اُسسے اتنی ہی وحشت ہے؛

قطعہ

محفل رندان مین ایک زاہد کو دیکھہ
بول اُٹھا یون بلخ کا ایک نازنین
ہم سے گر آزردہ ہے مت بیٹھہ ترش
تلخ ہی ہم مین بھی اب تو جا کہین

رباعی

جون لالہ و گل مین کئی بیٹھے ایکجا
تو اُنمین ہے جیسے ایک سوکھا کانٹا
جون باد مخالف ہے زبون بیر و ساید
مثل یخ و برف تو تو جمکر بیٹھا

چودہوین حکایت

ایک رفیق رکھتا تھا مین کہ ہم وہ برسون ہم سفر رہے تھے اور ہم طعام غرض حقوق صحبت کے لا انتہا طرفین پر ثابت ہوئے آخر بسبب تھوڑے سے نفع کے آزردگی چاہی اُسنے اور دوستی چھوڑ دی باوجود اُسکے علاقۂ دلی دونون طرف باقی تھا بسبب اِسکے کہ سنا مین نے ایک دن دو بیتین میرے کلام سے وہ کسی جلسے مین پڑھتا تھا

قطعہ

جو خندۂ نمکین سے وُہ دلربا آوے
نمک زیادہ کرے زخمیون کے زخمون پر

گدا کے ہاتھ مین جو آستین کرمون کی
جو ہاتھ آوے تو کیا ہووے کا گُل دلبر

ایک گروہ دوستونکا نہ لُطف پر اِس کلام کے بلکہ اپنی خوبی سیرت سے گواہی دیتا تھا اور وُہ بھی تعریف مین مُبالغہ کرتا تھا بلکہ صُحبت قدیم کے جانے پر بھی تاسّف اور اپنی خطا پر اقرار معلوم کیا مین نے کہ اسکی طرف سے رغبت ہی تب یہہ بیتین لکھ بھیجین اور صلح کی ؛

قطعہ

نہ تھا عہد وفا کیا مُجھین تجھ مین
پھرا تو عہد سے آخر جفا کی ؛

لگایا تجھ سے دِل بس جگ کو چھوڑا
نہ سمجھا یہہ تو پھر جاوے گا جلدی

خیال صُلح اب بھی ہی تو پھر آ
وہی چاہت ہی بلکہ اُسّے دونی

پندرہوین حکایت

ایک شخص کی جورو نہایت خوب صورت تھی اور وُہ مر گئی ساس اُسکی بڑھیا اور کٹری اپنی بیتی کے مہر کے سبب گھر مین اُسکے قایم رہی مرد اُسکی گفتگو سے جی سے آزردہ ہوتا لیکن مہر کی جہت سے پاس اُسکا نہ چھوڑ سکتا کتنے آشنا ملکر اُسکی مُلاقات کو آئے اُن مین سے ایک شخص نے کہا کیا حال ہی تیرا یار جانی کی جُدائی مین بولا وہ نہ دیکھنا جورو کا ایسا مجھ پر دُشوار نہین جیسا کہ دیکھنا ساس کا ہی ؛

مثنوی

ہٹ گیا پھول اور بچا کانٹا ؛
اُٹھ گیا گنج اور سانپ رہا

چشم کا دیکھنا سِنان او پر
دید سے دُشمنون کے ہی بہتر

چھوڑ دبے خواہ مخواہ دوست ہزار
ایک دُشمن کا بھی جو ہو دیدار

سولہوین حکایت

یاد ہی مجھکو کہ جوانی کے عالم مین ایک کوچے مین تھا میرا گذر اور ایک خوب صورت
پر تھی میری نظر اُس گرمی مین کہ حرارت اُسکی آب دہان کو سکھلاتی تھی اور ہولے
گرم اُسکی مغز استخوان کو پگھلاتی تھی ضعف بشریت اور کمی طاقت سے مین تاب
آفتاب کی نلایا ملتجی ایک سایۂ دیوار کا ہوا اِس اُمید پر کہ کوئی شخص گرمی آفتاب کی
اور حرارت خورشید جہان تاب کی ایک قطرہ آب سے دور کرے کہ یکایک گھر کے
دہلیز کے اندھیرے مین ایک روشنی چمکی اور بجلی سی آنکھون کے آگے کوندھی جو
غور کی مین نے ایک جمال پُر نور تھا کہ زبان فصاحت کی بیان صفائی صباحت اُسکی سے
عاجز اور قاصر کیا کہون مین کہ اندھیری رات مین جیسے سفیدۂ صُبح دمکے یا آب حیات
غار تاریکی مین جھلکے ایک پیالہ ٹھنڈے پانی کا ہاتھ مین لئے اور شکر و گلاب اُسمین ملائے
نہین جانتا ہون کہ گلاب سے اُسکو معطر کیا تھا یا عرق رخ گلرنگ کی بوندون سے بسایا تھا
القصہ مین نے شربت اُسکے رنگین ہاتھ سے لیا اور پیا پھر نئے سر سے زندگی کو تازہ کیا اور کہا

بیت

پانی کے گھونٹ سے کبھی بجھتی ہی اپنے دل کی پیاس	گر پیون دریاؤ بھی تو بھی اُسے تسکین نہو

قطعہ

شاد ہی وُہ نیک طالع جسکی آنکھ مست مے جاگے ہی آدھی رات کو	ایسے مُکھڑے پر پڑے نِت ہر سحر مست ساقی حشر تک ہی بے خبر

سترہوین حکایت

جس برس کہ سُلطان محمّد خوارزم شاہ نے لشکرِ ملک ختا سے واسطے مصلحت کے

صلح کی اسی سال مین مسجد کاشغر مین وارد ہوا ایک لڑکا وہان بہ کمال رعنائی و زیبائی دیکھا چنانچہ اُسکے نظیر و نکے حق مین یہہ کہہ گئے ہین ؛

رُباعی

معلمون سے تو سب طرز دلبری سیکھا
عتاب و شوخی و ناز و ستمگری سیکھا
یہہ چال ڈھال کہان آدمی کہان شاید
کسی پری سے چلن تو یہہ ای پری سیکھا

چند ورق زمخشری کی نحو کے ہاتھ مین اور یہہ پڑھتا تھا ضرب زید عمراً وکان المتعدی عمراً ترجمہ اُسکا یہہ ہے مارا زید نے عمر کو تین اور عمر ظالم تھا کہا مین نے ای لڑکے خوارزم و خطا مین صلح ہوئی لیکن زید و عمرو مین ہنوز خصومت باقی ہے ہنسا وہ اور میرا وطن پوچھا کہا مین نے شیراز پھر بولا کہ کلام سعدی سے تجھے کیا یاد ہے تب مین نے یہہ شعر پڑھے

شعر

بلیت بنحوی یصول مغاضباً ؛
علی کزید فی مقابلۃ العمرو
علی جر ذیل لیس یرفع راسہ
وہل یستقیم الرفع من عامل الجر

ترجمہ اُسکا یہہ ہے

شعر

مبتلا ہون جسپہ وہ نحوی ہے یون حملہ کنان
ہو کہ ستمگر زید جون حملہ کرے ہے عمر پر
کھینچے ہے دامن کو اور سر کو نہین کرتا بلند
واقعی ہو رفع کب اُسسے عمل ہے جسکا جر

سنکر اسکو قدر تامل کیا اور کہا اکثر اشعار اُسکے فارسی اِس سرزمین مین مشہور ہین اگر تو بھی ویسے ہی پڑھے تو مبتدی جلدی سمجھے تب مین نے یہہ بیتین پڑھین

مثنوی

طبع ترا تا ہوس نحو شد
صورت عقل از دل ما محو شد
ای دل عشاق بدام تو صید
ما بتو مشغول و تو با عمر و زید

معنی اِسکے اِسی نظم مین ہین ؛ **مثنوی**

ہوس تجکو جب سے تجھکو ہوئی	صورت عقل میرے دِل سے گئی
ایکہ ہیگا وُہ تیری زلف کا دام	دل دیوانون کے جسمین صید مُدام
دھیان ہے مجھکو تیرا لیل و نہار	تجھکو ہے عمرو و زید سے سرکار

بعد چندے قصد سفر کا غرض جس صبح کو چلنا ٹھہرا شاید کسی کاروانی نے اُسے کہہ دیا کہ فلانا شخص سعدی ہے دوڑا ہوا آیا مہربانی بہت سی کی اور بچھڑنے پر تاسف کہ ایام گذشتہ مین کیون نہ کہا تو نے کہ مین ہون تا بزرگو نکی شکر گذاری کے لئے خدمت کو جان و دِل سے حاضر ہوتا تب یہہ مصرع پڑھا مین نے ؛ **مصرع**

صدا مین ہون کی تیرے ہوتے مُنہہ سے کب نکلتی ہے

بولا وُہ کیا ہو اگر چند روز یہین استراحت کرے تو کہ تیری خدمت سے استفادہ اُٹھاؤن مین جواب دیا مین نے کہ بموجب اِس حکایت کے نہین ہو سکتا ؛

حکایت منظوم

بزرگ ایک کوہ پر یہہ ہم نے دیکھا	سراپا نور حق اُسکا سراپا
نہ تھی کچھ فکر اُسکو بام و در کی	قناعت جگہمین بس ایک غار پر کی
کہا مین شہر کے اندر جو تو آئے	دِل بستہ تیرا یکبار کھل جائے
کہا وہان کے عجایب ہین پریرو	اداؤن سے بھر ہا شکل نکو
کہان مقدور انسان تاب کب لائے	جو کیچڑ ہو بہت ہاتھی پھسل جائے

یہہ پڑھ کر چند بوسے آپسمین سر و رو کے لئے دیے اور رخصت ہوئے **مثنوی**

وقت رخصت یار کے مُنہہ کا اگر بوسہ لیا	فایدہ کیا جی بھر اک کچھ مزا اُسنے دیا

سیب بھی رخصت ہوا ہی اپنے یارون سے مگر ۔ لال دھڑے سے ہی جو آدھا اور پیلا ہی ادھر

بیت

ہزار افسوس میرا دم نہ نکلا روز رخصت مین ۔ نکیجو تم گمان منصفی مجھ پر محبت مین

اٹھارہوین حکایت

ایک خرقہ پوش حجاز کے کاروان مین ہمارے ساتھ تھا عرب کے کسی امیر نے سو دینار اُسکو دیئے تھے تا عیال کے خرچ سے عہدہ برا ہوئے یکایک خفاچہ کے چورون نے کاروان کو مارا اور تمام مال لے گئے سوداگر رونے لگے اور فریاد بیفایدہ کرنے ؛

بیت

شور کر تو خواہ یا فریاد کر ؛ چور دینے کا نہین پھر تجھکو زر

مگر وہ درویش خرقہ پوش اپنی حالت پر تھا مطلقاً فرق اُسنے نکیا مین نے کہا شاید مایۂ توکل تیرا نہین لیا بولا وہ کہ ہان مگر مجھکو اُسسے اتنی اُلفت نہ تھی کہ اُسکے جدا ہونے سے خستہ حال ہو جاؤن اور آنسو آنکھون سے بیفایدہ بہاؤن ؛

بیت

تو ہر ایک شی مین اپنا مت پھنسا دل ۔ چھوڑنا اُسسے ہوگا سخت مشکل

کہا مین نے کہ جو کچھ کہ تو نے بیان کیا اپنا بھی حسب حال ہی کہ مجھکو عہد شباب مین ایک جوان کے ساتھ کمال خلطا تھا اور اِس مرتبہ اعتقاد کہ میری آنکھ کا قبلہ اُسیکا جمال تھا اور میری عُمر کا حاصل اُسیکا وصال ؛

رباعی

گرچہ حور و ملک آدمی پری سب ہین ۔ پر اُس سا خوب نہوگا کوئی جہان مین کہین
قسم ہی اُسکی ہی جس بن حرام ہی صحبت ۔ کسیکے نطفے سے ایسا بشر نہوگا حسین

ناگاہ وہ بقضائے الہی بساط اجل پر بیٹھا اور دھوان غم کا اُسکے خاندان سے اُٹھا مدتون

اُسکی قبر پر مجاور رہا اور اکثر شعر اُسکے فراق مین کہے چنانچہ اُنھین مین سے یہہ بھی ہین

قطعہ

جسدن ای گُل تیرے پاؤنمین چبھا خارِ اجل
کہ بغیر از تیرے دُنیا کی نہ کرتا مین دید

پہلے اُس روز سے ایکا ایکی ہوتا مین ہلاک
خاک پر ہوتا مین تیری سر پہ پڑتے میر خاک

قطعہ

وُہ کہ جسکو فرش پر خواب تھا نہ چین تھا
خاک مین گُل سا بدن اُسکا مِلایا چرخ نے

پھول نسرین کے نہ چھتے جب تلک اُسپر بیشُمار
قبر پر اُسکی اُگا ہی ہے درخت خار دار

اُسکے مرنے کے بعد قصد سفر کا کیا مین نے اور نیت بالجزم کی کہ بقیہ عُمر کسی چیز کی ہوس نکرون اور گِردِ پیش مجلسون کے نہ پھرون **قطعہ**

نفع دریا خوب ہوتا گر نہوتا خوف موج
مور کی مانند گُل نازان تھا باغ وصل مین

پاس گُل کا لُطف رکھتا گر نہوتی فکر خار
ہجر مین ہون پیچ کھاتا آج مین ہین مثل مار

انیسوین حکایت

بشاہان مُلک عرب سے ایک بادشاہ کے حضور مذکور لیلی و مجنون کا ہوا اور شورشین احوال کی اُسکے سمع مُبارک مین پہنچین کہ باوجود اِس فضل و بلاغت کے بے اختیار دیوانہ وار صحراو کوہسار مین پھرتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اُسکو حضور مین حاضر کرین جسکہ باریاب ہوا مذمت و ملامت بہت سی کی کہ انسان کی شرافت کے بیچ کیا نقصان دیکھا تو نے جو خو یہ حیوانونکی سیکھی اور معاشرت و صحبت انسانوں کی جس سے چھوڑ دی قیس نے ایک نالہ کیا اور کہا بیت

بیت

ملامت کُن ہین مُجھکو دوست اکثر حُب لیلی مین
مُجھے معذور رکھتے دیکھ [illegible] اگر تم بھی جو دیکھتیں اُسکو

قطعہ

جتنے ہین عیب جو میرے ای کاش / دیکھنے شکل تیری ای دلبر
تا تیری دید مین بجای ترنج / اپنے ہاتھون کو کاتتے یکسر

تو یہہ حالت میرے دعوئی محبت پر گواہی دیتی ہی بادشاہ کے جی مین آیا کہ لیلی کو بھی دیکھئے کہ کیا حسن و ادا رکھتی ہی کہ سبب اُسکے اتنے فتنہ و فساد کا ہوئی ارشاد کیا کہ اُسکو بھی لائین فی الفور کئی شخص گئے اور قبایل عرب مین بہت سا پھرے غرض بکمال جستجو لیلی کو بھی لاکر سراپچے کے صحن مین کھڑا کر دیا بادشاہ نے اُسکے قد و قامت پر جو نگاہ کی دیکھا کہ ایک عورت سانولی و دُبلی سی ہی حضرت کی نظر مبارک مین حقیر لگی اس سبب سے کہ محل کی خواصو نمین ادنی اُس سے حسن مین برتر اور زینت مین خوشتر تھی مجنون نے اس بات کو پاکر عرض کیا ای حضرت سزاوار یہہ ہی کہ جمال لیلی کو مجنون کی آنکھون سے دیکھئے تو بھید اُسکے دیدار کا آپ پر ظاہر ہو مثل مشہور ہی کہ لیلی را بچشم مجنون باید دید

رباعی

ذکر مقام دوست جو میرے سننے مین آیا ہی یاران / سُننے جو اُسکو کبوتر گلشن ساتھ میرے ہو نالہ کنان
دوستو کہہ دو بیدردون سے اُسکو نہین پاسکے کبھو / صاحب درد ہی جو ہی جی مین تمپہ نہووگا وہ عیان

نظم

درد کھایل کا نہو گا تندرستون کو یقین / درد جز ہمدرد کے ہرگز مجھے کہنا نہین
ماہیت زنبور کی کہنی اُسی سے خوب ہی / لگ گیا ہو ڈنک جسکے ایک ذرہ بھی کہین
ایک کہانی ہی تیرے آگے یہہ اپنی سرگذشت / حال تب جانے میرا جب ہووے تو مجھ سا غمین
میرے سوز و درد کو نسبت نہ تو اوسے / ہاتھہ مین ہی لون اُسکے مین ہون مجروح و حزین

بیسوین حکایت

نقل ہے کہ قاضی ہمدان ایک نعل بند کے لڑکے سے سرگرم تھا نعل دل اُسکا آتش شوق مین جلتا اور جگر اُسکا سوز غم سے پگھلتا دن رات اُسکو ڈھونڈھتا حسب حال اپنے یہہ باعی پڑھتا

رباعی

وُہ سرو سہی آنکھون مین اچھا تو لگا	پر دل کو میرے پانؤن تلے اُسنے ملا
یہہ دیدۂ شوخ دل پھنسا دیتے ہین	دینا نہین دل تو آنکھین رکھہ بند سدا

کہ ایک دن کسی رہ گذر مین قاضی بیقرار سے وُہ دو چار ہوا سبب اسکے کہ تھوڑی سی کیفیت اِس حالت کی اُس محبوب خوش اُسلوب نے سُنی تھی نہایت رنجیدہ تھا گالیان بے تحاشا دینے لگا اور ناز و انداز سے دست نگارین مین پتھر اُٹھا لیا غرض کوئی دقیقہ بیحرمتی اور بے عزتی کا باقی نرکھا تب قاضی نے عالمون مین سے ایک عالم معتبر دانا تھ سے کہ ہمراہ اُسکے تھا یون کہا

بیت

وُہ غصّے کی چین دیکھنا اور یہہ جبین	وُہ تلخ زبان اور یہہ مکھڑا شیرین

جیسا کہ عرب کہتے ہین ضرب الحبیب زبیب یعنے چوٹ دوست کے ہاتھ کی مثل منقی ہے

بیت

راحت ہے تیرے ہاتھہ کی یہہ چوٹ کڑی	نرمی یہہ نہین رکھتی ہے پھولون کی چھڑی

یو نہین ہے کہ درشت گفتگو سے اُس غنچہ لب کی بوئے مُلایمت آتی ہے بادشاہ ظاہر مین باتین جنگ آمیز کرتے ہین اور باطن مین صلح چاہتے ہین

بیت

ہوتا ہے مزے مین ترش کچا انگور	تک صبر کرو تو پھر وہی ہوسے شہر ینا

یہہ کہا اور مسند قضا پر آیا کتنے اشخاص بزرگان عدل و عاقل سے کہ ملازم اُسکے تھے آداب بجا لائے

اور عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو ایک التماس حضور مین کرین اگرچہ ترک ادب ہی اور بزرگون نے
فرمایا ہی ؛

بیت

بڑون سے نہین بحث کرنی روا	خطا اُن کی کہنی خطا ہی خطا

لیکن بندے حضور سے ازبسکہ نعمتین پاتے رہے ہین بنابراسکے جو صلاح دولت
کہ دیکھین اور بتاوین تو ایک قسم کی خیانت ہو بہتر و لایق تر یہہ ہی کہ گرد پیش اس
لڑکے بے ادب کے آپ جانہ پھرین اور محبت کو اُسکی ترک کرین کہ مرتبہ قضا کا نہایت
اعلیٰ ہی اور رُتبہ اُسکا بہت بڑا ہی سنبھالئے جی کو اور تھامئے دل کو ایسا نہ ہو
آپ ایک بدترین گناہ مین آلودہ ہووین اور عمر بھر اُسکی ندامت مین رووین یہہ ہی
حریف کہ دیکھا تمنے اور یہی بات ہی کہ سُنی تمنے ؛

مثنوی

حیا کا دیا جس نے پردہ اُٹھا	کسیکی اُسے آبرو سے ہی کیا
کئے جسنے برسون تلک نیک کام	کرے ایک بدی اُسکو رسوائے عام

قاضی کو نصیحت یاران ایکدلکی اور دوستان عاقل کی نہایت پسند آئی اور خوبی عقل پر
اُس قوم کی تحسین و آفرین کی اور کہا کہ فکر عزیزونکی اور نظر ہمنشینونکی میرے حال
کی مصلحت حال پر عین صواب ہی اور یہہ مسئلہ بیجواب ؛

بیت

محبت دل سے اُٹھ جاوے جو دشنام و مذمت سے	ملامت گر سے ہم سُنتے رہین ہٹتا اُسکو رغبت سے

مثنوی

نصیحت کرتے ہو ناحق تم اتنی	نہین جانے کی زنگی سے سیاہی
تیری یاد دل کسطرح سے بھلائے	کہ کُچلا ہوا سانپ کیساپیچ کھائے

پھر کتنے رازدارون کو اُسکی تلاش و جستجو کا حکم کیا اور مال و زر اُس کام بد انجام پر

خرچ کرنے لگا مثل ہی کہ زر ہی جسکی ترازو مین زور ہی اُسکے بازو مین

بیت

بہت سا جو زر دیکھے تو جھک ہی جائے | ترازو کی ڈنڈی ہو گر آہنی و

اتفاقاً ایک رات خلوت اُس شمع رو سے میسّر ہوئی تھی کہ اُسی رات کو توال بدخصال کو خبر ہوئی کہ اُس رات قاضی شراب مین مست و بے خبر ہی اور بغل مین اُسکی ایک محبوب سیمین بر ہی خوشی سے اِس نعمت کی نہین سوتا اور بے تکلّف و بے باکانہ ان بیتونکو ہی گاتا

نظم

اہی مُرغ آج وقت سحر بولتا نہ تھا | بوس و کنار سے ابھی عاشق نہین چھکا
زُلفِ سیاہ لپٹی ہی رُخسار یار سے | یا گرد مہ کی گیند کے چھائی ہی یہہ گھٹا
افسوس مین بجائے کہین عمر اور کبھی | تک جاگ لے کہ خواب سے فتنہ نہین اُٹھا
مسجد سے جب تلک نہ سُنے صبح کی اذان | یا گھر سے بادشاہ کے نقارے کی صدا
محبوب کی لبون سے جدا اپنے لب نکر | بیہودہ بولنے پہ تو اِس مُرغ کے نجا

القصّہ قاضی اِس حالت مین تھا کہ ایک خدمت گار راز دار نے آکر یہہ کہا کہ آپ کس نیند سوتے ہین اور کس غفلت مین ہین اُٹھیے اور شتابی بھاگیے با خطرا جسقدر پاؤنمین طاقت پائے متّصل چلے ہی جائیے دشمنون نے آپ پر بندش باندھی ہی بلکہ راست تو یہہ ہی کہ سچ کہا ہی ابتک آگ فساد کی دھیمی ہی آب تدبیر سے بجھ سکتی ہی اب نہو کہ کل ایسی بھڑکے کہ ایک عالم کو جلا دے قاضی نے مسکرا کر طرف اُسکی دیکھا اور یہہ کہا

قطعہ

صید جب شیر کے ہو پنجے مین | اُسکو اندیشہ کیا ہی کتّے سے

منہہ سے منہہ دوست کے ملا بس چھوڑ	تا عدو پشت دست کو کاٹے

الغرض سخن اِسنے لطیف تر اور بات عجیب تر یہہ ہی کہ اُسی رات بادشاہ کے حضور مین بھی عرض ہوئی کہ حضرت کے ملک مین ایسا بداطوار و بدکردار پیدا ہوا ہی آگے اُسکے حق مین جو کچھ ارشاد جہان پناہ نے فرمایا کہ جناب بندگان ہمارے اُسکو منجملۂ فضلا دہر اور یکتائے عصر جانتے ہین شاید دشمنون نے عداوت سے اُسکے حق مین افترا کیا ہو اور مکر سے ایک بند باندھا ہو یہہ سخن ہمارے سمع مبارک مین پذیرا ہوگا لیکن مگر مشاہدہ ہو جائے کہ حکیمون نے کہا ہی

بیت

شتابی لگا بیٹھے جو کوئی تیغ	وہ کاٹے ہی پھر پشت دست دریغ

آخر الامر وقت صبح شاہ عالیجاہ کئی خواصون سے سرہانے قاضی کے آئے شمع کو دیکھا کھڑے اور معشوق کو دیکھا نشے مین پڑے شیشہ شراب کا لڑھا ہی پیالہ بھی ٹوٹا پڑا ہی اور قاضی خواب مستی مین ملک ہستی سے بیخبر ہی بلکہ نہین جانتا کہ دین و دنیا کدھر ہی بادشاہ نے تفضّلات و عنایات سے بہ آہستگی جگایا کہ اُٹھ آفتاب نکلا قاضی نے معلوم کیا کہ طور بے طور ہی کہا کسطرف سے حضرت نے متعجّب ہو کر فرمایا کہ جانب مشرق سے بطوریکہ عادت اللہ جاری ہی قاضی نے کہا للہ الحمد و المنّہ کہ ہنوز دروازہ توبہ کا کھلا ہی مطابق اِس حدیث شریف کے چنانچہ ترجمہ اُسکا یہہ ہی کہ بند نہین ہوتے دروازے توبہ کے بندون پر یہان تلک کہ نکلے آفتاب مغرب سے استغفر اللہ و اتوب الیہ یعنے آمرزش طلب کرتا ہون مین خدائے غفار سے اور توبہ کرتا ہون

قطعہ

باعث عصیان یہہ دونون ہوئے	صحبت نافرجام و عقل ناتمام

لایق تعزیر ہون تو قید کرو \
پر نہین بخشش سے بہتر انتقام

بادشاہ نے فرمایا کہ اسوقت تو اپنی عقوبت پر مطلع ہوا اب توبہ سے کیا فایدہ اور استغفار سے کیا حاصل دلالت کرتی ہے اسبات پر یہہ آیۂ پر ہدایہ کہ جسکے حاصل معنی یہہ ہین کہ وقت مرگ کے توبہ قبول نہین

قطعہ

جو تو نے چوری سے کی توبہ سو کیا اسکا \
کسیکے قصر پہ ڈالی گئی نہ تجھہ سے کمند

ثمر نہ توڑا جو کوتاہ قد نے کیا ہے عجب \
کہ اُسکے ہاتھہ تھے چھوٹے شجر کی شاخ بلند

الغرض ہر گاہ کہ تجھہ سے ایسا فعل زبون وامر مکروہ نمایان ہوا پھر رہائی کہان اِس اثنا مین موکلان عقوبت اُس سے مزاحم ہوئے قاضی نے کہا کہ اِس عاصی کو حضور معلی مین ایک بات عرض کرنی باقی ہے حضرت نے سُنکر فرمایا کہ وُہ کونسی ہے قاضی نے عرض کی

قطعہ

تو مجھہ پہ جھاڑے ہے ہرچند آستین غضب \
و لے نچھوڑونگا مین تک بھی تیرے دامن کو

نجات گو کہ ہے مشکل گناہ سے لیکن \
کرم وُہ تجھہ مین ہے کیونکر امید عفو نہو

بادشاہ نے فرمایا کہ یہہ نکتہ غریب اور دقیقہ عجیب کہا تو نے ولیکن محال عقل اور خلاف شرع ہے کہ فضل و بلاغت تیرے آج کے دن میرے ہاتھہ سے تجھکو نجات دلادین صلاح یہہ ہے کہ تیرے تئین ایک بلندی قلعہ سے گروا دون تا اورونکو عبرت ہو اور اکثرون کو وہشت قاضی نے پھر عرض کی ای خداوند روئے زمین یہہ عاصی پرورش پایا ہوا اِس درگاہ عزت کا ہے یہہ گناہ نہ فقط مین نے ہی کیا ہے بلکہ بہتون سے ہوتا ہے اور ہوا یہہ حکم کسی اور کے حق مین ہو تا اِس گنہگار کو عبرت ہو بادشاہ اسبات کو سُنکر بے اختیار ہنس پڑے اور جن اشخاص کو کہ اُسکے قتل کے واسطے اشارت کی تھی اُنکی طرف یہہ خطاب کیا

بیت

سبھی اپنے عیبون مین آلودہ ہو کسی مین جو ہو عیب طعنے نہ دو

اکیسوین حکایت

جوان ایک پاک باز اور خوش چلن تھا
لگا ایک خوب رو سے اُسکا من تھا
سُنا ہی یہہ کہ ایک دریا کے اندر
بھور مین گر پڑے دونون وُہ مِل کر
جون ہین ملّاح اُسکے پاس پہنچا
کہ تا ڈوبے نہ پکڑے ہاتھہ اُسکا
کہے تھا وُہ یہی منوجون مین رُور
پکڑ تو یار کو اور چھوڑ مجھکو
تھی ان باتون پہ اُسکی خلق درہم
وُہ جی دیتا تھا اور کہتا تھا اسدم
نہ حال عشق اُس جھوٹھے کا سُنا
جو بھولے سختیون مین دوست اپنا
بسر یارون نے کی یون زندگانی
ہو گذری جب پہ سُن اُسسے کہانی
ہی فنِ عشق مین سعدی یہہ سُنا د
عرب کے جون لغت مین اہل بغداد
لگا دلبر سے ہی دل ایخردمند
کسیکو دیکھہ مت بس آنکھہ کر بند
اگر مجنون و لیلی ہوتے فی الحال
اِسی دفتر سے لکھتے عشق کی چال

چھٹھا باب ضعف و پیری مین

پہلی حکایت

فقیہون کی گروہ مین دمشق کی جامع مسجد کے بیچ بحث کرتا تھا مین ناگاہ ایک جوان آیا اور کہا اُسنے کہ تم مین کوئی فارسی جانتا ہی لوگون نے اِشارت میری طرف کی بولا مین کہ جو پُرسش کی کیا ہی کہا اُسنے ایک بُڈھا ڈیڑھہ سو برس کا جان کندن مین ہی اور کچھہ

زبان فارسی مین کہتا ہے پر ہم نہین سمجھتے اگر مہربانی سے آپ قدم رنجہ فرمائین تو مع ثواب مزدوری پائین شاید کچھ وصیت کرتا ہو فوراً مین اُسکے ساتھ گیا جب کہ سرہانے اُس پیر کے پہنچا سُنا مین نے کہ یہہ شعر پڑھتا تھا ؛ **قطعہ**

کہا مین نے جی مین کہ دم لون کئی	ہوئی بند صد حیف راہِ نفس ؛
دریغا کہ اِس زیست کے خوان سے	اُٹھاتے ہی لقمہ صدا آئی بس ؛

معنے اِن بیتونکے عربیہ مین مردم شام سے جو مین نے کہے وے متعجب ہوئے کہ باوجود اِس عمر دراز کے متاسف حیات پر ہے تب مینے اُس پیر جان بلب رسیدہ سے پوچھا کہ احوال تیرا کیونکر ہے بولا وُہ ؛ **قطعہ**

اذیت اُسکو پہنچتی ہے کتنی دھیان تو کر	بزور توڑے ہین جسکا ایک بھی دندان
تنک ایک سوچ کہ احوال اُسکا کیا ہوگا	نکلتی ہوگی جس شخص کے بدن سے جان

تب کہا مین نے دھیان موت کا دِل سے جانے دے اور اِس خیال کو گردیش طبیعت کے نہ آنے دے کہ یونان کے بڑے بڑے حکیمون نے کہا ہے اگرچہ مزاج بکمال صحت ہو پر بقا کا اعتماد سزاوار نہین اور مرض اگرچہ مُہلک ہو لیکن سبب موت کا یقینی وُہ آزار نہین اگر تیری مرضی ہو تو کسی طبیب کو بُلاؤن اور تیرا علاج کرواؤن شاید تدبیر اُسکی بن آئے اور تو اچھا ہو جائے کہا اُسنے صد حیف ؛ **قطعہ**

خواجہ کو فکر نقش ایوان ہے	گھر کی توقی ہے سب بُن دیوار
ہاتھ ملنے لگے طبیب زکی	جبکہ بُڈھے کو دیکھے وُہ بیمار

مثنوی

شرع مین تھا ایک پیر خستہ حال	جھنڈل اُسکے ملتی تھی ایک پیر زال

جبکہ خبطی ہوگیا بالکل مزاج	نے عزیمت ہو موثر نے علاج

دوسری حکایت

ایک بڈھے کی زبانی نقل کرتے ہین کہ مین نے ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ بیاہ کیا تھا اور گھر کو آراستہ ہر ایک دالان کوٹھری مین فرش اکثر خلوت مین ملکر بیٹھتا اور دل و دیدہ مین اسکو رکھتا راتونکو نہ سوتا جگتا اور لطیفے بولتا اسواسطے کہ وحشت و نفرت اسے نہو بلکہ موانست و الفت ہو چنانچہ ایک رات کہتا تھا مین کہ بخت بلند تیرے مددگار تھے اور طالع تیرے نیک اطوار کہ ایک بڈھے جہاندیدہ و فہمیدہ و کارآزمودہ سے ہم صحبت ہوئی کہ حقوق صحبت کے جانے گا اور احسان ہمنشینی کے مانیگا خوش طبع و شیرین زبان ہے اور جان و دل سے مہربان ہے

مثنوی

تجھکو نہ دون اذیت اور سو جفا اٹھاؤن	دل تیرا ہاتھ مین لون جسطرح سے کہ پاؤن
طوطی کی طرح تیری خوراک گر ہے شکر	قربان جان شیرین ہے تیری پرورش پہ

خبر گذری کہ ہاتھ مین کسی جوان مغرور تیرہ رائے سرگران و سبک پائے تلون مزاج کے گرفتار نہوئی کہ ہر ایک رات جس تس کے گھر مین سوتا پھرے اور ہر روز نئی یاری کرے

قطعہ

ہر چند ہین جوان خوش اسلوب اور شکیل	لیکن کسیکے ساتھ وہ کرتے نہین وفا
امید تک وفائی نرکھہ بلبلون سے وے	ہر وقت ایک پھول نئے پہ ہون مبتلا

یہہ حالات خلاف بڈھونکی ہین کہ وے بطور معقول زندگانی کرتے ہین نہ بتقاضائے جہل جوانی

بیت

ڈھونڈھہ بہتر آپ سے تنہا ہی چند کے کر بسر	مثل سے اپنے نہ اوقات تو ضایع نکر

پھر کہا اُسنے اسی وضع سے اِسقدر مین نے سمجھایا گمان ہوا مجھے کہ دِل اُسکا میرے دام مین پھنسا اور شکار ہوا کہ یکایک ٹھنڈی سانس بھرکر کہنے لگی جتنی باتین کہ کہین تو نے میری عقل کی ترازو مین ہم وزن اُس ایک بات کے نہین جو مین نے اپنی دائی جنائی سے سُنی ہے یعنے جوان رنڈی کے پہلو مین تیر کا بیٹھنا بہتر ہے پیر سے ؛

قطعہ

شوہر کے آگے دیکھتی ہے زن جب ایک چیز ‏ ‏ سُست وفسُردہ جیسے کہ لبہائے روزہ دار
کہتی ہے ہاتھ ملکے یہہ مُردہ ہے اسکے ساتھ ‏ ‏ سوتا نہین ہے آئے جو افسون کچھ بکار

رُباعی

آغوش سے مرد کے جو زن اُٹھے خفا ‏ ‏ تو گھر مین کرے سیکڑون فتنے برپا
وُہ پیر جو اُٹھ سکے نجا سے اپنی ‏ ‏ اِلّا بعصا تو کب اُٹھے اُسکا عصا

حاصِل کلام یہہ ہے کہ امکان مُوافقت کا نہ تھا آخر مُفارقت ہوئی جب کہ مُدت عدت کی گذری عقد اُسکا ایک جوان تُرش رو بدخو تند مزاج مُفلس کے ساتھہ کردیا جور و جفا سہتی تھی اور شکر نعمت الٰہی مین یہہ کہتی تھی کہ الحمد للہ ایک عذاب الیم سے نجات پائی نعمت عظیم ہاتھہ آئی ؛

بیت

جور یہہ کچھہ اور ایسی تند خو ‏ ‏ پر مجھے سہنے کہ تو ہے خوبرو

قطعہ

پاس تیرا ہو تو اچھا ہے جہنم بھی ولیک ‏ ‏ دوسرے کے ساتھہ جنت مین نہین رہنا بھلا
پیاز کی بو خوب ہے مُنہہ سے جو آوے خوب کے ‏ ‏ پھول گر بدشکل دیوے ہاتھہ سے تو بھی بُرا

قطعہ

چاند سا مکھڑا چمک رنگت کی ور اچھا لباس ۔ خوبیان جتنی ہین یہہ لازم ہین عورت کیتئین
فائدہ گہنے سے اور رنگین جامے سے ہے ۔ گیرو خائے کے سوا کچھ مرد کی زینت نہین

تیسری حکایت

دیار بکر مین ایک بڈھے کے یہان مین مہمان تھا کہ بہت سا مال اور فرزند خوب رکھتا تھا ایک رات نقل کرنے لگا کہ اتنی عمر مین سوائے اسکے میرے کوئی لڑکا نہین ہوا ایک درخت اس جنگل مین زیارت گاہ ہی اکثر زن و مرد وہان مرادین مانگنے جاتے ہین راتون کو اس درخت کے تلے گریہ وزاری جناب الٰہی مین کرتا رہا ہون مین تب مجھے یہہ فرزند بخشا ہی طرفہ یہہ ہی میان کلام اسکے سُنا مین نے کہ وہی فرزند اپنے رفیقون سے آہستہ آہستہ کہتا تھا کیا ہوتا اس درخت کا پتا مین پاتا تو جا کر اسکے تلے دُعا کرتا کہ میرا باپ مرجاوے روز مرا ہی کہ بڈھا خوشحال ہی کہ میرا بیٹا شعور مند ہی اور بیٹا طعنے دیتا ہی کہ باپ میرا کُبڑا ہی ؛

قطعہ

تُربت پہ باپ کی نکرے تو گذر کبھو ۔ اور گُذرین آہ سال و مہہ مُدت مدید ؛
نیکی پدر سے کی ہی مگر تو نے اے عزیز ۔ اپنے پسر سے رکھتا ہی اسکی جو تو امید

چوتھی حکایت

ایک روز جوانی کے گھمنڈ سے مین بہت راہ چلا تھا اور رات کے وقت ایک پہاڑ کے پُشتے کے تلے سُست ہو کر رہگیا ایک بڈھا ضعیف کاروان کے پیچھے آیا اور کہا اُسنے کیا سوتا ہی اُٹھ کہ یہہ جگہہ سونے کی نہین بولا مین کیونکر چلون کہ پاؤن مین طاقت نہین کہا اُسنے نہین سُنا ہی تو نے کہ کہہ گئے ہین اُٹھتے بیٹھتے چلنا بہتر ہی کہ دوڑنا اور تھکنا

قطعہ

پندمیرا کانتھہ باندھہ اورصبر سیکھہ	شوق منزل گو ہی پر جلدی نکر
اسپ تازی وو ہی تگ چلتا ہی جلد	رات دن چلتا ہی آہستہ شتر

پانچوین حکایت

ایک جوان چالاک نازک وخندان شیرین زبان ہماری عشرت کی مجلس مین تھا کہ چہرہ اسکا ہمیشہ بشاش اور لب متبسم تھے ایک مدت اتفاق ملاقات کا اُس سے نہوا پھر جو اُسکو دیکھا صاحب زن وفرزند تو درخت نشاط اسکا بیخ مُردہ اور گُل صورت اُسکا فسردہ پایا پوچھا اُسسے کہ یہہ کیا احوال ہی بولا وُہ کہ جبسے صاحب اطفال ہوا چال و ہال طفلی وجوانی کی ترک کی

بیت

کہان طفلی نرکھا رنگ بالون کا بڑھاپے نے	زمانے کا تغیر دنیا بس ہیگا ڈرانے کو

مثنوی

ہوا جو پیر تو اب طفلگی سے ہاتھ اُٹھا	حکمت لطیفہ ہنسی کام ہی جوانون کا
خوشی جوانونکی بڈھے کیے بیچ ہوئیکر	ندی سے جاکے نہین آیا پانی بار دگر
جب زراعت تمام ہین پک جائے	نئے سبزے کی طرح کب پھر لہرائے

قطعہ

پیری اب آئی دورجوانی ہوا تمام	ایام آہ جتنے تھے اچھے گئے گذر
قوت تمام پنجۂ شیری کی جا چکی	راضی ہون مثل یوز فقط اب پنیر پر

قطعہ

کیا تھا سیہ ایک بڈھیا نے سر	کہا مین اُسسے ما در مہربان
ہوئے بال کالے تو تدبیر سے	پہ سیدھی ہو یہہ پیٹھہ کُبڑی کہان

چھٹھی حکایت

ایکدن جوانی کی جہالت سے اپنی مان پر جھنجلایا مین اور وہ آزردہ ہوکر ایک کونے مین جا بیٹھی اور آنکھون مین آنسو بھر کر کہنے لگی مگر چھٹپنا اپنا بھولا تو کہ مجھ سے سختیان کرنے لگا

نظم

ایک پیرزن نے بیٹے سے کیا خوب ہی کہا
دیکھا جو اسکو شیر فگن فیل تن قوی
بیچارہ میری گود مین رہتا تھا جن دنون
وے روز یاد آتے اگر تیرے تئین کبھی
کرتا نہ آہ جور و جفا مجھ پہ اب کہ تو
نام خدا جوان ہوا مین پیرزن ہوئی

ساتوین حکایت

ایک دولتمند بخیل کا بیٹا کا بیمار تھا خیر خواہون نے اُسکے کہا صلاح یہہ ہی کہ اسکی شفا کے واسطے قرآن ختم کرے تو یا صدقہ دے کہ شافی مطلق صحت بخشے ایکدن اندیشہ کرکے بولا کہ ختم مصحف بحضور بہتر ہی غلہ دور سے ایک صاحبدل نے سُنکر اُسکو کہا کہ ختم کو اُس نے اسلئے اختیار کیا کہ زبان پر ہی اور زر میان جان؛

مثنوی

مُدام رکھین عبادت مین اپنی خم گردن
وے لیکھو لین کبھو آہ دست جود و کرم
جو لاکھہ رکھین تو دیوین نہ ایک بھی دینار
گر ایکبار کہو حمد تو پڑھین سو بار

آٹھوین حکایت

ایک بڈھے سے کہا تو جورو کیون نہین کرتا کہنے لگا کہ بڈھی عورت کو جی نہین چاہتا لوگون نے پھر کہا دولتمند ہی تو جوان رنڈی کے ساتھہ نکاح کر جواب دیا اُسنے ہرگاہ کہ مجھ بُڈھے کو زن پیر نہین بھاتی تو زن جوان کو مجھ سا مرد پیر کب خوش آئیگا

بیت

زور زن کو چاہیے ہے نہ زر نہین درکار ہے | ایک گذر بہتر ہے اُسکے آگے دس من گوشت سے

نوین حکایت

سُنا ہے اند نونہین ایک پُرانے بڈھے
کرون بُڑھاپے مین شادی خیال یہہ باندھا
تھی ایک دُختر سنیکو جمال گوہر نام
قد اُسکا سرو سا غنچے سے ہونٹھ مُنہہ گل سا
کہ اُسکے ساتھہ کسی ڈھب سے کتخدائی کی
برنگ درج گہر پر اُسے چھپا رکھا
جو کچھہ عروسی کو لازم ہے تھا سبھی موجود
پہ اُٹھتے اُٹھتے عصا شیخ جی کا گر ہی پڑا
جو ہووے سوزن فولاد تو چہلتہ ہے
کمان تو کھینچی ہدف پر نہ تیر مار سکا
دلیل چاہی گلہ کرکے اُسکا یاروں نے
کہ سارا گھر میرا اس بدچلن نے صاف کیا
مدان جھگڑے ہوئے ایسی شوہر و زن مین
کہ تا بہ محکمہ احوال اُنکا جا پہنچا
جب اسقدر ہوئی رُسوائی تب تو سعدی نے
کیا نہ پاس ذرا اُسکا بلکہ صاف کہا
بس اب زبون نہ کہہ کیا خطا ہے دُختر کی
جو ہاتھہ کانپین ہین تیرے گہر نہ پڑیگا کیا

ساتوان باب تربیت کی تاثیر مین

پہلی حکایت

ایک وزیر کا بیٹا نادان و کُند ذہن تھا ایک فقیہ کے پاس بھیجا اُسکو کہ اِسے تربیت کر شاید کہ عقلمند ہو جائے چنانچہ مُعلّم نے تعلیم اُسکو کیا پر کچھہ فائدہ نہ ہوا۔ اُسکے باپ کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ بیٹا تیرا عاقل نہوا اور مجھکو دیوانہ کیا

نظم

[illegible] ... مہربان
[illegible] ... ری کہان

ہووے جس جوہر کے قابل اصل ہی
کوئی صیقل صاف کرنے کا نہین
گو ملین ساتون سمندر ہی تجھے
پاک ہوئیگا نہین بلکہ پلید
جائے گو کعبے کو عیسیٰ کا گدھا

تربیت کا اُسمین ہی ہووے اثر
ایسے لوہے کو جو ہووے بدگہر
اُن مین گتّے کتئین دھونا نہ پر
بیشتر ہوویگا جو ہووے گا تر
پھر جو آوے دیکھیو ویسا ہی خر

دوسری حکایت

ایک حکیم اپنے ہر ایک بیٹے کو نصیحت کرتا تھا کہ بابا جان علم و ہنر سیکھو کہ ملک و دولت دنیا کی لایق اعتبار کے نہین جاہ و مرتبہ جاتا رہتا ہی اور روپا سونا بیچ سفر کے مقام خطر مین ہی اور بیچ حضر کے بھی ہو سکتا ہی کہ چور ایک مرتبہ لیجائے یا مالک ہی اُسکو کئی مرتبہ مین کھائے اور تصرّف مین لائے لیکن ہنر کا چشمہ فیض سے مالا مال اور دولت بیزوال اگر ہنرمند مفلس ہو جائے کچھ غم نہین کہ ہنر بذات خود دولت ہی ؀

قطعہ

کمال والے کو کیا غم ہی مفلسی مین اگر
برہنہ گو ہو پہ نزدیک سب کے ہی بہتر

نہو گلے مین لباس مکلّف ور نگین ؀
حریر پوش کمینے سفیہ سے وہ کہین ؀

ہنرمند جس جگہہ جائے عزّت و تمکین سے رہے اور صدر نشین بے ہنر جہان جائے دانے چنے اور تصدیع کھینچے ؀

بیت

حشمت کے بعد اُٹھانا دشوار ہی تحکّم
اور نازنین کو سہنا جور و جفائے مردم

نظم

یک وقت یہہ فساد اُٹھا ملک شام مین
بھاگا گھر اپنا چھوڑ کے ہر ایک جوان و پیر

دہقان کے بیٹے بسکہ فراست مین طاق تھے	پہنچے حضور شاہ کے بلکہ ہوئے وزیر
نادان وزیرزادے گئے بھیکھ مانگنے	دہقان کے در پہ جیسے کوئی مبتذل فقیر

بیت

جو ورثہ باپ کا چاہے ہے علم سیکھ اُسکا	یہہ مال وزر جو ہے دس دن مین خرچ ہوویگا

تیسری حکایت

ایک فاضل شہزادے کو پڑھاتا تھا اور بے تامل مارتا تھا نہایت ملامت کرتا لڑکے نے مجبور ہوکر گلہ اُسکا باپ کے روبرو کیا اور بدن ننگا کرکے دکھایا باپ کا دل بھر آیا اور اُستاد کو بُلا بھیجا اور کہا غریب جو رعیت کے ہین اُنکے لڑکون پر اتنی تو ملامت نہین کرتا جتنی کہ میرے بیٹے پر اسکا باعث کیا ہے عرض کی اُسنے کہ بات سوچ کر کہا چاہیئے اور حرکت پسندیدہ کیا چاہیئے سب خلق کو عموماً اور بادشاہون کو خصوصاً اِسواسطے کہ جو کچھ دست وزبان ملوک سے جاری ہو تو البتہ مشہور ہوتا ہے اور قول وفعل عوام کا چندان اعتبار نہین رکھتا

قطعہ

جو سو گناہ مین آلودہ ہووے مردِ فقیر	نجانے ایک بھی سوا اُسکے ہون رفیق اگر
ولیک شہ سے جو ہو جاے ایک بات بُری	تو ایک مُلک سے پہنچا ہی دین یہ ملک وگر

پس شہزادون کی آراستگی اخلاق مین کوشش زیادہ چاہیئے کہ عوام کے حق مین

قطعہ

چھٹپنے مین جو کوئی ادب نکرے	جو بڑا ہو فلاح اُسی کو نہو
جس طرح چاہے چوب تر کو موڑ	سیدھی جز آگ چوب خشک نہو

بیت

ڈالیان جسوقت تو سیدھی کر سیدھی وہ ہون	لیک چوب خشک ہرگز راست ہونے کی نہین

پادشاہ کو حسن تدبیر معلم کا اور خوبی تقریر اُسکے سخن کی پسند آئی خلعت و نعمت عنایت کیا اور ورماہ بڑھا دیا ؁

چوتھی حکایت

شہر عرب مین ایک آخون کو دیکھا مین نے ترش رو بدخو تلخ گفتار مردم آزار گدا طبیعت نجس طینت عیش مسلمانونکا اُسکے دیدیسے تباہ ہوتا اور اُسکے قرآن پڑھنے سے آدمیونکا دل سیاہ بہت سے لڑکے پاک طینت اور لڑکیان پاکیزہ و خوب صورت اُسکے دست ظلم مین گرفتار نہ طاقت ہنسنے کی اُنکو نہ مجال گفتار کسیکے رخسار سیمین پر کھوطا نچے مارتا اور کسیکے ساق بلوری کو شکنجے مین کھینچتا القصّہ سُنا مین نے کہ تھوڑی سی خیانت اور خباثت اُسکی معلوم ہوئی مارکر اُسکو نکال دیا اور مکتب خانہ ایک مرد صالح متّقی سلیم الطبع صاحب حلم کے حوالے کیا کہ سوائے ضرورت کے بات نکرتا اور ایسا سخن کہ سبب کسیکی ایذا کا ہو اُسکی زبان پر نہ آتا لڑکونکے دل سے پہلے اُستاد کی ہیبت گئی اور دوسرے کی خوئے ملکی جو دیکھی اُسمین شیطان ایک دوسرے کا ہوا اور حلم اُستاد کے اعتبار پر علم کو ترک کیا اکثر اوقات بازی گاہ مین جمع ہوکر بیٹھتے اور بن لکھی ہوئین تختیان آپسمین سرونپے توڑتے

بیت

ہووے گر اُستاد کے دلمین مہر و محبت لطف و عطا	کھیلین چیل جھپٹا ملکر لڑکے سب بازار مین جا

بعد دو ہفتے کے جو اُس مسجد سے گذرا مین کیا دیکھتا ہون کہ پہلے ہی معلم کو منّت و معذرت کر کے بدستور سابق اُسکے مکان پر بٹھایا ہی اس حرکت سے رنجیدہ ہوا مین اور لاحول پڑھکر کہا مین نے کہ ابلیس کو پھر معلم فرشتونکا کسواسطے کیا ایک پیر جہاندیدہ نے اِس بات کو

سُنا اور ہنسکر کہا نہین سُنا ہی تو نے کہ کہہ گئے ہین ؛

مثنوی

مکتب مین اپنے بیٹے کو ایک بادشاہ نے	بھیجا کہ علم و فضل جہان تک ہین سیکھ لے
چاندی کی ایک تختی کو پاس اُسکے رکھ دیا	اور اُسپہ آب زر سے یہہ ایک شعر بھی لکھا
اُستاد کا ستم ہین تیرے کام آئیگا ؛	لُطفِ پدر سے فایدہ مطلق نپائیگا

پانچوین حکایت

ایک مُتقی کے بیٹے کو چچون کے ترکے کا مال ہو دولت بہُت سا ملا فسق علانیہ کرنے لگا غرض کوئی گنا و نرہا کہ اُسنے نہ کیا اور کوئی نشانہ بچا کہ نہ کھایا اور نہ پیا یہہ اطوار دیکھکر مین نے بطریق نصیحت کے کہا اے فرزند فضول خرچی کو آمدنی مُعین لازم ہی

قطعہ

آمد نہین ہی تجھکو مت خرچ کر بہُت ؛	دریا کے بیچ گاتے ہین ملاح یہہ سرود
گر مینہہ کو ہسار مین برسے نہ رُت کے بیچ	دریا و ایک سال مین ہو جائے خشک رود

عقل و ادب اختیار کر اور لہو و لعب سے درگذر کہ جسوقت دولت نبڑ گئی جانگی تکلیف ؛ کھینچیگا تو اور پشیمان ہوگا لڑکے نے راگ رنگ کی لذت مین اور نشے کی کیفیت مین اسباب کو قبول نکیا بلکہ اِس گفتگو پر مُعترض ہوا کہ راحت بالفعل کو تشویش آیندہ سے برہم کرنا عقلمندونکی رائے کے خلاف ہی ؛

مثنوی

صاحبان نعمت و دولت ہین جو	خوف سختی سے نکھینچین رنج وو
شادیان کر شوق سے لذت اُٹھا	کل کے غم کو آج تو ہرگز نہ کھا

خصوصاً مجھکو کہ صدر نشین مسند مروت کا ہون اور عقد ہمت کا باندھا ہی مین نے اور ذکر میرے انعام کا زبان خلق پر پھر آن ہی ؛

مثنوی

جو کہ ہو مشہور کرم و سخی
نیکی کی جب دھوم گئی کو بکو

جود سے وہ ہاتھ نہ کھینچے کبھی
در کو نہ پھر کر سکیگا بند تو

جب دیکھا میں نے کہ پند اثر نہیں کرتا اور دم گرم اپنا اُسکے آہن سرد میں کارگر نہیں ہوتا نصیحت چھوڑ دی اور مصاحبت ترک کی گوشۂ عافیت پکڑا اور حکیموں کے قول پر عمل کیا کہ کہہ گئے ہیں پہنچا اُس چیز کو کہ تجھ پر واجب ہے پس اگر لوگ نہ قبول کریں تو تجھ پر کچھ گناہ نہیں

نظم

اگرچہ علم ہو سُننے کا کچھ نہیں پر کہہ
شتاب دیکھے گا اُس بیحیا و مسرف کو
ملیگا ہاتھ پھر افسوس سے وہ یوں کہکر

جہاں تلک کہ تجھے یاد ہیں نصیحت و پند
ذلیل بیڑیاں پاؤں میں قیدخانے میں بند
کہ میں نے کیوں نہ سُنا دل سے پند دانشمند

بعد ایک مدت کے احوال اُسکا موافق اپنے اندیشے کے میں نے دیکھا یعنے گدڑی سیتا تھا اور ٹکڑے جمع کرتا تھا دل میرا اُسکے حال تباہ پر بھر آیا اور میں نے اس حالت میں فقیر کے زخم کو ملامت سے چھیلنا اور نمک چھڑکنا مروّت سے بعید جانا تب اپنے دل سے کہا

مثنوی

نشئے میں یار سفلہ بے پروا
پڑ رہے جھڑ جو ہو بہاراں میں

تنگدستی کا دن نہ تک سوچا
رہے بے برگ پھر زمستان میں

چھٹی حکایت

ایک بادشاہ نے اپنے بیٹے کو ایک معلم کے حوالے کیا اور فرمایا کہ تربیت اسکو ایسی کر کہ جیسے اپنے فرزند کو کرتے ہیں بیچارے نے ایک برس کامل اس امر میں سعی کی پر کچھ اُس سے نہ آیا اور بلیدی کا بلید ہی رہا اُسکے بیٹے فضل و بلاغت میں منتہی ہوئے

ملک نے فقیہہ سے مواخذہ کیا اور غصّے سے فرمایا کہ خلاف وعدہ کیا تو نے اور شرط وفا کی بجا نہ لایا عرض کی اُسنے ای شہریار تربیت یکسان ہے لیکن استعداد ایک سی نہیں

قطعہ

پتھر سے ہی نکالین ہین گو نقرہ و طلا	لیکن ہر ایک سنگ سے نکلے نہ سیم و زر
ہو وا کر سکے نہ ہر ایک چرم سلحت کو	اگرچہ سہیل چمکے ہے سارے جہان پر

ساتوین حکایت

مین نے سُنا ہے کہ ایک پیر اپنے مرید سے کہتا تھا کہ جسقدر خاطر آدمی زاد کی متعلق روزی سے ہے اگر روزی دینے والے سے ہوتی تو فرشتون کے مکان سے بھی پرے جاتا ؏

نظم

تجھے بھولا نہ اُسدم ایزد پاک	کہ تھا تو نطفہ بے حس مدہوش
تجھے طبع روان و فہم بخشے	پھر اُسکے بعد حسن و نطق اور ہوش
ہتھیلی پر بنائین انگلیان پانچ	کئے بازو مرکب تیرے با دوش
ذرا تو سوچ ای کم عقل اب وُہ	کرے گا تیری روزی کو فراموش

آٹھوین حکایت

ایک اعرابی کو دیکھا مین نے کہ اپنے بیٹے سے کہتا تھا ای بیٹا قیامت کے دن مقرر تو پوچھینگے تجھ سے کہ عمل تیرا کیا ہے نہ یہہ کہینگے کہ باپ تیرا کون ہے غرض اُسکے جواب کی فکر ابھی سے ضرور ہے اور تابل اِس امر مین دانائی سے دور ہے

قطعہ

کعبے کے جامے کو جو چومے ہے ہر کہہ و مہہ	ریشم کی کرم سے وُہ کب یہہ ہوا ہے نامی

صحبت مین ایک بد کی کتنے دنون ہی بیٹھا | مانند اُسکی وُہ بھی جگ مین ہوا گرامی

نوین حکایت

حکیمونکی کتابون مین لکھاہی بچھوئن کتنین محل پیدایش اور حیوانون کی طرح مُقرر نہین بلکہ وُہ جتنے رودے اور جھلّیان کہ اُنکی ماؤنکے پیٹھہ مین ہین انکو کھاتے ہین اور اُنکی پیٹ کو پھاڑکر باہر آتے ہین اور جنگل کو چلے جاتے ہین چنانچہ پوست کے تکڑے کہ بچھوؤن کے گھر مین دیکھائی دیتے ہین اُنکا یہی سبب ہی اِس نکتے کو ایک بزرگ کے حضور جو بیان کیا مین نے فرمایا اُسنے کہ میرا دِل اُسکے صدق پر گواہی دیتا ہی سِوائے اُسکے اور کچھ نہوگا جب کے چھٹپنے مین ما باپ کے ساتھ یہہ سلوک کیا ہی تبھی بڑے ہوکر ایسے مقبول ور محبوب ہوئے ہین

قطعہ

باپ نے بیٹے کو وصیت کی | کاٹ جو انمرد یاد رکھہ یہہ پند
اصل سے اپنی کی نہ جسنے وفا | وُہ نہوگا عزیز و دولت مند

بچھو سے پوچھا کہ تو جاڑون مین کیون نہین نِکلتا بولا گرمیون مین میری کیا حُرمت ہوتی ہی جو جاڑون مین نِکلون ؛

دسوین حکایت

ایک فقیر کی جورو پیٹ سے تھی جب نو مہینے گُذرے فقیر نے کہا کہ تمام عُمر میرے اولاد نہین ہوئی اگر خالق مُجھے بیٹا عطا کرے تو سِوائے اِس خرقے کے جو پہنے ہون جتنی میری مِلک ہی درویشونکو بخش دونگا اِتفاقاً اُسکی جورو بیٹا جنی نہایت اُسنے شادی کی اور دسترخوان آگے یارونکے بموجب عہد کے بچھادیا اور جو کچھ کہ اپنے پاس مال و متاع رکھتا تھا اُسکا کھانا پکاکر کھلادیا بعد کئی برس گئے ہین جو سفر شام سے پھر آیا جس محلے مین کہ وُہ فقیر

رہتا تھا گیا اور احوال اُسکا پوچھا لوگون نے کہا کہ پنڈت خانے تئین کوتوال کے یہان قید ہے پھر مین نے پوچھا کہ باعث اُسکا کیا ہے اُنھون نے کہا کہ اُسکے بیٹے نے شراب پی لڑا اور کسی کا خون کرکر شہر سے بھاگ گیا اِس واسطے قید مین گرفتار ہوا تب مین نے کہا کہ اِس بلا کو اُسنے آپ خدائے عزوجل سے چاہا تھا

قطعہ

ہین جتنی عورتین اے مرد صاحب دانش	جنین اگرچہ ولادت کے وقت گُردم و مار
کہین یہہ خوب ہے اہل شعور کے نزدیک	اِس امر سے کہ جنین کو دکان نا ہموار

گیارہوین حکایت

لڑکائی مین بالغ ہونیکی علامت کو ایک بزرگ سے پوچھا مین نے کہا اُسنے تئین نشان کتابون مین لکھے ہین ایک پندرہ برس کی عمر دوسرے محتلم ہونا تیسرے موے بہانی کا نکلنا لاکن حقیقت مین ایک نشان ہے یعنے اپنے حظ نفس کی بند سے پہلے رضائے الٰہی مین ہونا پس جس مین یہہ صفت موجود نہین صاحب تحقیق اُسکو بالغون مین نہین گنتے

قطعہ

چالیس دن اور رات رحم بیچ جو ٹھہرا	ایک آب کا قطرہ ہوا انسان کی صورت
چالیس برس کے کو نہو علم و ادب گر	ہرگز نہ اُسے جانیو انسان بہ حقیقت

نظم

اخلاق و جوانمردی ہی بس ہے بشریت	اِس جسم مرکب کو نہ انسان فقط جان
ہے ساہ جسمین ہنر شخص وہ ہی ہیگا و گرنہ	ہر رنگ کی تصویرون سے بھر سکتے ہین ایوان
فضل و ہنر احسان و کرم سے جو ہو خالی	تو آدمی اور صورت دیوار ہے یکسان
دنیا کے تئین قابو مین لانا نہ ہنر ہے	جانئے وے تو اُسین فاحشہ کیطرف نکر دھیان

لے کسی بیگانے کا دل ہاتھ مین اپنے		بس فضل و ہنر ہی یہی جی پر تو اُسے ٹھان

بارہوین حکایت

وُہ حاجی جو پیادے تھے ایک برس اُن مین لڑائی ہوئی تھی اور یہہ عاصی بھی اُس سفر مین پیادہ تھا غرض ہر ایک اپنے تئین مُنصف سمجھ کر آپسمین دست و گریبان ہوئے اور نہایت دِل کھول کر لڑے ایک کجاوہ نشین اپنے مثل سے کہتا تھا ای عزیز جائے تعجب ہی کہ ہاتھی دانت کے پیادے شطرنج کے عرصے سے جو گذرے وزیر ہوئے یعنے ایک مرتبۂ بلند کو پہنچے اور حاجیون کے پیادے وسعت صحرائے مکہ کو طی کر گئے اور جیسے تھے اُسّے بھی بتّر ہوئے ؛

قطعہ

کہہ میری طرف سے یہہ حاجی موذی کے تئین		پوستین خلق کی جو تکبر سے کرے ہی بجفا
حاجی ہرگز نہین تو اونٹ ہی جو بیچارہ		کانٹے چابے ہی سدا بوجھ کو ہی لیچلتا

تیرہوین حکایت

ایک ہندو نقطہ اندازی سیکھتا تھا کسی حکیم نے کہا کہ گھر تیرا چھپر کا ہی تلک اپنے دلمین سوچ کہنا مان اور اسکو ہنسی کھیل نجان بیت

بات بیہودہ کو ہرگز نہ زبان پر تو لا		دے جواب اُسکا نہ ہرگز تو جسے جانے بُرا

چودہوین حکایت

ایک شخص کی آنکھین دُکھنے آئین ایک سالوتری کے پاس گیا کہ میرے دوا کر اُسنے جو دارو کہ چارپاؤن کی آنکھون کے واسطے مخصوص ہی اُسکی آنکھون مین لگادی فی الفور اندھا ہوگیا قضیہ حاکم کے پاس لے گئے اُسنے فرمایا کہ سالوتری پر کچھ تادان نہین اگر یہہ گدھا نہوتا تو اُسکے پاس نجاتا مقصود اِس بات سے یہہ ہی کہ جو شخص کسی

نا آزمودہ کار سے ایک کار عمدہ چاہے نادم ہوتا ہی اور عقلمندون کے آگے احمق ہو

قطعہ

شعورمند وہی جسکی عقل ہی روشن ۔ کسی سفیہ کو ہرگز نسونپے کام بڑا
جہان حریر کو بُنتے ہین وہان نہ لیجاوے ۔ اُسے جو بوریا بُنتا ہی گرچہ ہو یکتا

پندرہوین حکایت

کسی بزرگ کے ایک فرزند سعادتمند تھا قضاے الہی سے وہ مرگیا پوچھا اُسسے کہ اُسکی لوح مزار پر کیا نقش کرین ہم کہا اُسنے کہ آیات قُرآن مجید کی عظمت و عزت بمرتبہ ہی ایسی جاگہہ کھودنا اُنکا لایق نہین کہ بعد ایک مُدت کے جو حرف گھس جائین تو خلق وہین پاؤن رکھین اور کُتّے پیشاب کرین اگر یہہ امر ضرور ہی تو یہہ دو بیتین کندہ کرو کہ کافی ہین

قطعہ

واہ وا شاد کیا مین ہوتا تھا ۔ دیکھہ سبزے کتنی چمن مین اُگا
آئیو وقت بہار اِدھر ای دوست ۔ دیکھے جو خاک پر میری سبزا

سولہوین حکایت

ایک پرہیزگار کسی دولتمند کیطرف سے گذرا اور دیکھا اُسے کہ ایک غلام کے ہاتھہ پاؤن کھینچکر باندھین ہین اور ستم کررہا ہی متقی نے کہا ای عزیز خُدائے عزوجل نے ایک مخلوق مانند تیرا محکوم تیرے حکم کا کیا ہی اور تجھکو اُسپر فضیلت دی ہی نعمت حق کا شکر بجا لا اور اتنی جفا اُسپر مت کر ایسا نہو کہ فردائے قیامت یہہ بندہ تجھسے بہتر ہو اور تو شرمندگی کھینچے

مثنوی

غُصّے نہو غلام پہ اپنے تو بیشتر ۔ آزار اُسکے دلکو نہ دے بس جفا نکر

تو نے تو دس درم کنیزن مول ہی لیا — پیدا تو اُسکو آپ بقدرت نہین کیا
کبتک یہہ حکم خشم ذرا دلمین ڈھیا کر — صاحب تیرا ہی تجھہ سے نہایت بزرگتر
ای صاحبِ غلام و کنیزان بند ہا — آقا کو اپنے تو بھی نہ یون دہیان سے بھلا

حدیث مین ہی کہ بہت بڑی حسرت قیامت کے دن یہہ ہی کہ غلام صالح کو بہشت مین لیجائین اور خاوند فاسق کو دوزخ مین

قطعہ

جو کہ تیرا مطیع ہوا اُسکو — اِتنی ایذا نہ دے بجان حقیر
کہ بہت ہی قبیح حشر کے دن — بندہ آزاد اور خواجہ اسیر

ستر ہوین حکایت

ایک برس شامیون کے ساتھہ بلخ سے مین نے سفر کیا تھا اور راہ راہزنون کے باعث خطرناک تھی ایک جوان تیرانداز نگہبانی کے واسطے ہمارے ساتھہ ہوا چابکدست کمان کش سپاہی زورآور کہ دس مرد قوی اُسکی کمان کا چلا نچڑا سکتے اور پہلوان روئے زمین کے کُشتی مین پیٹھہ اُسکی زمین سے نہ لگا سکتے لیکن ناز و نعمت سے پلا تھا جہان دیدہ و کارآزمودہ و سیاح نہ تھا بہادرونکی نقارے کی آواز نہ کبھو سُنی تھی نہ سوارونکی تلوارونکی چمک دیکھی تھی

بیت

ہُوا تھا نہ وُہ دُشمنونکا اسیر — نہ برسا تھا گرد اُسکے باران تیر

مین اور وُہ جوان آگے پیچھے دوڑتے تھے جسوقت دیوار قدیم آگے آتی وُہ زور بازو سے گرا دیتا اور جسگھڑی درخت عظیم کو دیکھتا سرپنجہ سے اُکھاڑ لیتا اور گھمنڈ سے یہہ بیت پڑھتا

بیت

زور بازو دیکھے ہاتھی مردونکا ہی کہان — ہی کدھر کو شیر دیکھے پنجۂ زورآوران

ہم اس حالت مین تھے کہ دو ہندو ایک پتھر کے پیچھے سے نکلے اور قصد لڑنیکا اُنھون نے ہم سے کیا ایک کے ہاتھ مین لکڑی تھی اور دوسرے کی بغل مین ڈھیلے کوتنے کی موگری جوان کو کہا مین نے کہ کیا کھڑا ہی ÷

بیت

جو کچھ کہ تجھ مین ہے سو کر گذر زمردی و زور	کہ اپنے پاؤن سے آپ آیا ہی عدو سو گور

اِتنے مین کیا دیکھتا ہون کہ جوان کانپنے لگا اور تیر کمان ہاتھ سے گر پڑے **بیت**

یہہ نہین لازم کرے جو موشگافی تیر سے	لڑنے والون کے بھی روز حملہ وہ قایم رہے

آخر کو اسباب ہتھیار کپڑے حوالے کر دئے اور اپنی جانین بچا کر گئے **نظم**

جو ہووے کام بڑا کار آزمودہ کو بھیج	کہ لیوے شیر قوی پنجہ کو وہ زیر کمند
جوان گیا ہی شہ زور فیل پیکر ہو	پہ تو رہے خوف سے جنگ عدو مین خود پیوند
لڑا ہو جو وہ لڑائی کو جانے ہی ایسا	کہ جیسے مسئلہ شرع کوئی دانشمند

اٹھارہوین حکایت

ایک بڑے آدمی کے بیٹے کو دیکھا مین نے کہ اپنے باپ کی قبر پر بیٹھا ہی اور ایک فقیر زادے سے بحث کر رہا ہی کہ میرے باپ کی گور کا صندوق سنگین اور لوح کندہ رنگین اور فرش اُسکا سنگ مرمر کا اینٹین اُسمین فیروزے کی ہین اور قبر تیرے باپ کی کیا ہی یہی نہ کہ دو اینٹین رکھ کر ایک مٹھی بھر خاک اوپر ڈال دی ہی درویش کے بیٹے نے سُنکر کہا چُپ رہ کہ ہنوز باپ تیرا نیچے سنگ گران کے ہلا بھی نہو گا کہ باپ میرا بہشت مین پہنچا

بیت

جس گدھے پر بوجھ کم لادین انام	ہووے آسودہ بہت وقت خرام

نظم

بوجھ فاقے کے ستم کا جو اٹھاویگا فقیر
مرگ کے وقت سبکسار بہت ہوگا وہ
نعمت و راحت و آرام مین جو کوئی جیا
شک نہین اسکو ہی دشوار بہت مرنا ہو
ہووے جس حال مین چھوٹا ہوا قیدی شگین
بہتر اس عمدہ سے ہیگا کہین ہو قیدی جو

انیسوین حکایت

ایک بزرگ سے معنی اس حدیث کے پوچھے مین نے کہ ترجمہ لفظی اسکا یہہ ہی دشمن تر دشمنونکا تیرا نفس ہی پہلو مین تیرے فرمایا اسنے باعث اسکا یہہ ہی کہ جس دشمن پر احسان تو کریگا تیرا دوست ہو جائیگا مگر نفس کہ جس قدر اسسے مدارا اور محبت سے پیش آئیگا مخالفت زیادہ کریگا ؎

قطعہ

فرشتہ خو کرے ہی آدمی کو کم کھانا
جو کھائے مثل بہایم گرے بسان جماد
مراد جسکی تو بر لائے ہو تیرا وہ مطیع
سوائے نفس کہ حاکم ہو پاے گروہ مراد

بیسوین حکایت جدال سعدی

ایک شخص کو درویشونکی صورت کے موافق اور انکی سیرت کے مخالف کسی مجلس مین دیکھا مین نے کہ بدبیان کر رہا ہی اور دفتر شکایت کے کھول کر ہجو تونگرونکی شروع کی اور سخن کو یہان تلک پہنچایا ہی کہ فقیرونکا دست قدرت بندھا ہی اور تونگرونکا پاے ارادت ٹوٹا

بیت

اہل کرم کے ہاتھ مین دام و درم نہین
دولت ہی جنکے پاس انھون نہین کرم مین

مین کہ پالا ہوا بزرگونکی نعمت کا ہون یہہ بات مجھے پسند نہ آئی کہا مین نے ای یار تونگر آدمی حاصل ہین مسکینونکے اور ذخیرے ہین گوشہ نشینون کے مقصد ہین زائرون کے اور نگہبان ہین مسافرون کے برائے راحت مردمان اٹھاتے ہین بارگران کھانے مین ہاتھ اسوقت

ڈالین کہ متعلق اور زیردست کھاوین اور اُنکے جود و کرم کا فضلہ فقیر و پیر دا قربا اور ہمسائے کو پہنچا ہے

نظم

تو نکرون کو ہے ہمیشہ وقف و نذر و مہمانی ۔ زکوٰۃ فطر کی ہر سال و ہدی و قربانی
اور اُنکا کام ہے آزاد کرنا بندون کا ۔ جو اُنپہ طعن کرے اُسکی ہیگی نادانی
تو اُنکے رُتبۂ دولت کتین کہان پہنچا ۔ اُنھون سے ہوتی ہے جگمین سدا زرافشانی
تیری ہے یونہی دو رکعت سو تیری خاطر کو ۔ اُنھونکے وقت بھی لاحق ہے سو پریشانی

قدرت جود کی اور قوت سجود کی دولتمندونکو بہتر میسر ہوتی ہے کہ مال پاکیزہ و جامۂ پاک و دل فارغ و پاس ابرو رکھتے ہین اور قوت طاعت کی لقمہ لطیف مین ہے اور صحت عبادت کی لباس طاہر مین ظاہر ہے کہ معدۂ خالی مین کیا قوت ہو اور دست تہی مین کیا سخاوت پاے شکستہ سے سیر کیا ہوسکے اور بھوکھے کے ہاتھ سے کیا خیر

قطعہ

رات کو سووے وہی دایم پراگندہ حواس ۔ جس بشر کی وجہ قوت صبح کی ظاہر نہو
گر میسر نہین آذوقہ کرتی ہے اکتفا اِس لئے ۔ تا کہ جاڑو نمین فراغت قوت سے ہو مور کو

فراغت فاقے سے نہین ملتی اور جمعیت پریشانی کے ساتھ جمع نہین ہوتی کسی نے تکبیر احرام نماز عشا کی کہی ہے کوئی منتظر طعام شام کا ہے غرض ہرگز یہہ اُسکے مشابہ نہین

رُباعی

جتنے ہین صاحبان رزق سدا ۔ دل سے مشغول ہین بذکر خدا
روزی جنکی ہے جگمین ڈانوا دول ۔ بھٹکے ہے دل اِدھر اُدھر اُن کا

عبادت اُنکی مقام قبول سے نزدیکتر ہے کہ خاطر جمع اور حضور قلب رکھتے ہین نہ پریشان

خاطر کہ اسباب معیشت کے درست کرکے اور اوراد عبادت مین مشغول ہون پناہ مانگتا ہون
بخدا ایسے فقر سے کہ جو بدحال کرتا ہی اور ایسی کی ہمسائگی سے کہ جسے دوست
نہین رکھتا حدیث مین بھی آیا ہی کہ فقر روسیاہی دونو جہان کی ہی درویش بمعرفت
کو آرام نہو جبتلک کُفر اُسکے فقر کا انجام نہو یہہ سُنکر کہا اُسنے کہ نہین سُنا ہی تونے
کہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ فقر فخر ہی میرا تب بولا مین ؟
چپ رہ کہ مُراد سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فقر سے مرد میدان رضا کے ہین
اور راضی تیر قضا کے نہ ایسے کہ خرقہ صُلحا کا پہنین اور فقیر کے لُقمۂ روزینہ کو ہتھین ؟

رباعی

ای طبل سے تیری گو کہ اُونچی ہی صدا	خالی ہی پہ ایک لخت باطن تیرا
ہمسے بھی تو کہہ کوچ کے وقت ای غافل	بن توشے کے تدبیر کریگا تو کیا

رباعی

تسبیح لپیت مت تو ہاتھ اپنے پر	حق مین نہین یہہ امر تیرے کچھ بہتر
ہی ہمت و مردی جو تجھے ایک ذرا	مُنہہ پھیر خلایق سے طمع کچھ مت کر ؟

اور نہین ہوسکتا بغیر نعمت کے ننگے کا پہنانا یا بدون وسعت قیدیون کی رہائی مین ساعی
ہونا ہم جنس ہمارے اہل دولت کو کب پہنچین اور ہاتھ لینے والے کا دینے والے کے
ہاتھ سے مشابہہ کب ہووے خدائتعالی محکم قرآن مین یعنی وہ آیہ کہ جسکے معنے صریح ہین اور
احتمال دوسرا نہین رکھتے نعمت اہل بہشت سے خبر دیتا ہی معافق اسکے یہہ ہین
یہہ وسے ہین کہ اِنکے واسطے ہی روزی معین تا جانے تو کہ جو کوئی مشغول خرچ روزمرہ سے ہے
دولت پارسائی سے محروم ہی اور مُلک قناعت کا تابع رزق معلوم ہی ؟ ؟

بیت

خواب مین پیاسون کے تئین آوے نظر | آب کا چشمہ یہہ عالم سربسر

جہان کہین کسی سختی کھینچے ہوئے کو اور تباہی کے مارے کو دیکھے گا تو کہ وہ آپ کو بسبب غلبۂ حرص کے خوفناک کامون مین مشغول کرتا ہی اور اسکے جتنے متعلقات اور لوازم ہین اُن سے پرہیز نہین کرتا اور عذاب آخرت سے نہین ڈرتا حلال و حرام کو نہین پہچانتا

قطعہ

ڈھیلا کہین سے کُتّے کے سر پر جو آپڑے | اُچھلے وُہ اِس خوشی سے کہ یہہ استخوان ہی
دو آدمی جو کاندھے پہ رکھہ لیوین نعش کو | ناکس کتئین گمان یہہ ہووے کہ خوان ہی

لیکن صاحب دولت چشم عنایت الٰہی سے سبب حلال کے حرام سے محفوظ ہی یہہ سمجھہ کہ مین تقریر اِس سُخن کی نہین کرتا اور دلیل نہین لاتا تجھی سے انصاف کی توقع رکھتا ہون کہ ہرگز نہ دیکھا ہوگا تو نے ہاتھہ کسی دغاباز کا شانون سے بندھا اور کسی بپٹوا کو قید خانے مین پھسا یا پردۂ عصمت کسی متقی کا پھٹا یا کسی کا ہاتھہ پہنچے سے کٹا مگر بسبب درویشی اور مفلسی کے کہ شیر مرد ضرورت اور محتاجی کے باعث پرائے گھرون مین کونبھل اور سیدھین دیتے ہین اور تختے چھدوا کر پاؤن بندواتے ہین ہو سکتا ہی کہ درویش کو نفس امارہ ور غلانے اگر عورت سے بچنے کی طاقت اپنے مین نہ پاوے تو گناہ مین مبتلا ہووے کہ بطن اور فرج توام ہین یعنی ایک پیٹ کے دو فرزند جب تلک ایک برجا ہی دوسرا برپا ہی سُنا ہی مینے کہ ایک فقیر کو اغلام کی علت کے سبب پکڑا باوجود اِسکے کہ شرمساری کھینچی اُسنے پر سنگساری کی سزا پائی تب بولا ای مسلمانو زر نہین رکھتا کہ جورو کرون اور طاقت نہین رکھتا کہ صبر کرون ناچار ہون کیا کرون

اور اعضائے تناسل کا کاٹنا اسلام مین درست نہین غرض سارے اسباب تسکین اور جمعیت باطنی کے جو اہل دولت رکھتے ہین اُنمین سے ایک یہہ ہے کہ ہر ایک رات ایک محبوبۂ خوب سے ہم آغوش رہتے ہین اور ہر روز جوانی کو تازہ کرتے ہین ایسی محبوبہ کہ صبح روشن کے سینے پر اُسکے گورے رنگ سے داغ پڑ گیا ہے اور اُسکی قامت سے شرمندہ ہوکر سرو خیابان خاک مین گڑ گیا ہے ؎

بیت

عنابی اپنی انگلیون کی پوریون کو کیا	پنجے کتئین عزیزون کے خون مین ڈبو دیا

ممکن نہین ہوسکتے ہوئے ایسی حسین سکے گرد بُرے کامونکے پھرین یا ادھر اُدھر کا دھیان اپنے دلبر دھرین ؎

بیت

تاراج و محو حور کا جو دل کہ ہے ہوا	کرتا ہے کب بتون پہ وہ یغما کے التفات

جس شخص کے ہون روبرو خرمائے تر خواہش کے وقت پتھر مارے بھولکر وہ خوشۂ انگور پر اغلب ہے کہ مفلس اپنے دامن عصمت و طہارت کو نجاست گناہ سے بھر دیوے اور مانند بھوکھے کتّے کی روٹی جسکی پائے لیجاوے

بیت

دجال کا یہہ خر ہے کہ صالح کا ہے شتر	کب پوچھتا ہے گوشت جو کتّے کو ملگیا

کیسی کیسی پردہ نشین بسبب درویشی کے فساد مین پڑی ہین اور آبروے گرامی اپنی اُنھون نے بدنامی کی باد سے برباد دی ہے

بیت

افلاس باگ کھینچ لے تقوے کے ہاتھ سے	جب ہووے بھوکھ قوّت پرہیز کب رہے

جسوقت کہ مین نے یہہ سخن کہا درویش کے ہاتھ سے باگ طاقت کی چھٹ گئی تیغ زبان کی اُسنے کھینچ لی اور گھوڑا فصاحت کا بیحیائی کے میدان مین کدا کر مجھہ پر دوڑایا اور کہا اتنا مبالغہ اُنکی تعریف مین کیا تو نے اور پریشان باتین کہین کہ وہم تصوّر کرتا ہے

کہ یہہ گروہ فاقے کے زہر کو تریاق ہے اور روزی کے خزانے کی کنجی لیکن فی الحقیقت
یہہ مجمع تکبر اور غرور کا مشغول مال و نعمت و مبتلائے جاہ و دولت ہے بات نہین کہتے
یہہ مگر بجہالت اور دیکھتے نہین الا بکراہت عالمونکو گدا جانتے ہین اور فقیرونکو بے سر و پا
غرور مال کے سبب اور عزت و جاہ کے باعث برتر سب سے بیٹھتے ہین اور اپنے تئین
بہتر سب سے جانتے ہین یہہ خیال نہین رکھتے کہ کسی سے سازش کرین بیخبر ہین حکیمون کے
قول سے کہ کہہ گئے ہین جو کوئی عبادت مین اورون سے کمتر ہے اور دولت مین زیادہ بصورت
امیر ہے اور بمعنے فقیر

بیت

زر سے جو بے ہنر کو حکیمون پہ فخر ہو	گو گاو عنبری ہے پہ تو جان کون خر

کہا مین نے کہ مذمت انکی مت کر کہ اہل کرم ہین بولا وہ غلط کہتا ہے بندہ درم کیا فایدہ ہے
اگر ابر بہار ہین کہ کسی پر نہین برستے مانا کہ آفتاب ہین پر کسیکو منور نہین کرتے گو وسعت
قدرت کے مرکب پر سوار ہین لیکن اُسے نہین دوڑاتے اور ایک قدم بھی واسطے خدا کے
راہ حق مین نہین رکھتے بے منت و اذیت ایک درم نہین دیتے مال کو محنت و مشقت
سے جمع کرتے ہین اور خست کے باعث دھر رکھتے ہین آخر کار چھوڑ جاتے ہین حکیمون
نے کہا ہے مال بخیل کا خاک سے اُسوقت نکلتا ہے کہ وہ خاک مین جاتا ہے

بیت

کوئی حصول کرے جد جہد سے دولت	ایک اور آنکے لیجائے اُسکو بے زحمت

مین نے کہا دولتمندون کے بخل سے آگاہ نہین ہوا تو مگر بسبب گدائی کے وگرنہ جو
کوئی کہ طمع نہین رکھتا سخی اور بخیل کو یکسان ہے جانتا کسوٹی جانتی ہے کہ سونا کیسا ہے
اور محتاج جانتا ہے کہ بخیل کون ہے بولا وہ کہ اسبات کو تجربے سے کہتا ہون کہ چوبدار

دروازے پر رکھتے ہین اور مردم درشت خو اور جنگ جو متعین کرتے ہین کہ عزیزون کو
آنے ندین اور صاحب تمیزونکو روکین اور کہین کہ گھر مین کوئی نہین ؛ **بیت**

اگر نہووے صاحب تدبیر و عاقل ہوشیار	کوئی گھر مین ہے نہین کہتا ہے سچ یہہ پردہ دار

کہا مین نے کہ باعث اِس حرکت کا یہہ ہے کہ اہل توقع کے ہاتھہ سے اور محتاجون کی
عرضیون سے تنگ آئے ہین اگر جنگل کی ریت دُر ہو تو بھی عقل کے نزدیک محال ہے کہ
آنکھہ گدا کی پُر ہو ؛ **بیت**

نعمتون سے طالب دُنیا کی آنکھہ	پُر نہووے جیسے شبنم سے کنوا

حاتم طائی صحرانشین تھا اگر شہر مین ہوتا تو گداؤن کے ہاتھون سے عاجز و بیچارہ
ہوجاتا اور اُسکے بدن کا جامہ پارہ پارہ پھر بولا وہ کہ رحم کرتا ہون مین اُنکے حال پر کہا
مین نے غلط حسرت و حسد ہے تجھہ کو اُنکے مال پر غرض ہم اِس جواب و سوال کے
جھگڑے مین پھنسے ہوئے تھے جب وہ سخن کا پیادہ چلاتا مین اُسے بند کردیتا جسگھری وہ
دلیلونکی شہہ دیتا مین فرزین حجت سے بچالیتا یہان تک کہ
کیسہ ہمت کا اُسنے ہارا اور حجت کے تیرونکا ترکش ڈال دیا **قطعہ**

ڈھال کو مت پھینکنا تو از حملہ مرد فصیح	کچھہ نہین ہے پاس اُسکے جز دروغ و ادعا
سیکھہ دین و معرفت اے یار شاعر سجع گو	در یہی رکھتا ہے جز بے قلعہ خالی ہے پڑا

آخر کار دلیل اُسکے پاس نرہی تب ذلیل اُسے کیا پھر اُسنے ہاتھہ ظلم کا پھیلا دیا اور بیہودہ
بیہودہ بکنا شروع کیا جاہلونکا طریقہ یہی ہے کہ جب دلیل سے عاجز ہوتے ہین لڑنے لگتے
ہین چنانچہ آذر بت تراش جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حجت مین بر نہ آیا لڑنیکو
اُٹھہ کھڑا ہوا اور چند کلمے ناشایستہ کہے کہ قرآن اُسنے ناطق ہے اور حاصل اُنکا یہہ ہے اگر تو

باز نہ آوے گا دشمنی سے میرے خداؤن کی یا مذمت سے اُن کی مین تجھے گالیان دونگا
یا سنگسار کرونگا غرض جب گالیان اُسنے دین مین نے بھی دین آخر اُسنے
میرا گریبان ٹکڑے اُڑایا اور مین نے اُسکی ٹھوڑی کو پاش پاش کیا ؀

قطعہ

پکڑتے ہو مین گردن اُسکی ہاتھ مین اُسکے جیب میرا	خلق کا بلوا پیچھے ہمارے لوگ ہزارون خندہ زنان
گفت و شنید سے ہم دونونکی ہو متعجب آخر کو	دانت اپنے لگا انگلی اپنے دانتو مین ہر سیرو حیران

ہم دونون اُسکے فیصلے کے واسطے قاضی کے پاس گئے اور اُسکے حکم کی اطاعت قبول کی کہ وہ
حاکم مسلمانونکا ہے جو مصلحت کہ دیوے اور درمیان درویشون اور تونگرون کے فرق
کرنیکو جسطرح سے کہ فرماوے وہی حق ہے جو اُسنے ہماری صورت دیکھی اور کلام ہمارا سنا
فکر کے گریبان مین سر کو ڈالا اور بہت تامل کے بعد اُٹھا کر یہہ فرمایا اے شخص کہ تونگرون کی
تو نے ثنا کی اور مذمت درویشون کی روا رکھی جان تو جہان گل ہے وہان خار ہے نہ گنج بن
سانپ ہے نہ شراب بنخمار جسجگہہ گوہر اعلی ہے وہین گھڑیال آدمیونکا کھانے والا ہے
گو ندگی اجل کی دنیا کے عیش کی لذت کے پیچھے ہے اور دیو صعوبت بہشت کی نعمت کے آگے

بیت

کیا کرے جور عدو گر نہ سہے طالب دوست	گنج و مار و گل و خار و غم و شادی ہین بہم ؀

نہین دیکھتا ہے تو کہ باغ مین اُدھر بید مشک ہے اِدھر چوب خشک ایسے ہی تونگرونکا
مین شاکر ہین اور کافر درویشونکے بھی حلقے مین اِسیطرح سے حریص ہین اور رضا بر قضا

بیت

ہووے جو دنیا مین ہر ایک قطرہ اوسکا گہر	کوڑیونکی طرح سب بازار جاوے اُسسے بھر

ذبن الہی امیر فقیر سیرت اور فقیر امیر ہمت ہین بُرا دولت مند وہی ہے کہ غم فقیر نکا کیا لاوے اور فقیرون مین بہتر وہ ہے کہ طالع مندون کے دروازے پر کبھو نجاوے جو شخص کہ توکل کرے خدا پر تو اسکو وہی بس ہے بعد اسکے فقیر کو غصّے سے کہنے لگا کہ اور کہا تونے کہ تونگر برے کامون مین مشغول ہین اور لہو لعب مین مصروف البتہ کتنے شخص ان مین کم ہمت اور منکر نعمت ہین لیجاتے ہین اور رکھتے ہین کھاتے ہین اور کسیکو نہین دیتے بالغرض اگر مینہہ نہ برسے یا جہان مین طوفان اُٹھے پر اپنی حشمت کے اعتماد سے فقیر کی محنت کی طرف دھیان نہین کرتے اور خدا سے نہین ڈرتے اور کہتے ہین

	بیت	
پروا نہین جو ہستی سے کوئی جائے مر		زردار ہون مین بط کو ہے طوفان سے کیا خطر

	بیت	
ناقون پہ جو کہ عورتین ہودون مین مین سوار		کب ملتفت ہون اُسپہ جو ہے ریت مین چھپا

	بیت	
کمینے اپنی کملی کھینچ کر جو لے گئے باہر		تو کہتے ہین کہ غم کسکو ہے کو سب خلق مجاوے مر

اُنکے اوصاف یہی ہین کہ مین نے بیان کئے اور بعضے اُنہین ایسے ہین کہ دسترخوان نعمت کا اُنھون نے آگے محتاجون کے بچھایا ہے اور اپنے کرم کا اشتہار ملک بملک بھجوایا ہے کشادہ پیشانی فقیرون سے متواضع ہوتے ہین اور محتاجون کی خدمت کے لئے کمر بستہ رہتے ہین طالب نام و مغفرت ہین اور صاحب دُنیا و آخرت چنانچہ بندگان حضرت بادشاہ دایم بحفظ اللہ دشمنون پر منصور و مظفر مالک کہتر و مہتر حامی اطراف صاحب انصاف وارث ملک سلیمان عادل شاہان زمان مظفر الدین ابوبکر سعد

ہمیشہ رکھے اللہ تعالے ایام دولت اُسکے اور بلند کرے نشان نصرت اُسکے

رباعی

کوئی پدر نہ کرے یہہ کسی پسر پہ کرم | کیا جو تونے ہی دنیا مین بربنی آدم
جو چاہا حق نے کہ بخشش کرے خلایق پر | تو اپنے لطف سے تجھکو کیا سبب اسکا

قاضی نے جب سخن کو یہان تلک پہنچایا اور ہماری حد قیاس سے مبالغے کے اسپ کو پرے لیگیا تب موافق حکم قضا کے راضی ہوئے حالات ماضی سے درگذرے اور معذرت کی باتین باہم کرکے راہ مدارا کو اختیار کیا ہر ایک نے سر کو دوسرے کے پاؤن پر رکھ دیا اور سر و روایک کا ایک نے چوما غرض خاتمہ سخن کا اس قطعے پر ہوا

قطعہ

فقیر اب باز آ اس گردش دنیا کے شکوے سے | بُرا کم بخت ہوتا تو جو اس حالت مین مرجاتا
جو تیرے دست و دل مین کامران ایسا دولت | کھلا اور کھا کہ تیرے ہاتھ آوے دین اور دنیا

آٹھوان باب صحبت اور پند و حکمت کے آداب مین

حکمت

مال عمر کی آسایش کے واسطے ہی نہ عمر واسطے جمع کرنے مال کے ایک عقلمند سے پوچھا کہ نیک بخت کون ہی اور بد بخت کون کہا اُسنے نیک بخت وُہ ہی کہ جسنے کھایا اور کھلایا اور بدبخت وُہ ہی کہ جو مرگیا اور چھوڑ گیا

بیت

نہ پڑھہ نماز تو اُس پر کہ جسنے کچھہ نہ کیا | نہ کھایا اور طلب زر مین عمر کو کھویا

نصیحت

موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو نصیحت کی کہ احسان کر تو بھی محتاجون پر جیسا کہ تجھہ پر احسان کیا ہی اللہ نے کچھہ دھیان نہ کیا اُسنے اور کان اسپر نہ رکھا آخر نہ سُنا تو نے کہ کیا دیکھا

قطعہ

دام و درم کو دور رکھا جس نے خیر سے ۔ کچھہ فایدہ نپائے گا وُہ داغ غم سوا
گر چاہتا ہے نعمت دُنیا سے انتفاع ۔ دے خلق کو تو جیسے خُدا نے تجھے دیا

غرض یہہ ہے کہ بخشش کر اور منت کسی پر مت دھر کہ اُسکا فایدہ تجھے پہنچے **قطعہ**

درخت کرم نے جہان پکڑی جڑ ۔ گئی اُسکی ہر شاخ افلاک پر ؛
جو یہہ چاہتا ہے کہ پھل اُس سے کھائے ۔ تو منت کا ارّہ نہ تو اُسپہ دھر

قطعہ

کر شکر حق کہ دی تجھے توفیق خیر کی ۔ انعام و فضل سے نہ معطل کبھو رکھا
خدمت کا بادشاہ پہ احسان تو نرکھہ ۔ احسان اُسکا مان جو خادم تجھے کیا

حکمت دو شخص نے ناحق محنت کھینچی اور کوشش بے فایدہ کی ایک وُہ کہ جسنے مال جمع کیا اور نہ کھایا دوسرا وُہ کہ جسنے علم سیکھا اور عمل نہ کیا ؛ **مثنوی**

گو کہ پڑھہ جائے تو علوم جہان ۔ نہ کرے گر عمل تو ہی نادان
نہ محقق ہوئے نہ فقیہ اگر ۔ تو کتابون سے ہی لدا جون خر
اُس بے مغز کو کہان یہہ خبر ۔ ہین لدی لکڑیان کہ ہین دفتر ؛

حکمت

علم برائے ترقی نعمت عقبیٰ ہی نہ بجہت حصول دُنیا ؛ **بیت**

جہان کے بیچ جس عالم نے اپنے علم کو بیچا ۔ کیا خرمن اکٹھا پر اُسے ایک لخت ہی پھونکا

حکمت عالم بے تقوی مشعل رکھتا ہے پر ہے اندھا **بیت**

بے فایدہ عمر کو گنوایا	کچھ مول لیا نہ زر گرایا

حکمت

ملک عقل مندون سے خوبی پکڑتا ہے اور دین و اسلام پرہیزگارون سے کمال عقلمند بادشاہون کے قرب کے محتاج جتنے ہین وے اُس سے زیادہ تر محتاج ہین اُن کی نصیحت کے

قطعہ

دھیان سے سُن اسکو تو ای بادشاہ	پند کوئی دھر مین اِس سا نہین
کام نہ دینا بجز اہل خرد	گو کہ جو عاقل ہے وُہ لیتا نہین

حکمت تین چیزین بغیر تین چیزون کے پایدار نہین ہوتین مال بے تجارت علم بے بحث و مُلک بے سیاست

حکمت رحم بدون کے اوپر کرنا ستم ہے نیکون پر اور ظالمون کا عفو کرنا جور ہے مظلومون پر

بیت

نوازیگا اگر بدذات کو ای صاحب دولت	نظر نعمت پہ تیری وُہ کریگا چاہیگا شرکت

حکمت بادشاہونکی دوستی پر اعتماد نکیجے اور لڑکونکی خوش آوازی کا اعتبار کہ وُہ ایک خیال کے باعث سے تبدیل پا جاتی ہے اور یہہ سبب جوانی کے تغیر **بیت**

ہزار دوست ہون جسکے مت اُسے شیدا ہو	نہین تو و لیہ گوارا کر اُسکی فرقت کو

حکمت اپنے بھید کو ہر آن دوست سے مت کہہ تجھے کیا معلوم ہے احیاناً کسی وقت دُشمن ہو جاوے اور دُشمن سے جو بُرائی کہ تو کر سکتا ہے مت کر اتفاقاً کسی وقت وہی دوست ہو جاوے وُہ بھید جسکو چاہتا ہے کہ چھپا رہے کسی مُعتمد سے بھی مت کہہ

کہ رازدار اپنے انکا کوئی تجھسے بہتر نہوگا ۞

قطعہ

چپ ہی بھلی کہ راز کو اپنے کسی سے کہہ — کہنا یہہ تو کسی سے نکہیو اُسے کبھو
ای مرد سوچ دل مین سر چشمہ بند کر — پانی بھرا تو بند ھ نہ سکے گی پھر آبجو

مثنوی

خلوت مین بات کر یہہ تیرے حق مین ہی بھلا — پچتائیگا کہے گا جو ہر انجمن مین جا
وہ سخن مت کہہ تو خلوت مین نہان — کہہ سکے جسکو نہ مجلس کے میان

حکمت دشمن ضعیف کہ اطاعت کرے اور دوستی جتاوے مقصود اُسکا کچھہ اور نہین مگر یہہ کہ دشمن قوی ہوجے الغرض ہرگاہ دوستونکی دوستی کا بھروسا نہین تو چاپلوسی پر دشمن کی کیا اعتبار ہی ۞

پند جو کوئی دشمن کوچک کو حقیر اور ناچیز سمجھے مانند اُس شخص کی ہی کہ تھوڑی آگ کو نہ بجھاوے اور یون ہین چھوڑ دے

قطعہ

گر قتل کر سکے ہی تو کر چک تو آج ہی — آتش ہوئی بلند تو پھونکیگی ایک جہان
جو تیر کی ہو چوٹ پہ دشمن اُسے نچھوڑ — فرصت نہ اتنی دے کہ چڑھا لیوے وہ کمان

پند

لازم ہی دشمنونکے بیچ اسطرح بات کہے تو اگر وے آپسمین دوست ہو جائین تو شرمندہ نہو

ابیات

دو دلون مین ہی لڑائی شعلہ سان — مثل ہیزم کش ہی لُترا اور میان
ایکدن آپسمین وہ پھر جاوینگے مل — آپہی وہ ہوگا پشیمان و خجل ۞
غضب کی آگ کیتین دو دلونمین بھڑکا کر — جانا اپنے تئین ہی شعور سے باہر

قطعہ

دوستونکے ساتھہ بات آہستہ کہہ — کان دشمن کا مبادا ہووادھر ا
کہہ نہ بے باکانہ کچھہ دیوار سے — شاید اسکے پیچھے ہو کوئی بشر

پند

جو کوئی اپنے دوستونکے دشمنون سے دوستی کرے دوستونکی ایذا کا دھیان رکھتا ہے

بیت

اے عقل مند دوستی سے اسکی ہاتھ دھو — جو دوست تیرا دشمنون سے ہم پیالہ ہو

پند جو کسی کام کے انجام مین تجھے تردد ہو تو وہ طرف اختیار کر کہ جدھر سے بے رنج وہ کام نکلے ۔

بیت

مت کر سلیم طبع سے تو تلخ گفتگو — لڑنا نہ اسکے ساتھہ جو کوئی ہو صلح جو

حکمت جب تلک زر سے کام نکلے جان پر جوکھون اٹھانی لائق نہین

بیت

تھک چکین جب تیرے سب حیلوں سے ہاتھ — پھر نہ کر تلوار بن کچھہ اور بات

حکمت

دشمن کے عجز کرنے پر رحم نکر کہ اگر قادر ہو گا تو مہر نہ کرے گا تجھہ پر

بیت

مت سمجھ نا زور کی دشمن جو دیکھے نا توان — ہر سر یرہن مین مرد ہے پر مغز ہے ہر استخوان

حکمت جو کوئی کسی بد گو کتئین قتل کرے تو خلق کو اسکی بلا سے نجات دے اور اسکو عذاب خدا سے ۔

قطعہ

نہایت خوب ہے کرنا ترحم خلق پر لیکن — لگا مت زخم پر موذی کے تو زنہار مرہم کو
کیا ہے رحم جسنے سانپ پر یہہ ہرگز نہین سمجھا — کہ ہے یہہ رنج پہنچاتا ہر ایک فرزند آدم کو

حکمت

نصیحت دشمن کی ماننی خطا ہے لیکن سُننا روا ہے کہ برعکس اُسکے عمل مین لائے تو کہ عین صواب ہے

قطعہ

حذر کر اُس سے جو کہتا ہے دشمن | کہ وُہ خالی نہووے گا ضرر سے
جو سیدھی تیر سی دکھلائے وُہ راہ | تو دست چپ کو چل اور پھر اُدھر سے

حکمت

غصب حد سے زیادہ موجب وحشت کا ہوتا ہے اور لُطف بے وقت ہیبت کھوتا ہے نہ اتنی دُرشتی کر کہ لوگ تجھ سے تنگ آوین نہ اِسقدر نرمی کہ تجھ پر دلیر

مثنوی

درشتی و نرمی ہین دونون ضرور | بخوبی ہوتا انتظام امور
وُہ جراح کس کام کا ہے اگر | نرکھے بہم مرہم و نیشتر
درشتی بہت عاقلون سے نہو | نہ سُستی جو دیوے گھٹا قدر کو
فقط اپنی ہی تو فزونی نہ چاہ | زبونی سے بھی حال مت کر تباہ
کہا ایک چرواہے نے باپ سے | کہ ایک پند پیرانہ سکھلا مجھے
وُہ بولا کہ نیکی سے مت باز آ | پہ مغلوب رکھ بھیڑئیے کو سدا

حکمت

دو شخص دُشمن مُلک اور دین کے ہین بادشاہ بے حلم اور زاہد بے علم

بیت

وُہ کسی مُلک کا ہووے نہ کبھو فرمان دہ | جو خُدا کا نہین ہے بندۂ فرمان بردار

حکمت بادشاہ کو چاہئے یہان تک غُصّہ نکرے کہ دوستونکو اعتماد نرہے آتش غضب کی پہلے صاحب غضب کو لگتی ہے بعد اُسکے شعلہ دُشمن تک پُہنچے یا نہ پُہنچے

مثنوی

سزاوار کب ہی کہ آدم کا پوت	رکھے اسقدر کبر و طیش و غرور
جو ہی یہہ تجھے تندی و سرکشی	تو خاکی نہین بلکہ ہی آتشی

قطعہ

ایک متقی کے پاس گیا بیلقان مین مین	اور یون کہا برائے خدا جہل سے نکال
فرمایا اسنے ہو متحمل برنگ خاک ۔	یا تو نے جسقدر ہی پڑھا اسپہ خاک ڈال

پند بدخو ہاتھ مین ایسے دشمن کے گرفتار ہی کہ جہان جائے اسکے عذاب کے چنگل سے نجات نہین پاتا ۔

بیت

بلا کے ہاتھ سے گو جائے چرخ پر بدخو	پھنسا بلا مین رہیگا وہ اپنی خو کے سبب

حکمت جو دیکھے تو کہ دشمن کی سپاہ مین پھوٹ پڑی ہی تو خاطر جمع رکھ اور جو ایکا دیکھے تو اپنی پریشانی کا اندیشہ کر ۔

قطعہ

جو دیکھے دشمنون مین لڑائی ہی شوق سے	جلسے مین بیٹھ دوستون کے اور انند کر
جس وقت پائے سب کنتین ایک زبان تو	جلدی چڑھا کمان کو رکھ سنگ قلعہ پر

حکمت

دشمن کا جب کوئی حیلہ بن نہین پڑتا تب دوستی شروع کرتا ہی اور اس دوستی مین وہ کام کرتا ہی کہ دشمنی مین نہین کر سکتا سانپ کا سر دشمن کے ہاتھ سے خواہ مخواہ کچل کہ دو فائدون مین سے ایک مقرر ہوگا اگر یہہ غالب آیا تو سانپ مارا تو نے اور جو اسنے کاٹا تو دشمن کے ہاتھ سے چھوٹا ۔

بیت

عدوئے ناتوان سے بے خطر مت ہو لڑائی مین	نکالے شیر کا بھیجا جو جینے سے اٹھا وے دل ۔

حکمت وہ خبر کہ رنج پہنچاوے دوسرے کو کہنے دے تو چپکا ہو رہ ✽ **بیت**

بُلبل بہار کی تو بشارت سے دے خبر | ذکر خزان کو چھوڑ دے ایک لخت بوم پر ✽

حکمت

بادشاہ کو کسیکی خیانت پر واقف مت کر جب تلک کہ اُسکے قول کا اعتماد نہو نہین تو اپنی ہلاکت کی سعی کرتا ہی تو ✽ **بیت**

فائدہ جب آئے تیرے تئین نظر ✽ | بات کہنے کا تو اسدم قصد کر ✽

حکمت جو کوئی کسی خود پسند کو نصیحت کرتا ہی وہ آپ نصیحت کرنیوالیکا محتاج ہی ✽

حکمت فریب دشمن کا مت کھا اور غرور مدّاح سے مول مت لے کہ وہ مکر کا جال ہے اور یہہ لالچی احمق کو تعریف خوش کر کے پھلا دیتی ہی جیسے حیوانون کے لاشیکو تخنے کے پوست مین پھونکنا پھلا دیتا ہی ✽

قطعہ

نہ سنیو مدح سخن گو کی زنہار کبھو | کہ تیری ذات سے پاتا ہی نفع وہ اُوچھا
مُراد اُسکی نہ دیگا جو ایک دن تیرے | وُہ عیب اُس سے دوصد چند پھر بکھانیگا

حکمت

متکلّم کا عیب جب تلک کوئی نہ پکڑے کلام اُسکا معیوب رہے **بیت**

بجائیگا نہ حُسن سخن پر غرور کر | اپنے گمان و وہم پہ اُنکی مدح پر ✽

حکمت ہر شخص اپنی عقل کو کامل جانتا ہی اور اپنے فرزند کو خوبصورت

نظم

لڑ رہے تھے اس طرح سے ایک مسلمان و یہود | اُنکی حالت پر ہنسی نے دفعتًا مجھکو لیا
کہہ رہا تھا طیش سے وہ مار نا مجھکو یہود | گر نہو وے یہہ قبالہ راست میرا یخدا

اور یہودی یون کہے تھا قسم ہے توریت کی	ہون مسلمان تجھہ سا گر مین جھوٹھہ کہتا ہون ذرا
گرچہ سب روئے زمین سے عقل ہو معدوم ایکبار	اپنے تئین نادان جانے کوئی یہہ امکان کیا

حکمت

دس آدمی ایک دسترخوان پر کھائین اور دو کتے ایک بدبو مردہ کو کھاتے ہوے لڑ پڑین حریص ایک جہان کی نعمت رکھتا ہو تو بھی بھوکھا ہے اور قانع ایک روٹی سے بھی سیر رہتا ہے

شعر

روکھی ایک روٹی سے بھر جائے ابھی رودۂ تنگ	دیدۂ تنگ نہ پر ہو نعیم دنیا سے

مثنوی

جو دور عمر میرے باپ کا تمام ہوا	مجھے یہہ کرکے وصیت جہان سے گذرا
بلا ہے آتش شہوت حذر کر اِس سے پسر	نہ اپنے واسطے دوزخ کو مشتعل تو کر
کہ اُسکی آنچ کی ذرہ نہ تاب لاویگا	بس آب صبر چھڑک آج ہی اور اُسکو بجھا

حکمت جو کوئی توانائی مین دستگیری نہ کرے ناتوانی مین بہت سی سختی کھینچے

بیت

نہایت ہے بد اختر مردم آزار	کہ روز بد کوئی اُسکا نہین یار

حکمت جان ایکدم کی حمایت مین ہے اور دُنیا ایک وجود عدم مین پس دین کو عوض دُنیا کے مت بیچ فی الواقعی یوسف کو جو بیچینگے تو کیا لینگے تنبیہ کرتا ہے اسبات پہ قول اللہ تعالی کا کہ معانی اُسکے یہہ ہین آیا پیمان نہ لیا تھا تجھہ سے مین نے اے بنی آدم کہ مت پرستش کرو تم شیطان کو ؛

بیت

عدو کے کہنے پہ پیمان دوست کا توڑا ؛	تک اس کو سوچ تو کس سے پھرا تو کس سے ملا

حکمت

شیطان مخلصون سے بر نہین آتا اور سلطان مفلسون سے ؛

مثنوی

مت اسکو قرض دے جو کوئی بے نماز ہو
گرچہ منہہ اسکا فاقے کی شدت سے باز ہو

وہ تو خدا کے فرض کو کرتا نہین ادا
پھر قرض کا تیرے اُسے کیا فکر ہوئیگا

حکمت جو کچھہ کہ جلد موجود ہووے دیر تک نرہے اور حکیمون نے کہا ہی جو دولت جلد آتی ہی شتاب جاتی ہی ؛

قطعہ

یہہ سُننے مین آیا ہی کہ مشرق کی زمین مین
چالیس برس مین بنتے ہی کاسۂ چینی

یک روز بنا لیتے ہین بغداد مین سو ایک
قیمت کا بھی احوال ذرا دیکھیو اُن کی ؛

حکمت

مُرغ کا بچا نکل انڈے سے ڈھونڈھے ہی خورش
بچۂ آدم کو کچھہ ہوتی نہین عقل و خبر

وہ کسی شی کو نہ پہنچے دفعتًا کوئی لیوے ناز
دانش و فضل و ہنر مین جا پہنچے یہہ سب سے گذر

شیشہ ہی بقدر اس باعث کہ بکتا ہر کہین
لعل ہی کمیاب اپنے قدر مین ہی بیشتر

حکمت صبر سے مقصود بر آتے ہین جلدی کرنے والے آپہی ٹھوکر کھاتے ہین

قطعہ

اپنی آنکھون سے ہی دیکھا مین نے صحراؤن کے بیچ
تیز رو سے جلد پہنچا جو کہ آہستہ چلا ؛

دوڑنے سے رہ گیا تھک کر سمند تیز گام
ساربان اونٹ اپنا آہستہ چلا ہی لے گیا

حکمت نادان کو خاموشی سے کچھہ بہتر نہین اگر یہی بھلا جانتا تو نادان نہوتا

قطعہ

گر نہین کچھہ بھی تجھکو فضل و کمال
بند رکھہ پھر زبان کو اپنی ؛

آدمی کو زبان کرے ہی خراب | جو زبے مغز کے تئین سبکی

نظم

گدھے کو کرتا تھا تعلیم ایک احمق نت | اسی خیال مین ہوتی تھی اُسکی عمر بسر
کہا حکیم نے اُسکو عبث ہی یہہ کوشش | کہ دو کھے تجھے اِس سودے مین ملامت گر
خموشی اُس سے ذرہ تو تو سیکھ ای نادان | اگرچہ طرز سخن تجھ سے کچھ نہ سیکھا خر

مثنوی

جو تامل سے نہ دیویگا جواب | بول اٹھیگا وہ کلام ناصواب
عقلمندونکی طرح سے بات کہہ | یا بہایم کی طرح خاموش رہ

حکمت جو کوئی آپ سے دانا تر کے ساتھہ بحثے اسواسطے کہ لوگ اُسے دانا جانین محض بیوقوف ہی اُسکو سب نادان ہی جانینگے؛

بیت

جو ہووے گرم سخن کوئی تجھ سے فاضلتر | اگر اُسے جانے ہی بہتر یہ اعتراض نکر

حکمت جو شخص کہ بدون کے ساتھہ بیٹھے نیکی نہ دیکھیگا

قطعہ

اگر فرشتے کو بھی ہووے دیو کی صحبت | تو اُسے سیکھے وہ مکروخیانت ودحشت
بدونسے غیر بدی اور کچھہ نہ سیکھیگا | کہ گرگ کو نہین آتا ہی پوستین سینا

حکمت آدمیون کے چھپے ہوئے عیب ظاہر نہ کر کہ اُسکو رسوا کریگا اور اپنے تئین بے اعتبار

حکمت جسنے پڑھا اور عمل نہ کیا اُس شخص کی مانند ہی کہ ہل چلایا اور بیج نبویا

حکمت

انسان بیدل سے بندگی نہین ہوسکتی اور پوست بے مغز پونجی کے لایق نہین یہہ کیا لازم ہی کہ جو کوئی مجادلے مین چست ہو وہ معاملے مین بھی درست ہو؛

بیت

چادر و برقع مین بجوش قامت بسا ہووے چھپی | کھول کر منہہ کو جو دیکھے تو ہے پڑھیا ہوس سی

مثنوی

اگر اکثر شبین ہوتین شب قدر | تو ہوتی وہ جہان مین سخت بے قدر
ہر ایک پتھر جو ہو لعل بدخشان | تو سنگ و لعل ہو قیمت مین یکسان؛

حکمت جو کوئی کہ صورت مین خوب ہے لازم نہین کہ سیرت مین بھی نیک ہو اور کام باطن سے ہے نہ ظاہر سے؛

قطعہ

چلن سے مرد کے معلوم ہووے ایکدم مین | کہ اُسکے علم کا رتبہ کہان تلک پہنچا
نڈر نہو جیوڑ نہار اُسکے باطن سے | کہ خبث نفس کا برسون مین بھی نہین کھلتا

حکمت جو کوئی کہ بزرگون سے لڑتا ہے اپنا ہی خون کرتا ہے؛ **قطعہ**

تو برا جانتا ہے اپنے تئین | ایک کو دیکھتا ہے دو ڈھیرا
سر ملا کھیلتا ہے مینڈے سے | ماتھے کو دیکھیو ابھی ٹوٹا؛

حکمت

پنجہ ملانا شیر سے اور گھونسا مارنا شمشیر پر کام دانا ؤن کا نہین **بیت**

زور آوری و جنگ نہ کر تو قوی کے ساتھ | زور آورون کے سامھنے رکھہ لے بغل مین ہاتھ

حکمت وہ ضعیف کہ قوی سے دلاوری کرے اپنی ہلاکت مین دشمن کا مددگار ہے

قطعہ

جو کہ سائے مین ہو پلا کب وہ | دے سکے ساتھ لڑنے والون کا
ناتوان مرد سخت جنگل سے | جہل و نادانی سے کرے پنجا

حکمت جو کوئی کہ نصیحت نہ سننے اراده ملامت کے سننے کا رکھتا ہے؛

بیت

جو نصیحت سُنے نہ تو اے یار | گر ملامت کرین تو دم مت مار

حکمت بے ہُنر ہُنرمندونکو دیکھ نہین سکتے جیسے بازاری کُتّے شکاری کُتّے کو دیکھکر دور ہی سے بھونکتے ہین اور پاس نہین آ سکتے ؛

حکمت سِفلہ جب ہُنر مین کسی سے بر نہین آتا تب ہزارون عیب اُسکو ہی لگاتا ؛

بیت

عیب اب تجھکو لگاتا ہی حسود نارسا | گُفتگو مین تیرے آگے اُسکی گونگی تھی زبان

حکمت اگر پیٹ کا دُکھ نہوتا تو کوئی جانور صیّاد کے پھندے مین نہ پھنستا بلکہ صیّاد جال بھی نہ بچھاتا ؛

بیت

بے بس کرے ہی سب کو شکم ہی بُری بلا | بندہ شکم کا طاعت معبود کر چکا

حکمت حکیم دیر مین کھاتے ہین اور عابد آدھی بھوکھ اور زاہد سدِّ رمق اور جوان حلق تلک بھرتے ہین اور بڈھے اِس قدر کہ پسینا آجائے لیکن قلندر اِتنا کھاتے ہین کہ معدے مین دم کے بھی سمانے کی جاگہہ نرہے اور دستر خوان پر رزق کسیکو نہ بچے

بیت

جو کہ ہو قیدی شکم کا دو شبین سووے نہ وہ | کھائے جس شب کو بہت اور گرسنہ جس شب کو ہو

حکمت بد ہی عورتون سے مشورت اور گناہ ہی مفسدون کے ساتھ سخاوت

بیت

رحم چیتے کے حال پر مت کر | ظلم ہوگا یہہ سخت دُنبون پر

پند دُشمن سامنے ہی جس شخص کا اگر وہ نمارے تو دُشمن ہی اپنا ؛ **بیت**

ہاتھ مین سنگ سانپ پتھر پر | ہی حماقت کرے تو دیر اگر ؛

ایک گروہ نے برعکس اُسکے بہتر سمجھا ہے اور کہا ہے قیدیون کے قتل مین تامل
بہتر ہے اسواسطے کہ مارنے مین اور چھوڑنے مین اختیار باقی ہے اگر بے تامل
مارے جاوین شاید کوئی مصلحت فوت ہوجائے اور تدارک اِسطرح کا بن نہ آئے

قطعہ

مارنا جان سے زندیکا بہت ہے آسان	مارکر پھر جلادے کوئی یہ کیا امکان
چھوڑنا تیر کا دے صبر و تامل ہے خطا	کہ وہ پھر نیکا نہین جب کہ کمان سے چھوٹا

حکمت جو دانا کہ جاہلون سے لڑے جھگڑے توقع عزت کی نرکھے اور ایک جاہل
باتون مین کسی دانا پر غالب آئے عجب نہین کیونکہ ایک سنگ ہے جواہر کو توڑتا ہے

بیت

کیا عجب جو تنگ ہوا اُسکا نفس	ہووے بلبل زاغ کی جب ہم قفس

قطعہ

دل مین رنجیدہ و آزردہ ہو اہل ہنر	کھینچے اوباش کے وہ ہاتھ سے گو جور و جفا
سنگ نے توڑا اگر سونے کا پیالہ حاصل	نہ وہ قیمت مین بڑھیگا نہ گھٹیگا سونا

حکمت کسی عقلمند کی بات نے اگر کمینون کی گروہ مین صورت نہ پکڑی تعجب
مت کر کہ آواز بربط کی صدائے دہل سے غلبے مین بر نہین آتی اور عنبر کی باس لہسن کی
گندی بو سے دب ہی جاتی

مثنوی

اپنی زبان درازی سے نادان کلے کار	دانا گتین گرا کے اکڑتا ہے بار بار
یہ جانتا نہین کہ سدا طبل کی صدا	لیتی ہے اپنے شور سے آہنگ کو دبا

حکمت جواہر اگر کیچڑ مین گرے نفیس کا نفیس ہے اور غبار اگر فلک پر بھی پہنچے

خسیس کا خسیس صاحب استعداد اگر تربیت سے محروم ہو محل دریغ ہے اور تربیت نامستعد کی ضایع رکھہ اگرچہ اصل مین برتر ہے اسلئے کہ اگ جوہر عالی ہے لاکن جو اپنی ذات مین ہنر نہین رکھتی خاک کے برابر ہے قیمت شکر کی نہ باعث نی بلکہ اِس سبب سے کہ خود میٹھی ہے

مثنوی

غبی اور بے ہنر از بس جو کنعانکی طبیعت تھی		پیمبر زادگی نے کب بڑہا یا قدر کو اسکی
ہنر دکھلا جو رکھتا ہے کہ وہ بہتر ہے گوہر سے		گُل رنگین ہے کانٹے سے وا براہیم آزر سے

حکمت مُشک وہ ہے کہ آپ اپنی باس سُنگہائے نہ بوا سطۂ عطّار دانا مانند عطّار کی ڈبیا کی خموشی مین ہنر دکھاتا ہے اور نادان بازیگر کے طبل کی مانند بلند آواز اور باطن مین خالی و بے اندازہ

قطعہ

جو کہ عالم ہے جاہلون کے بیچ		مثل اسکی کہین ہین صدیقان نامہ
شاہد خوب ہیگا اندھون مین		گھر مین زندیق کے ہے یا قرآن

حکمت جو دوست ایک عمر مین آوے ہاتھہ لایق نہین کہ ایک دم مین بگاڑ اسکے ساتھ

بیت

سنگ ہوتا ہے لعل برسون مین		اسکو اکدم مین سنگ سے مت توڑ

حکمت عقل پنجے مین نفس کے ایسی ہے گرفتار جیسے مرد عاجز ہاتھہ مین عورت مکّار کے ہو ناچار

بیت

اُس گھر مین تو سرور کا دروازہ بند کر		زن جس مین بولے اپنی صدا کو بلند کر

حکمت عقل بدون قوت کے مکر ہے اور افسون قوت بغیر عقل کے جہل و جنون

بیت

شعور و عقل و دانش سیکھے ہو اور ملک ہووے پیچھے		کہ نادان ملک و دولت سے کرے ہے ظلم اپنے پر

حکمت جو صاحب ہمت کہ کھاوے اور دیوے بہتر ہے اُس عابد سے کہ روزہ رکھے اور جمع کرے ؛

حکمت

جس شخص نے خواہش کو اپنی ترک کیا اسواسطے کہ مقبول ہو خلق کا شہوت حلال کا تارک ہوا اور شہوت حرام مین پڑا ؛ **بیت**

نہ گوشت گیر اگر نیستی تہ ہوش		آئینہ سیاہ مین کیا دیکھے پھر وہ

حکمت تھوڑا تھوڑا رفتہ رفتہ بہت ہو اور قطرہ قطرہ ہو جاوے الحجو جو شخص کہ دست قدرت نہین رکھتے پتھر لگائے ہوئے رکھ چھوڑتے ہین تاکہ فرصت کے وقت بھیجا ظالمون کے دماغ سے نکالین ؛ **مثنوی**

نہر ہو قطرہ قطرہ جمع ہو جو		نہر سے نہر مل کے دریا ہو
تھوڑا تھوڑا ہو بہت سا دیر مین		دانہ دانہ غلہ ہووے ڈھیر مین

حکمت عالم کو لائق ہے کہ جاہل کی لغو حرکتون سے در گذرے اور بسبب حلم کے برداشت کرے کہ طرفین کا نقصان ہے ہیبت اُسکی گھٹ جائیگی اور نادانی اُسکی بڑھ جائیگی ؛

بیت

جو سفلے سے بولے مہر و خوشی		زیادہ بڑھے اُسکی گردن کشی

حکمت گناہ جس کسی سے کہ ہووے بد ہے اور عالمون سے بدتر ہے علم جنگ شیطان کی سلاح ہے اور صاحب سلاح کو اگر قید کرکے لیجاوین تو انفعال زیادہ کھینچے ؛

مثنوی

جاہل مفلس اگر نادان بھی ہو		عالم فاسق سے پر بہتر ہے وہ

اُسنے اندھے پن سے رستا گم کیا ۔ آنکھین ہوتے بھر کوئے مین گر پڑا

حکمت جس شخص کی زندگی مین غریب و فقیر روٹی نہین کھاتے جب وہ مرجاتا ہے نام بھی اُسکا نہین لیتے ۔

حکمت

یوسف علیہ السلام مصر مین جب کال پڑا ہی پیٹ بھر نہ کھاتا تھا کہ مبادا بھوکھون کو بھول جائے انگور کی لذت جانتی ہی زن بیوہ نہ صاحب میوہ

ابیات

جو کہ نعمت اور راحت مین پلا ۔ حال بھوکھیکا اُسے معلوم کیا
حال درماندگی کا وہی جانتا ۔ جو کہ اپنے حال مین عاجز رہا

قطعہ

سوار مرکب چالاک کیجو دھیان اکدزرہ ۔ لکڑہارے کا خر کسطرح کیچڑ مین پھسا ہیگا
نہ لیجو آگ تو ہمسایۂ درویش کے گھر سے ۔ کہ روزن سے نکلتا ہی جو اُسکے ہی دھوان دلکا

حکمت درویش ضعیف حال کا تنگی مین احوال مت پوچھ کہ کیونکر ہی تو مگر اس شرط سے کہ مرہم اُسکے زخم پر لگائے اور کچھ اُسکو گذرانے ۔

قطعہ

گدھا جو دیکھے تو کیچڑ مین اور گرا ہوا بوجھ ۔ تو اُسکے پاس نجا دل ہی مین ترحم کھا
وگر تو پاس گیا وجہ گرنے کی پوچھی ۔ تو مثل مردون کی دامن کو باندھ اُسکو اُٹھا

حکمت دو چیزین عقل کے نزدیک مشکل ہین کھانا پہلے رزق مقسوم سے اور مرنا پہلے وقت معلوم سے ۔

قطعہ

قضا وہی رہیگی گو ہزار نالہ و آہ ۔ برائے شکر کرے یا شکوہ تیری زبان
وکیل ہی جو ملک باد کے خزانے پر ۔ غم اُسکو کیا ہی بجھے گو چراغ بیوہ زنان

حکمت نہ ہی طالب روزی ہے کے بیٹھ رہ گیا البتہ کھائیگا اور اے مطلوب اجل کے

مت بھاگ کہ جان بچا کر نہ لیجائیگا

قطعہ

رزق کی کوشش تو کریا چھوڑ دے	حق سے پہنچیگا وہ تجھکو بر محل
گر پلنگ و شیر کے تو منہہ مین جائے	تجھکو کھانے کے نہین دے بے اجل

حکمت جوکہ اپنی قسمت کا نہین ہاتھہ نہین آتا اور مقسوم اپنا جہان کہین ہو پہنچ رہتا ہے

بیت

سُنا ہے تو نے سکندر بکو چہ ظلمات	گیا ہزار تعب سے پیا نہ آب حیات

حکمت صیاد بے روزی دریا مین مچھلی نہین پکڑ سکتا اور ماہی بے اجل خشکی مین نہین مرتی

فرد

مسکین حریص پھرتا ہے دن رات ہر مین	روزی کے پیچھے اور عقب اُسکے ہے اجل

حکمت تونگر فاسق ایسا ہے جیسا ڈھیلا سونے کا مُلمع کیا ہوا اور درویش صالح جیسے محبوب خوب خاک مین بھرا ہوا یہہ مثل ہے موسیٰ علیہ السلام کے جُبّہ صد پارہ کا اور وہ نظیر ہے فرعون کی ریش مُرصّع کا نیکون کی تنگی کا انجام کُشایش ہے اور بدون کی دولت کا پستی

قطعہ

دولت و جاہ جس کتئین ہے جان	خاطر خستہ وہ رکھے گا کیا
اُسکو کہہ دے کہ جاہ و حشمت سے	عاقبت مین تو کچھ نپاوے گا

حکمت حاسد بخیل ہے نعمت اللہ کا اور دشمن ہے بیگناہ کا **قطعہ**

ایک بیہودہ یاوہ گو مردک	کہہ رہا تھا عیوب صاحب جاہ
مین کہا تو اگرچہ ہے بد بخت	نیک بختونکا کیا ہے اسمین گناہ

قطعہ

حاسد کے واسطے نہ کبھو چاہنا بلا	وُہ بدنصیب آپ بلا میں ہی مبتلا
حاجت ہی کیا جو اُسپہ تو دشمن کرے تعین	دشمن وُہ سخت اُسکے ہی در پیچھے لگا ہُوا

حکمت

شاگرد بے ارادت عاشق ہے زر ہی چلنے والا بے معرفت طایر ہے بال و پر عالم بے عمل درخت بے ثمر ہی اور زاہد بے علم بن دروازے کا گھر مُراد قُران کے نازل ہونے سے حاصل کرنا سیرت خوب کا ہی نہ فقط اُسکا پڑھنا سورت مکتوب کا جاہل عابد پیادہ تیز رفتار ہی اور عالم عبادت مین سُست سوتا ہوا سوار وُہ گنہ گار جو گناہ سے ہو دست بردار بہتر اُس عابد سے جسکو ہو غُرور و پندار

بیت

کوتوال خوب صورت نیک خو	بہتر اُس عالم سے ہی موذی ہو جو

حکمت ایک شخص سے پوچھا کیا ہی عالم بے عمل کہا اُسنے جیسے زنبور بے عسل

بیت

زنبور بے مُروّت و بے رحم سے یہہ کہہ	دیتا نہین ہی شہد تو پھر ڈنک بھی نمار

حکمت مرد بے مُروّت زن ہی اور زاہد لالچی راہ زن

قطعہ

اے شخص مکر و زور سے جامہ بنا سفید	بہر نمود نامے کو اپنے سیہ کیا
دُنیا سے ہاتھہ کھینچئے کوتاہ تو ہی لُطف	آستین گر بڑی ہوئی یا چھوٹی فایدا

حکمت

دو شخص ہین کہ حسرت اُنکے دل سے نہین جاتی اور اُنکا پاے نقصان گل رسوائی سے نہین نکلتا ایک وُہ سوداگر جسکی ناؤ تباہ ہوئی دوسرا وارث اُس شخص کا کہ جسنے نشست قلندرون مین کی

نظم

خون تیرا ہو فقیرون مین مباح	گر نکر دے مال تو اپنا سبیل
اُنمین مت جا جنکے جامے مین کبود	خان ومان پر کھینچ یا انگشت نیل
آشنائی فیل بانون سے نکر	یا بنا وہ گھر کہ جسمین آئے پیل

حکمت خلعت بادشاہ کا اگرچہ عزیز ہے پر اپنا پرانا جامہ عزیز تر ہے بڑے آدمیون کے دسترخوان پر ہرچند کہ کھانا لذیذ اور نفیس ہے لیکن اپنی جھولی کا ٹکڑا نہایت لذیذ ہے

بیت

ساگ اور سر کہ اپنی سعی سے ملے اگر حلوان و نان صاحب دہ سے ہے خوب تر

حکمت خلاف عقل صائب کا ہے اور توڑنا عہد اہل دانش کا دارو اپنے گمان پر کھانی اور راہ بن دیکھے بے کاروان کے چلنی امام غزالی سے پوچھا کہ علم مین تو اس مرتبے پر کیونکر پہنچا بولا جس چیز کو مین نجانتا تھا اُسکے پوچھنے سے عار نکی **قطعہ**

اُمید حفظ اگر چاہے تو موافق عقل	تو نبض اپنی طبیب فراج دان کو دکھا
خفیف ہونے سے مت ڈر تجھے نہ آئے سو پوچھ	کہ عقل سے وُہی ہووِیگا رہنما تیرا

حکمت جس چیز کو جانے تو کہ مقرر معلوم ہو جائیگی اُسکے پوچھنے مین جلدی نکر کہ دانائی کا زیان ہے اسمین اور عقل کا نقصان **قطعہ**

جو دیکھا ہاتھ مین داؤد کے لقمان دانا نے	کہ لوہا معجزے سے نرم مثل موم ہووِیگا
نہ پوچھا اُسنے کیا کرتا ہے تو اور کیا بناتا ہے	وُہ سمجھا تھا کہ بن پوچھے ہی یہہ معلوم ہووِیگا

حکمت ضروریات صحبت سے ایک یہہ ہے کہ صاحب خانہ کی بغیر مرضی کچھہ نکرے اور نہ کہے تو تا کہ تیری اُسنے بنی رہے **قطعہ**

سخن کہہ مرضی سامع کو پا کر	خلاف اُسکے زبان پر حرف مت لا

جو دانا ہمنشین مجنون کا ہووے	تو لازم ہے کرے مذکور لیلی

حکمت

جو کوئی بدونکے ساتھ بیٹھے اگر خو بو اُنکی نہ پکڑے پر خواہ مخواہ اُنکے طریق مین وہ بھی متہم ہووے جیسے ایک شخص خرابات مین نماز کو جائے اور لوگون مین شراب خوار کہلائے

مثنوی

گوارا آپکی تو نے حماقت	کہ اپنی گرم کی نادان سے صحبت
جو مین نے پند ایک دانا سے پوچھا	کہا نادان سے کیجو نہ خلطا
جو عاقل وقت کا ہے خر ہوگا	اگر احمق ہے احمق تر نہ ہوگا

حکمت حلم اونٹ کا ظاہر ہے اگر ایک لڑکا اُسکی مہار پکڑے اور سو فرسنگ لیجائے گردن اپنی اُسکی متابعت سے نہ کھینچے اور اگر کوئی پہاڑ کا درا ایسا ڈرانا کہ موجب ہلاکت کا ہو سامھنے آوے اور لڑکا نادانی سے چاہے کہ وہان جائے زمام اپنی اُسکے ہاتھہ سے تڑا لے پھر اطاعت نکرے کہ سختی کے وقت نرمی کرنا بُرا ہے اور کہہ گئے ہین کہ دشمن مہر و لطف سے نہین پھرتا بلکہ طمع زیادہ ہی کرتا

قطعہ

مہر جو تجھہ پر کرے ہو جا تو اُسکا خاک پا	دیکھے جسے دشمنی آنکھو نمین اُسکی ڈال خاک
پیار کی باتین ملایم سخت گو سے فایدہ	زنگ کا کھایا ہوا کب نرم سوہن سے ہو پاک

حکمت جو کوئی اور ونکی بات مین بن پوچھے بولے اسواسطے کہ لوگ فضل و کمال اُسکا جانین یہہ گمان اُسکا غلط ہے بلکہ نادان اُسکو سمجھینگے

قطعہ

مرد ذی عقل کچھہ نہ دیوے جواب	جبتلک اُس سے کرے نکوئی سوال
ہووے ہرگز اگرچہ سچا لیک	اُسکے دعوے پہ ہو گمان محال

حکمت ایک زخم جامے مین چھپائے رکھتا تھا مین حضرت شیخ رحمۃ اللہ ہر روز مجھسے پوچھتے کہ گھاؤ تمھارا کیسا ہی پر یہہ نہ پوچھتے کہ کہان ہی سمجھا مین کہ ذکر ہر عضو کا مناسب نہین اِسّے مقام اُسکا نہین پوچھتے اور عقلمندون نے کہا ہی جو کوئی بات بن سمجھے کہہ بیٹھیگا جواب سے اُسکے رنج کھینچیگا ۔

قطعہ

جبتلک تو نجانے کہ سخن خوب ہی کہنا — لازم ہی کہ منہہ مین نہ زبان اپنی ہلاوے
گر سچ کہے اور قید رہے تو تو ہی بہتر — اِسّے کہ تیرا جھوٹھ تجھے اُسّے چھڑاوے

حکمت جھوٹھ بولنا ضرب ثابت کی مانند ہی اگر زخم اچھا ہو جاوے تو بھی نشان رہ جاتا ہی چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی ایک مرتبہ جھوٹھے جو ہوئے انکے سچ کہنے پر بھی اعتماد نرہا ۔

قطعہ

جس شخص کی یہہ جانین کہ عادت ہی راستی — گر ہووین عفو اُسکی کرے گر کبھو خطا
مشہور ہو دروغ کبھی سے جہان مین جو — سچ بھی اگر کہے تو نباور ہو ایک ذرا

قطعہ

گرفت ایک جھوٹھہ کی دانا کرین کب — خصوص اُسکی جو اکثر سچ ہو کہتا
دروغ و کذب سے جو ہووے مشہور — سخن سچا بھی جانین اُسکا جھوٹھا

حکمت عزیز تر خلق اللہ مین آدمی سب سے کے نزدیک ہی اور ذلیل تر کتا داناؤن کے نزدیک سگ وفادار بہتر ہی انسان ناشکر گذار سے ۔

قطعہ

نہ بھولے ایک لقمے کو بھی کتا — تو پتھر مارے گو سو بار اُسکو
نوازے مدتون سفلے کو گر تو — ایک ادنی بات پر تجھسے لڑے وہ

حکمت نفس پرور ہنرمند نہین ہوتا اور بے ہنر لیاقت سرداری کی نہین رکھتا ۔

قطعہ

بخیل ہر چند کہ بوجہل ہو پہ تو حسن نکر	کہ وُہ سوتا ہی بہت اور بہت ہی کھاتا
فربہی اُسکی ہی گرچاہئے ہی تجھکو بھی	خر کی مانند تو پھر ظلم اُٹھالوگون گا

حکمت انجیل مین آیا ہی کہ ای فرزند آدم اگر دولت دون تجھے تو تو مجھ سے دھیان اُٹھاکر مشغول اُسمین ہوتا ہی اور جو مفلس کرون تو تنگدستی سے اپنے حال پر روتا ہی پس حلاوت میرے ذکر کی کب پائی تونے اور عبادت کسوقت کی **قطعہ**

کبھی دولت سے ہی مغرور غافل	کبھی ہی مفلسی کا تجھکو شکوا
خوشی اور غم مین تیرا حال ہی یہہ	عبادت حق کی پھر توکب کریگا

حکمت خواہش الٰہی کسیکو تخت سے نیچے گراتی ہی اور کسیکو مچھلی کے پیٹ مین بچاتی ہی یعنے فرعون علیہ اللعنۃ کو گرایا اور یونس علیہ السلام کو بچایا ﴿ **بیت**

تو ہووے پیٹ مین مچھلی کے گو تھا جسطرح یونس	ولے اچھا وہی ہی وقت جسمین ذکر ہو مونس

حکمت اگر قہر کی تلوار کھینچے تو ہر ایک نبی اور ولی سر چھپائے جو غمزۂ لطف کو جنبش دیوے تو بدو نکو نیکون مین پہنچائے ﴿ **قطعہ**

محشر مین وُہ خطاب کرے قہر سے اگر	پیغمبرون کے تئین نرہے جائے معذرت
لطف و کرم سے پردے کو دیوے اگر اُٹھا	شقیون کے تئین بھی پھر تو ہو اُمید مغفرت

حکمت

جو شخص کہ طور پسندیدۂ دُنیا سے راہ راست اختیار نکرے عذاب آخرت مین گرفتار ہوگا جیسا کہ کہا ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مین حاصل اُسکا یہہ ہی مقرر چکھاؤنگا انکو عذاب ادنیٰ سوا ئے عذاب اکبر کے **بیت**

بزرگ دیتے ہین پہلے ذرا آدمی کو پند	سُنے نہ اُسکو تو کرتے ہین قیدخانہ مین بند

حکمت نیک بخت جتنے ہین اگلون کی حکایتین اور مثلون سے پند لیتے ہین پہلے اُسّے کہ پچھلے اُنکی حالات کو ضرب المثل کرین **قطعہ**

دانے کے پاس آنہ پھرے مرغ مطلقا	طایر پھنسے ہوئے نظر آوین اُسے اگر
اگلون کی تو مصیبتون کو سُنکے پند لے	تا تیرے حال زار سے لیوین نہ پند گر

حکمت جس شخص کا گوش ارادت بہرا بنایا ہی وُہ کیونکر سُنے اور جس کسیکو سعادت کی کمند سے کھینچا ہی وُہ کیونکر نجائے **قطعہ**

خُدا کے دوستون کی رات اندھیری	لسان رنذ روشن ہی وُہ تابان
سعادت زور بازو سے نہین یہہ	فقط باعث ہی اسکا لُطف یزدان

رباعے

تجھ سا کہین منصف ہی جو ولہان ہون نالان	سب حکمون سے ہی بُلند تیرا فرمان
بھولے نہ وُہ جسکو ہو ہدایت تیری	تو جسکو بھلاوے اُسکو پھر راہ کہان

حکمت فقیر نیک انجام بہتر ہی بادشاہ بد فرجام سے **بیت**

تجھے شادی ہو جسکے بعد جان اُس غمگین اچھا	کہین اُن شادیون سے جنکے پیچھے ہووے غم پیدا

حکمت زمین کو آسمان سے فیض ہی اکثر اور آسمان کو اُسّے ہی کدورت سراسر جس باسن مین جو کچھ ہو گا سو ہی ٹپکیگا **بیت**

جو تجکو ناپسند آئی میری خو	تو اپنی نیک خو ہر گز نہ چھوڑو

پند حقتعالی عیب دیکھتا ہی اور چھپاتا ہی ہمسایہ نہین دیکھتا لیکن پکھارتا ہی **بیت**

نعوذ باللہ اگر ہوتا غیب دان عالم	کسیکو چین نہ دیتا کبھی کوئی اکدم

حکمت کھود دینے سے زر کھان سے نکلتا ہی اور ان کندن بین بخیل کے ہاتھ سے **قطعہ**

رہتا ہے منتظر نہین کھاتا بخیل اور
کہتا ہے کھانے والے سے اچھا اُمیدوار

ایک روز دیکھ لیجیو تو جائیگا تمام
زر ہاتھ مین عدو کے مریگا وہ خاکسار

حکمت

مثنوی جو کوئی زبردستون کو نہ بخشے زبردستون کے ظلم مین پھنسے

یہہ کون بات ہے بازو مین جسکے قوت ہو
وہ توڑ ڈالے ہر ایک ناتوان کے پنجے کو

نہ بجور رنج ضعیفون کے قلب کو زنہار
کہ تو بھی ظلم سے زور آورون کے ہونا جار

حکمت عقل مند جب قضیہ جھگڑا آپس مین دیکھتے ہین الگ ہو جاتے ہین اور صلح دیکھتے ہین تو دل بیٹھتے ہین کہ اُسوقت سلامتی جُدائی مین تھی اور اب حلاوت ملاپ مین ہے

حکمت جواری کو اتھارہ چاہیے ہین لیکن تین کانے ہی آتے ہین **بیت**

میدان سے ہے چرنے کی جا خوبتر کہین
گھوڑے کی باگ ہاتھ مین گھوڑے کے پر نہین

حکمت

ایک درویش یہہ مناجات کرتا تھا یارب بدون پر رحم کر کہ نیکون پر آپ رحم کیا ہے تو نے کہ انکو نیک پیدا کیا پہلے نقش و نگار جامے پر جسنے کروائے ہین اور انگوٹھی ہاتھ مین رکھی وہ جمشید تھا لوگون نے پوچھا اُسسے زینت بائین ہاتھ کو کیون دی ہے تو نے باوجود اسکے کہ داہنا فضیلت رکھتا ہے بولا دست راست کو فقط زینت راستی کافی ہے

قطعہ

فریدون نے کہا خرگاہ کے گرد
یہہ نقاشان چین سے دیوین لکھ

بدون سے کر بھلا تو مرد عاقل
کہ جتنے نیک ہین سب خود ہین بہتر

حکمت ایک بزرگ سے پوچھا کہ فضیلت داہنا ہاتھ رکھتا ہے انگوٹھی بائین مین

کیون پہنتے ہین کہا اُسنے نہین جانتا تو کہ صاحب فضیلت ہمیشہ آرایش دنیا سے محروم ہین

بیت

بخت و روزی اور نصیبا خلق ہی جسنے کیا	تخت وہ دیتا ہی یا فضل و ہنر کا مرتبا

حکمت نصیحت بادشاہون کو کرنی اُسے لایق ہی کہ خوف سر کا اور اُمید زر کی نرکھتا ہو ؛

مثنوی

موحد کے پاؤن تلے رکھ زر	کہ شمشیر کو اُسکے بالاے سر
اُسے ہو نہ مطلق ہراس و خوشی	ہی بنیاد توحید کی بس یہی

حکمت بادشاہ دفع کرتا ہی ستمگارون کو اور کوتوال خونخوارون کو قاضی اصلاح چاہتا ہی چورونکی اور جیب کترونکی ہرگز دو دشمن راضی ہوکر قاضی کے پاس نہین جاتے بلکہ اُسوقت دھیان بھی اِسکا نہین لاتے ؛

قطعہ

جو حق معاینہ ہو جاے تجھکو دینے کا	تو دے گذر تو اُسے غیر جنگ و دل تنگی
جو کوئی دیوے نہ محصول کو خوشی تجھکو	تو اُسے لیوین بزور آوری و سرہنگی

حکمت سب کے دانت کُند ہوتے ہین کھتائی سے مگر قاضی کے مٹھائی سے

بیت

تو پانچ کھیرے بھی اگر قاضی کے تئین رشوت مین دے	خربوزونکی فالیز دس ثابت کرے تیرے لیے

حکمت قحبہ پیرزال بدکاری سے توبہ نکرے تو کیا کرے کوتوال معزول مردم آزاری کو ترک نکرے تو کیا کرے ؛

بیت

ہی مرد راہ خدا بس جوان گوشہ نشین	کہ مرد پیر مین اُٹھنے کی تاب آپ نہین

بیت

جوان پر زور رہو اور وہ کرے پرہیز شہوت سے — کہ آلت پیر کی اُٹھتی نہین ضعف و نقاہت سے

حکمت

ایک حکیم سے لوگون نے پوچھا کہ کتنے درخت نامی خالق نے بلند و پرثمر پیدا کیے
ہین پر کسیکو آزاد نہین کہتے اِلّا سرو کو کہ پھل نہین رکھتا اِسمین کیا حکمت ہے کہا
اُسنے ہر ایک کو بہار و خزان لازم ہے اِسی سبب کبھی تر و تازہ ہے کبھو مُرجھایا اور
سرو کو یہہ دونون نہین ہر ایک وقت مین اُسکو تازگی ہے اور صفت آزادون کی یہی ہے

قطعہ

جو تجھہ پہ گذرے نہ کچھہ دلمین لا کہ مُدّت تک — رہیگا بعد خلیفہ کے دجلۂ بغداد
اگر تو گا نٹھہ کا پورا ہے نخل سا ہو کریم — نہین [illegible] سرو کی مانند سب سے ہو آزاد

حکمت دو شخص موئے اور حسرت لے گئے ایک وہ کہ رکھتا تھا اور نہ کھایا دوسرا
وہ کہ جسنے جانا اور نکیا۔

قطعہ

عالم و فاضل اگرچہ ہو بخیل — عیب گو اُسکے نہین سب برملا
گو ہو آلودہ گناہون مین کریم — پر کرم اُسکا نہین رکھے چھپا

خاتمہ

مدد سے بادشاہ محسن کی اور اللہ معاون کی کتاب گلستان تمام ہوئی اور اِسمین کلام
مُتقدمین کا بطریق اِستعارہ بطور مؤلفون کے نہین لایا [illegible] ابھی دل مین نہین آیا

بیت

جامہ پُرانا اپنا [illegible] — [illegible] سے ہو لائے مستعار
اکثر گفتگو سعدی [illegible] کی [illegible] سکین [illegible]

بیہودہ بکبک سے مغز پھرانا اور بیفایدہ رنج اُٹھانا عقلمندونکا کام نہین لیکن خطاب فی الحقیقت صاحبدلان روشن رائے سے ہی اِسواسطے ظاہر کیا جاتا ہی کہ اُسنے نصیحت کے موتیونکی لڑی بنائی ہی اور پندونکی داروے تلخ شہد ظرافت مین ملائی ہی تو طبع سننے والے کی ملول ہو اور دولت قبول سے محروم نرہے ٭ مثنوی

نصیحت مین نے کی ہی اپنے ڈھب پر	مزا پایا ہی اسمین عمر کھوکر ٭
کسیکے سننے ان سُنے سے کیا کام	رسولون کو فقط دینا ہی پیغام

قطعہ

سدا مصنف و کاتب کے حق مین انا ظر	طلب خدا سے کیا کیجو رحمت و غفران
اور اُسکے بعد جو مالک ہو اُسکا اُسکے لئے	پھر اپنے واسطے توفیق چاہیو ہر آن

خاتمہ

اما بعد حمد وصلوٰۃ کے پوشیدہ و مخفی نرہے کہ اِس ایام بہار انجام مین ترجمہ گلستان کمیاب تھا اور بسبب وفور خواہش کے دل ہرایک خریدار کا پُر اضطرار و اضطراب تھا لہذا مقبول بارگاہ کریم جناب قاضی ابراہیم بن قاضی نور محمد صاحب پلیندری اور جناب نور الدین بن جیوا خان صاحب نے عنان گلگون توجہ طرف طبع اُسکی منعطف کرکے بتصحیح تام و تنقیح مالا کلام جناب مولانا مولوی جلال الدین صاحب و مولوی نور محمد صاحب و مولوی علاء الدین صاحب و مولوی عبد الملک صاحب بدرجۂ اعلی کو پہونچادیا فقط

تاریخ طبع زاد کاشف علوم شرع مبین جناب مولانا مولوی جلال الدین صاحب المتخلص بتمزہ ٭

تاریخ

ہوئی طبع حسدم یہہ رنگین کتاب	پڑی مجکو تاریخ کہنی شتاب ٭